اذا اراد شیئاً ان یقول لہ کن فیکون

وہ کسی شے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے کہتا ہے ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے

سرچشمۂ حیات

(کلیدِ اعظم)

فیروز نظامی

روحانی قوت اور دل کی مرادیں
حاصل کرنے کے انمول راز

مکتبۂ جدید - لاہور

انتساب

میں اپنی یہ مختصر سی تصنیف حاجتمند ، پریشان
اور دکھیا انسانوں کی خدمت میں پیش کرتا ہوں
تاکہ وہ اس کے اصولوں پر عمل کر کے اپنے
اور اپنے اہل و عیال کے لیے سکھ پیدا کر سکیں ۔

فیروز نظامی

... السموت الارض هو الاول والآخر والظاهر والباطن

گر در دل تو گل گذرد گل باشی
ور بلبل بے قرار بلبل باشی
تو جزوی و حق کل است گر روزے چند
اندیشۂ کل پیشہ کنی کل باشی

(جامی)

خدائے لم یزل کا دست قدرت تو زباں تو ہے
یقیں پیدا کر اے غافل کہ مغلوب گماں تو ہے

(اقبال)

تو چنیں خواہی خدا خواہد چنیں
می دہد یزداں مراد متقیں

(رومی)

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

(اقبال)

دیباچہ

ہزاروں برس کا تجربہ بتاتا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ جانتا ہو کہ اُس کی زندگی کا صحیح مقصد کیا ہے اور وہ کیا حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ ضرور کامیاب ہو سکتا ہے۔ آپ نے کتابوں میں الہٰ دین اور جادو کے چراغ کے متعلق تو قصے پڑھے ہی ہوں گے اور آپ نے کئی دفعہ سوچا بھی ہوگا کہ یہ کہانیاں محض من گھڑت اور خیالی پلاؤ ہیں لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ میری کتاب کے اصولوں پر ایمانداری سے عمل کریں گے تو آپ کی کامیابی اور تجربات بھی الہٰ دین سے کم نہیں ہوں گے کیونکہ اس کتاب کے عملیات آپ کو بالکل جادو کے چراغ جیسا کام دیں گے

سب سے بڑا راز جو اس کتاب میں بتایا گیا ہے یہ ہے کہ ـــ

ـــ آپ کے اندر ایک ایسی پُراسرار غیبی قوت موجود ہے جو آپ کی خاطر ہر کام سر انجام دے سکتی ہے اور جو ہر وقت آپ کی مدد کے لئے آمادہ

بلکہ بے چین رہتی ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ کس طرح ہم اپنی لامحدود قوت کو بلاخوف و خطر استعمال کر کے اپنی دلی مرادیں حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کتاب میں دیئے ہوئے عملی طریقے اتنے سادہ اور عام فہم ہیں کہ ایک سیدھا سادا آدمی بھی ہر روز ان پر چند منٹ عمل کر کے دنیا کی ہر چیز حاصل کر سکتا ہے۔

مجھے یقین کامل ہے کہ آپ تو بھی اس کتاب کے چند اصولوں پر عمل کر کے حیران رہ جائیں گے کہ دولت۔ عزت۔ شہرت۔ صحت وغیرہ حاصل کرنے کے لیئے اتنی جدوجہد کی ضرورت نہیں جتنی اکثر دنیا والے سمجھتے ہیں۔ اس کتاب کے اصولوں پر عمل کرنے کے بعد آپ محسوس کریں گے کہ حقیقت میں آپ کے قبضے میں جادو کا چراغ ہے۔ ادھر آپ نے خواہش کی اور ادھر وہ پوری ہو گئی!

کامیابی کے جو راز آپ کو اس کتاب میں بتلائے جا رہے ہیں ان گھڑت نہیں بلکہ یہ وہی اصول ہیں جن پر عمل کر کے کنگال لکھ پتی بن چکے ہیں۔ اور غیر معروف لوگ مشہور ترین غیر فانی انسانوں میں شمار ہو چکے ہیں۔ اس لئے آپ اس کتاب کا غور سے مطالعہ کریں اور اس کے اصولوں پر عمل کر کے اپنی زندگی کو کامیاب اور خوشحال بنائیں۔

دلی مرادیں حاصل کرنے کا راز

ہزاروں برس سے اب تک بیشتر انسان یہی سمجھتے چلے آ رہے ہیں کہ صرف قسمت ہی زندگی کو کامیاب بنا سکتی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ انسان لاکھ کوشش کرے اگر اس کی قسمت میں ناکامی ہی لکھی ہے تو وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس کے برعکس وقتاً فوقتاً اس دنیا میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوئے ہیں جو ہمیشہ یہی کہتے رہے ہیں کہ انسان اپنی تقدیر خود بناتا ہے۔ انہی دونوں قسم کے خیالات میں میرا ذہن بھی بہت دنوں تک اُلجھا رہا۔ آخر اس مشکل کو حل کرنے کے لئے میں نے کئی برس کتابوں کا مسلسل مطالعہ کیا اور ان میں دیئے ہوئے مختلف قسم کے اصولوں کو عملی طور پر آزما کر دیکھا۔ چنانچہ برسوں کی کاوش کے بعد میں نے وہ بیش قیمت راز معلوم کر لیا جس سے انسان کی ہر خواہش پوری ہو سکتی ہے۔ جب میں نے ان اصولوں پر عمل کیا تو عجیب و غریب نتائج ظہور پذیر ہوئے۔ میرے تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی جب مجھے محسوس ہوا کہ ان

محض لاعلمی کی وجہ سے ہی مفلس، تنگدست اور مصیبت زدہ رہتا ہے ورنہ خود اس کے اندر ایک ایسا بیش بہا خزانہ موجود ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا اور جس کی بدولت اس کی زندگی مسلسل کامیابی بن سکتی ہے۔

دنیا میں اب بھی کئی لوگ موجود ہیں جو ان باتوں کو نہیں مانتے تھے لیکن ان قیمتی اصولوں کی آزمائش کے بعد آپ خود ہی محوِ حیرت ہو جائیں گے کہ دنیا میں ننانوے فی صدی پڑھے لکھے اور فلسفی دماغ انسان بھی اس نعمت سے محروم ہیں۔ میری گذارش ہے کہ آپ اس کتاب میں دیئے ہوئے بیش بہا ذریں اصولوں کو معمولی نہ سمجھیں بلکہ ان پر عمل کر کے اپنی دلی مرادیں حاصل کریں اور اسی دنیا میں زندگی کا پورا پورا لطف اٹھائیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میرے لکھے ہوئے اصولوں پر عمل کر کے اپنی ہر خواہش پوری کر سکتے ہیں۔

میں نے زندگی میں ہزاروں آدمیوں سے پوچھا کہ آپ کا مقصد اور مطمحِ نظر کیا ہے۔ لیکن ان میں ننانوے فی صدی لوگ خالی الذہن نکلے۔ وہ یہ بھی نہ بتا سکے کہ ان کا حقیقی مقصد کیا ہے۔ ان میں سے اکثر نے تو یہی کہا کہ سب کچھ قسمت کے ہاتھ میں ہے۔ انسان کے بس میں تو کچھ بھی نہیں کیونکہ وہ بیچارہ تو محض زندگی کے بھنور میں ایک پھنسی ہوئی کشتی کی مانند ہے جو اگر اچھی قسمت سے ہو

تو بھنور سے نکل جاتی ہے ورنہ اسی کے تھپیڑوں سے ٹکرا ٹکرا کر ڈوب جاتی ہے۔ لیکن یقین جانیئے کہ یہ سب باتیں غلط ہیں۔ لوگ درحقیقت یہ باتیں اس لیئے کرتے ہیں کہ اول تو ان کی زندگی کا کوئی نصب العین ہی نہیں ہوتا اور اگر چند لوگوں کے دل میں کسی مقصد کی ہلکی سی جھلک موجود ہوتی ہے تو انہیں ان عملی طریقوں کا علم نہیں جن کے ذریعے وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں لہٰذا ایک ہارے ہوئے جواری کی طرح وہ بھی قسمت پر شاکر رہ کر اپنے دل کو تسلی دے لیتے ہیں۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ اپنی زندگی کو خوشی سے بھرپور اور کامیاب بنائیں تو سب سے پہلے اپنے لئے کوئی نصب العین قائم کریں۔ جب آپ ایک اٹل فیصلہ کر لیں گے کہ زندگی میں آپ کیا کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں تو گویا آپ کامیابی کی طرف پہلا مضبوط اور اہم قدم بڑھائیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کی ہر خواہش کا پورا ہو جانا اتنا ہی آسان ہے جتنا کہ ریڈیو کا بٹن گھما کر کسی اسٹیشن کا پروگرام سن لینا۔ اگر آپ بھی اپنے ذہن کو فضا کی صحیح قسم کی لہروں کے ساتھ ملا لیں تو آپ جو چاہیں حاصل کر سکتے ہیں لیکن اس سے پہلے کہ آپ کو اپنی دلی مرادیں حاصل کرنے کے اصول سکھلائے جائیں آیئے ہم ذرا کائنات کے چند بنیادی حقائق کا اندازہ لگا کر اپنے آپ کو اور اپنی دنیا کو

سمجھنے کی کوشش کریں۔

کائنات کا ایک سرسری سا جائزہ

بچپن میں جب ہم اپنے اردگرد نظر دوڑاتے ہیں تو ہمیں ٹھوس مادی چیزیں نظر آتی ہیں جیسے مکانات۔ درخت، فرنیچر۔ برتن وغیرہ اور ہم اپنی معصوم اور ننھی منی سوجھ بوجھ کے مطابق یہی سوچتے ہیں کہ ساری دنیا ایسی ہی ٹھوس چیزوں سے بنی ہے ہماری آنکھیں بھی اسی بات کی تصدیق کرتی ہیں لیکن جونہی ذرا بڑے ہو کر ہم زیادہ سوچ بچار کرنے کے قابل ہوتے ہیں تو ہمارے مشاہدے میں کئی نئی باتوں کا اضافہ ہوتا ہے۔ مقناطیس لوہے کے ایک ٹھوس ٹکڑے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے لیکن وہ قوت جو اسے اپنی طرف کھینچتی ہے ہمیں نظر نہیں آتی۔ ہم ایک پھول کو سونگھتے ہیں پھول تو نظر آتا ہے لیکن خوشبو نظر نہیں آتی۔ ہم بجلی کا بٹن دباتے ہیں تو بجلی کا لیمپ روشن ہو جاتا ہے لیکن جو طاقت تاروں میں سے گزر کر اسے روشن کرتی ہے نظر نہیں آتی۔ پھر ہم ایک اور قسم کے بٹن کو دباتے ہیں تو بڑی بڑی فیکٹریوں میں مہیب اور قوی ہیکل مشینیں اپنا اپنا کام تیزی سے سرانجام دینا شروع کر دیتی ہیں لیکن وہ عظیم قوت جو ان کارخانوں۔ پرلیسوں

اور فیکٹریوں وغیرہ کو چلا رہی ہے ہمیں نظر نہیں آتی - ہم انگلی ہلاتے ہیں تو ہمیں اپنی انگلی تو ہلتی ہوئی نظر آتی ہے لیکن وہ قوت جو اس انگلی کو ہلا رہی ہے نظر نہیں آتی - ہم اپنے خیال کے ذریعے دن رات بیسیوں کام کرتے ہیں لیکن اسی خیال کو ان آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے - ہم ریڈیو سنتے ہیں - ٹیلیفون پر باتیں کرتے ہیں اور ہزاروں میل دور تار بھی بھیج سکتے ہیں لیکن جس قوت کے ذریعے یہ سب کام کئے جاتے ہیں ہمیں نظر نہیں آتی - غرضیکہ ہمارے سامنے دنیا کی سٹیج پر مختلف قسم کی قوتوں کا ناٹک لگاتار کھیلا جا رہا ہے - جب ہم ان سب باتوں پر غور کرتے ہیں تو ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ جو چیزیں ہماری آنکھوں کو ٹھوس نظر آتی ہیں اتنی اہم نہیں جتنی کہ وہ غیبی قوتیں جو ان ٹھوس چیزوں کو حرکت میں لاتی ہیں یا ان کی تخلیق کی ذمہ دار ہیں - مختصر یہ کہ ہمارا مشاہدہ ہمیں بتاتا ہے کہ اس دنیا میں محض نظر آنے والا ٹھوس مادہ ہی نہیں بلکہ اس میں ہماری ظاہری آنکھ سے چھپی ہوئی عظیم قوتیں بھی کارفرما ہیں جو در اصل ان مادی چیزوں کو بناتی ہیں - ان غیر مادی قوتوں کو ہم دیکھ تو نہیں سکتے لیکن محسوس ضرور کرتے ہیں -

دوسری حقیقت یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو انسان اپنی ذہانت سے بناتا ہے بننے سے پہلے بنانے والے کے دماغ میں ایک خیال کی صورت -

میں ضرور موجود ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر آپ کے کمرے کا میز بنانے والے کے دماغ میں پہلے ایک خیال کی صورت میں تھا۔ ایک موٹر کار بھی پہلے بنانے والے کے خیال میں ہی جنم لیتی ہے۔ غرضیکہ جو کچھ بھی ہم کرتے ہیں پہلے اس کے متعلق سوچتے ہیں اور بعد میں اسے عملی جامہ پہناتے ہیں۔

تیسری حقیقت جو ہمیں معلوم ہوتی ہے یہ ہے کہ ہمارے اردگرد مادے کی کئی ایسی شکلیں بھی ہیں جنہیں انسان نے اپنے ہاتھوں سے نہیں بنایا۔ مثال کے طور پر انسان ایک درخت یا ایک پرندہ یا ایک سمندر نہیں بنا سکتا لیکن جیسا کہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں ہر چیز بننے سے پہلے کسی ذہن میں ایک تصور کی صورت میں موجود ہوتی ہے لہذا درخت پرندے یا سمندر کی تخلیق سے پہلے انہی چیزوں کا تصور ضرور کسی ذہن میں موجود تھا لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ ذہن کس کا تھا اور کہاں تھا؟

اس سے پہلے کہ اس بات کا جواب دیا جائے میں چاہتا ہوں کہ ہم بعض اور چیزوں کا بھی جائزہ لے لیں۔ عام بات ہے کہ ایک پودا جو آج سے کئی سال پہلے چھوٹا سا تھا۔ اب پہلے سے بڑا ہو گیا ہے۔ پچھلے سال جو بچہ پیدا ہوا تھا اب پہلے سے بڑا ہو کر کچھ باتیں دماشانے بھی

سمجھنے لگتا ہے۔ جوں جوں ہم عمر میں بڑے ہو رہے ہیں توں توں ہم اپنے دماغ میں کئی اہم تبدیلیاں محسوس کر رہے ہیں لیکن ہم یہ نہیں دیکھ سکتے۔ کہ کونسی قوت ان اہم تبدیلیوں کی ذمہ دار ہے۔ آیئے اب ذرا چیزوں کی ایک اور قسم پر بھی نظر ڈالیں۔ ایک عمارت جو آج سے چند ماہ پہلے شروع کی گئی تھی اب اونچائی میں پہلے سے کافی بڑی ہو چکی ہے۔ ریل کی پٹڑی جسے آج سے کچھ مدت پہلے بچھانا شروع کیا گیا تھا اب کئی میلوں تک پھیل چکی ہے۔ اسی طرح ایک پل جسے ایک سال پہلے بنانا شروع کیا گیا تھا اب مکمل ہونے کے قریب ہے۔ لیکن ان چیزوں کا جائزہ لیتے وقت ہم جانتے ہیں کہ ان کی تعمیر اور تکمیل کے ذمہ دار انسانی ہاتھ ہیں۔

اب ہمارے سامنے مادی چیزوں کی تخلیق اور ترقی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم تو انسانی ہاتھوں کی کوششوں کا نتیجہ ہے اور دوسری قسم کی نشوونما کا سبب کوئی مخفی قوت ہے۔ لیکن ان دونوں صورتوں میں ان کی تخلیق سے پہلے کسی ذہن میں ان کا تصور موجود ہونا لازمی ہے۔ دیکھتے ہیں تو یہ نشوونما دو طرح کی معلوم ہوتی ہے۔ ایک انسانی عقل کی وجہ سے اور دوسری کسی اور ذہن کی وجہ سے لیکن آیئے ذرا معلوم کریں کہ حقیقت میں اس کا سبب ایک ذہن ہے

یادو۔

کوئی عقلمند آدمی کبھی بھولے سے بھی یہ نہیں سوچ سکتا کہ تخلیق کے آغاز میں انسان بغیر کسی سبب کے ہی پیدا ہو گیا تھا۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ دنیا کے پہلے انسان نے خود ہی اپنے آپ کو بنا لیا تھا تو یہ محض حماقت ہے لہذا حقیقت یہ ہے کہ اور چیزوں کی طرح انسان بھی کسی مخفی قوت کی کارفرمائیوں کا نتیجہ ہے۔ پہلے ہم نے جائزہ لگایا تھا کہ مادی چیزوں کی بناوٹ۔ ترقی اور نشوونما کا انحصار ایک انسان پر اور ایک دوسری کسی غیبی قوت پر ہے لیکن چونکہ انسانی دماغ اور اس کے جسم کے ذرّے ذرّے میں بھی وہی قوت اور عقل کارفرما ہے لہذا یہ ثابت ہوا کہ کائنات کی لامحدود قوت اور عقل صرف انسانی عقل سے بالا پہاڑوں، سمندروں اور دوسری بے شمار چیزوں کو ہی ظہور میں نہیں لاتی بلکہ ہر وہ چیز جو انسان بھی بناتا ہے یا بواسطہ اسی قوت اور عقل کا کرشمہ ہے کیونکہ خود انسان کا جسم، اس کا ذہن اور اس کی زندگی کا ذرّہ ذرّہ اسی قوت کا مظہر ہے اور اسی میں سے پیدا ہوا ہے۔

اس طرح ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ کائنات کی ساری تخلیق کا بنیادی سبب ایک ہی ہے۔ اسی کو ہم کہتے ہیں تخلیق کا منبع۔ لامحدود قوت اور عقل۔ خالق یا عالمی روح۔ اس کے متعلق سب سے اہم بات

یہ ہے کہ یہ عالمی روح ایک لامحدود ذہن کے ذریعے کام کرتی ہے اور چونکہ یہ ہر چیز کی پیدائش کا منبع ہے اس لئے گویا اس کا ایک عالمی ذہن ہے۔

آج بھی ساری کائنات کی قوت کا منبع ایک ہی ہے اور دنیا پیدا ہونے سے پہلے بھی طاقت کا منبع ایک ہی تھا۔ یہ عظیم مخفی۔ غیبی اور لامحدود قوت اور عقل ایک عالمی ذہن کے ذریعے سارے کام انجام دیتی ہے۔ اس کی لامحدود عقل نے مختلف قسم کی قوتوں کو حرکت میں لاکر انسان کو پیدا کیا اور انسانی ذہن نے اپنی اباط کے مطابق اسی اندرونی غیبی قوت سے عقل حاصل کر کے حیرت انگیز کرشمے دکھائے۔

آدم کو مت خدا کہو آدم خدا نہیں
لیکن خدا کے نور سے آدم جدا نہیں

اسی بات کو محسوس کرتے ہوئے صوفی اور قلندر نے بھی ہمہ اوست کا نعرہ بلند کیا اور انسان کی اسی اندرونی اور روحانی فضیلت اور قوت کو محسوس کرتے ہوئے حضرت علیؓ نے فرمایا۔

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ

جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے گویا اپنے رب کو پہچان لیا۔

میں آپ کو کوئی نئی بات نہیں بتا رہا۔ ہر زمانے کے برگزیدہ بزرگ اور فلاسفر اس مخفی قوت کو عمل میں لا کر لوگوں کو کرامتیں دکھاتے رہے ہیں اور ان کے لاکھوں کروڑوں مرید ان سے بھی اس قوت کے کرشموں کو دیکھ کر آمنا و صدقنا کہتا۔ ذیل میں کچھ بزرگان سلف کے پاکیزہ ارشادات آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

نیست اندر جبہ ام غیر از خدا

(عطار)

این جہاں پر نور شد از نور ما
نور خورشید و قمر ارض و سما

(بوعلی قلندر)

حق بات کو لیکن میں چھپا کر نہیں رکھتا
تو ہے تجھے جو کچھ نظر آتا ہے میں ہوں

(اقبال)

عالم بہ طفیل ماست موجود
مائیم ز کائنات مقصود

(جلال۔ داتا)

سبحانی ما اعظم شانی

(بایزید بسطامی)

خود تو نقاشی و نقش کل توئی
نیست اینجا اے پسر آخر توئی

(مغربی)

ہم بمنیدہ اوّلم و آخر
ہم غائب و باطنم و ظاہر

(شمس تبریزی)

غرضیکہ ہر زمانے میں انسان نے اِس لامحدود غیبی قوت اور عقل کو اپنا واحد منبع سمجھا اور اُس سے ہم آہنگ ہو کر فائدہ اٹھایا۔ لہٰذا ساری کائنات اور اس کی جاندار اور غیر جاندار چیزوں کا سبب اور منبع ایک ہی ہے۔

ایک ہی قوت کے دو رُخ

پچھلے بیان میں میں نے بتایا ہے کہ کائنات کی ہر چیز ایک ہی بنیادی جوہر سے پیدا ہوئی ہے۔ یہ جوہر مخفی۔ عالمی۔ ذہنی۔ تخلیقی اور غیر مادی ہے اور اسی بنیادی جوہر کو میں نے عالمی ذہن کے نام سے موسوم کیا ہے۔ لیکن آپ سوچیں گے کہ عملی طور پر اس بات سے ہمیں کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ فرض کیجیے ہمیں پتہ چل جائے

کہ ہم اس حقیقت کے علم سے اپنی زندگی کو کامیاب اور بہتر بنا سکتے ہیں تو ہمیں کتنی مسرت ہوگی۔ آیئے ذرا اس بات کا اندازہ بھی لگائیں۔

اس سے پہلے کہ ہم اس اصول کو اپنی بہتری کے لئے استعمال کر سکیں ہمیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ذہن کیا چیز ہے؟ میں آپ کو روزمرہ کے ایک مشاہدے سے سمجھاتا ہوں۔ یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ موٹر کار کی بیٹری (Battery) سے ایک ہی وقت میں کئی چیزیں برقی قوت حاصل کرتی ہیں مثلاً موٹر کی بتیاں۔ موٹر کا ہارن اور خود موٹر کی باقی مشینری۔ یہ سب چیزیں اپنے کام کے لئے ایک ہی جگہ سے قوت حاصل کرتی ہیں۔ بتیوں سے کہیں زیادہ طاقت موٹر کو حرکت میں لانے کے لئے درکار ہے لیکن انکی قوت کا منبع ایک ہی ہے۔ اگر بجلی کی رَو چلانے والا بٹن بند کر دیں تو بتیاں بجھ جاتی ہیں۔ ہارن نہیں بجتا اور موٹر بھی رک جاتی ہے۔ ذہن بھی بالکل اسی بیٹری کی طرح ہے۔ جس طرح سے بتیوں، ہارن اور موٹر کا تعلق اس برقی قوت پیدا کرنے والی بیٹری سے ہے اسی طرح ہم بھی اس لامحدود قوت والے ذہن سے ہر لمحہ وابستہ ہیں۔ ہم اسی سے ہر قسم کی طاقت اور عقل حاصل کرتے ہیں اور اسی کی وجہ سے زندہ ہیں۔ لہذا ہماری ترقی کا

راز اسی بات میں ہے کہ ہم معلوم کر لیں کہ اس قوت سے ہم اپنی بہتری کے لئے کس طرح مدد لے سکتے ہیں۔ یہاں ایک بات قابلِ ذکر ہے اور وہ یہ کہ ہماری حالت فولادی مشینری اور دوسری قسم کی ٹھوس مادی چیزوں سے نسبتاً بہتر ہے کیونکہ ہم میں سوچنے کی بھی صلاحیت ہے۔ ہم اپنے خیال کے ذریعے اس عالمی قوت سے جتنی بھی چاہیں قوت حاصل کر سکتے ہیں۔ ہمارا سوچنا گویا اسی لامحدود اور بے بہا خزانے سے قوت حاصل کرنا ہے۔

انسان میں عالمی ذہن دو شکلوں میں کام کرتا ہے۔ ایک حصہ تو صرف انسان کے ظاہری اور بیرونی ماحول کے لئے عمل کرتا ہے اور ذہن کے اس حصے کو ہم شعور یا ظاہری دماغ کہتے ہیں یہ ہمارے خیالات کا وہ حصہ ہے جو ہم روزمرہ کے ظاہری کاموں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ عالمی ذہن کا دوسرا حصہ جو ہمارے اندر کام کرتا ہے کہلاتا ہے لاشعور یا مخفی دماغ۔ لاشعور ہمارے شعور سے بے نیاز خود بخود کام کرتا رہتا ہے۔ ہمارے ذہن کا یہ حصہ ہمارے علم کے بغیر ہی سانس، ہاضمہ اور جسم کے دوسرے کاموں کو چلاتا رہتا ہے اور یہ ہماری زندگی کی حفاظت اور بقا کے لئے بے حد ضروری ہے۔ ذہن کے ان دونوں حصوں شعور

اور لاشعور کی بناوٹ کے متعلق میں آپ کو زیادہ مشکل اصطلاحوں میں نہیں الجھانا چاہتا آپ فقط اتنا یاد رکھیں کہ ہمارے جسم کے دو الگ حصے مختلف قسم کی رگوں کے ذریعے ذہن کے ان دونوں حصوں کو بروئے کار لاتے ہیں لیکن ہمارے جسم میں ایک رگ یعنی ویگس نرو (VAGUS NERVE) ایسی ہے جو ذہن کی ان دونوں قسموں کو ملاتی ہے۔ ظاہری دماغ کے اعصاب کے ریشے حقیقتاً مخفی دماغ کے ریشوں میں جذب ہو جاتے ہیں۔ لہذا شعور اور لاشعور اصل میں دونوں ایک ہی ہیں لیکن ہماری روزمرہ کی زندگی میں یہ الگ الگ کام کرتے ہیں۔ شعور یعنی ظاہری دماغ کا کام ہے ہمارے روزمرہ کے ظاہری کاموں کی دیکھ بھال جیسے چیزوں کے متعلق سوچنا۔ چیزوں کو دیکھنا۔ کاروبار کرنا اور اندازے لگانا وغیرہ وغیرہ اور لاشعور یعنی مخفی دماغ کا کام ہے ہماری زندگی کو قائم رکھنا اور جسم کی نشوونما کرنا۔ لیکن جیسا کہ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں ایک رگ (VAGUS NERVE) کے ذریعے شعور اور لاشعور دونوں ملے ہوئے ہیں اور اس لئے ایک ہی وقت میں قوت کی لہر دونوں طرف آ جا سکتی ہے۔ ظاہری دماغ اور مخفی دماغ کے آپس میں تعلق کی مثال کسی بلڈنگ کے گھومنے والے دروازے کی سی ہے۔ آپ اس دروازے کو گھما کر بلڈنگ کے اندر

جاتے ہیں اور اسی دروازے کو گھما کر بلڈنگ کے باہر والی سڑک پر بھی آسکتے ہیں اور ایک ہی وقت میں مختلف لوگ بلڈنگ کے اندر اور باہر آجا سکتے ہیں۔

عام طور پر تو ظاہری دماغ اور مخفی دماغ اپنا کام الگ الگ کرتے رہتے ہیں لیکن کبھی کبھی ہم مجبور ہو جاتے ہیں کہ مخفی دماغ کو ظاہری دماغ کے ذریعے قابو میں لائیں۔ مثال کے طور پر آپ کا مخفی دماغ آپ کے معدے اور ہاضمے کا خیال رکھتا ہے اور خود بخود آپ کے علم کے بغیر ہی یہ کام انجام دیتا رہتا ہے لیکن کبھی کبھی گڑبڑ ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر جب ہمارے پیٹ میں درد شروع ہوتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہمارے مخفی دماغ کے فعل میں کچھ خلل واقع ہونے کی وجہ سے غذا ہضم نہیں ہو سکی۔ ایسے وقت پر ہمارا ظاہری دماغ اس کی مدد کے لئے فوراً صحیح قسم کی دوائی تجویز کرتا ہے اور مخفی دماغ دوبارہ اپنا کام صحیح طور پر انجام دینا شروع کر دیتا ہے۔ ایک بات آپ ہمیشہ یاد رکھیں کیونکہ اس پر آپ کی بہتری کا دارومدار ہے اور وہ یہ کہ ظاہری دماغ مخفی دماغ کو حکم دے کر اپنی ہر بات پر عمل کرا سکتا ہے۔

اس کے علاوہ ایک اور بات بھی اپنے ذہن میں رکھیں اور وہ یہ کہ گو آپ کے معدے میں گڑبڑ کی اصل وجہ غلط قسم کی غذا یا غذا کی زیادہ

سکتا ارہی لیکن مخفی دماغ نے اپنا کام بند نہیں کیا اور وہ برابر کوشش
کرتا رہا کہ کسی طرح ہو مرض کی اصلاح کر دے۔ لاشعور یا مخفی دماغ اس
وقت تک اپنا کام بند نہیں کر سکتا جب تک کہ انسانی جسم میں ذرا سی بھی
جان ہے۔ یہ بالکل غیر ارادی طور پر مشین کی طرح کام کرتا ہے اور ہمیشہ
ظاہری دماغ کے ہر حکم کی تعمیل کرتا ہے خواہ وہ حکم غلط ہو یا صحیح۔ اسکو
صحیح یا غلط سے کچھ سروکار نہیں اس کا فعل تو صرف حکم کی تعمیل کرنا ہے۔
مخفی دماغ کا یہ فعل ہماری زندگی کی کامیابی کے لئے بہت ہی مفید ہے۔
عام طور پر تو لاشعور وہ کام کرتا ہے جو ہماری پیدائش کے وقت اُسے قدرتی
طور پر سونپا جاتا ہے یعنی جسم کے ہر حصے کے فعل کو درست رکھنا اور اس کی
نشو و نما کرنا لیکن بہت جلد آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ جسم کے ان عمل کے
اندرونی افعال کے علاوہ یہ آپ کے ظاہری دماغ کے ہر قسم کے حکم
کو خود بخود مان کر آپ کے کاموں کی تکمیل کرے گا۔

زندگی میں چیزیں محض اتفاقیہ ہی واقع نہیں ہو جاتیں۔ ہر چیز
کا ضرور کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے اور آپ کے حالات کا اچھا یا برا
ہونا بھی محض اس بات پر مبنی ہے کہ عالمی ذہن سے آپ کس قدر
قوت حاصل کرتے ہیں۔ کیونکہ آپ جب سوچتے ہیں تو اسی قوت کے
ذریعے ہی سوچتے ہیں اور جو کام کرتے ہیں وہ بھی اسی قوت کے

ذریعے ہی انجام دیتے ہیں۔ اپنے خیالات کو قوی بنانا یا کمزور ہی رہنے دینا محض آپ پر ہی موقوف ہے۔

تخلیقی قوت

آپ اکثر حیران ہو جاتے ہیں کہ کیسے کیسے بے وقوف اور معمولی قابلیت کے آدمی زندگی میں امیر اور کامیاب بن جاتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ انہیں شعوری یا لاشعوری طور پر عالمی ذہن اور اس کی لامحدود قوت اور عقل سے انسان کی وابستگی اور فائدہ حاصل کرنے کی ترکیب معلوم ہو جاتی ہے اور یہی اُن کی کامیابی کا راز ہے۔

زندگی کے مخفی سبب دراصل عالمی ذہن کے ہی کارنامے ہیں اور ہمارا شخصی ذہن محض اُسی عالمی ذہن کا ایک معمولی سا جزو ہے۔ عالمی ذہن ہمارے شخصی ذہن کے ذریعے اپنی قوت اور عقل کا اظہار کرتا رہتا ہے۔ ہمارا ذہن دو طرح سے یعنی ظاہری دماغ اور مخفی دماغ کی صورت میں کام کرتا ہے مخفی دماغ ظاہری دماغ کا ہر حکم مانتا ہے اور اپنی مرضی کے بغیر خود بخود اُس حکم کے مطابق سارے کام انجام دیتا ہے۔

کیونکہ عالمی ذہن اور اُس کے مادی جوہر میں سے ہی ہماری

چیزیں بنتی ہیں اس لئے روحانی دنیا میں سب چیزیں ایک دوسرے سے وابستہ ہیں اور سب عالمی ذہن اور اس کے مخفی اور لطیف مادی جوہر کا جزو ہیں۔ اسی نکتے کو سمجھانے کے لئے میں ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ ایک بڑا سا سفید کاغذ لے کر اس میں پانچ سوراخ بنا کر اپنی پانچوں انگلیاں ان میں ڈال دیں۔ جو شخص آپ کے سامنے کھڑا ہے اسے یہ پانچوں انگلیاں الگ الگ معلوم ہوں گی اور چونکہ ہر انگلی الگ الگ حرکت بھی کر سکتی ہے اس لئے اپنے ساتھ والی انگلی سے بالکل الگ نظر آئے گی۔ لیکن آپ (جو کہ کاغذ یا اس مادی پردے کے پیچھے ہیں) پوری حقیقت سے واقف ہیں کہ یہ ایک ہی ہاتھ کی انگلیاں ہیں جو ایک دوسرے سے وابستہ ہیں اور ایک ہی جگہ سے کام کے لئے طاقت حاصل کرتی ہیں۔

دراصل ہماری بھول بھی یہی ہے کہ جب ہمیں کوئی دکھ پہنچتا ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ دکھ سہنے کے لئے ہم دنیا میں اکیلے ہی رہ گئے ہیں اور دنیا میں ہمارا کوئی بھی مددگار نہیں۔ ہم اس حقیقت کو بالکل بھول جاتے ہیں کہ انسان ہر لمحہ اپنے خالق حقیقی اس کے عالمی ذہن اور کائنات کی لامحدود قوتوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ کائنات کی تخلیقی اور لامحدود قوت میرے

اندر ہر وقت ہماری مدد کے لئے تیار بلکہ بے چین رہتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ ہم اس قوت کے استعمال کی ترکیب جانتے ہوں۔

اپنی زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے سب سے پہلے آپ اس حقیقت کو ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھیں کہ سب چیزیں ایک ہی عالمی ذہن کا جزو ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہیں اس لئے یہ بے پناہ قوت بھی ہر لحہ آپ کے اندر موجود رہتی ہے اور ہماری ہر خواہش کو پورا کر سکتی ہے۔

اگر آپ کسی بڑے برقی سٹیشن پر جا کر ایک بہت بڑی بجلی پیدا کرنے والی مشین کو دیکھیں جس کے پرزے اپنی حرکت سے بے پناہ بجلی پیدا کر رہے ہیں اور وہ برقی رو کسی بھی قسم کے استعمال کے لئے بالکل تیار رہتی ہے لیکن جب تک گھر کے کمرے میں یا ایک کارخانے میں صحیح اور مناسب قسم کے بٹن کو نہ دبایا جائے بجلی کی یہ بے پناہ طاقت بھی کام نہیں کرتی۔ اس لئے ضروری ہے کہ صحیح قسم کا بٹن دبا کر آپ اس بے پناہ قوت کی رو کو گذارنے کے لئے راستہ بنائیں۔ اس کے بغیر یہ عظیم قوت آپ کے کام نہیں آسکتی۔

بالکل یہی حالت کائنات کی لامحدود قوت کی اور ہماری ہے لامحدود قوت اور لامحدود عقل کا منبع ہماری مدد کے لئے ہر لحہ

ہمارے اندر موجود رہتا ہے لیکن جب تک ہم خود اس قوت کی موجودگی پر یقین کر کے اُسے کسی کام کے لئے حرکت میں نہ لائیں گے اس وقت تک کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس لا محدود قوت سے مدد لینے کی خاص ترکیب ہے جس سے ہم اسے اپنے اور دوسروں کے فائدے کے لئے حرکت میں لا سکتے ہیں۔ یہ قوت کائنات کی سب سے بڑی قوت ہے اس کے سامنے انسان کی بنائی ہوئی عظیم سے عظیم برقی رو پیدا کرنے والی مشین بھی کچھ حقیقت نہیں رکھتی کیونکہ یہ وہ قوت ہے جس کے ذریعے خود انسان نے یہ مشینری بنائی ہے۔

خدائی قوت اور انسانی قوت کو ملانے والی کڑی

ابھی تک جو حقائق آپ کی خدمت میں پیش کئے گئے ہیں اُن سے مندرجہ ذیل نتیجے اخذ کئے جا سکتے ہیں۔

(۱) عالمی ذہن میں چیزیں جدا جدا نہیں بلکہ ہر چیز ایک ہی سلسلے کی کڑی ہے۔

(۲) آپ کی شخصیت اپنے خیال کے ذریعے اس عالمی ذہن کی عقل کا اظہار کرتی رہتی ہے۔

(۳) ہر لمحہ آپ اِس عالمی ذہن کو شعوری اور لاشعوری طور پر استعمال کرتے رہتے ہیں۔

(۴) آپ کا لاشعور ہمیشہ آپ کے شعور کا ہر حکم مان کر بلا چون وچرا اُس حکم کی تعمیل کرتا رہتا ہے۔

(۵) عام طور پر تو لاشعور جسمانی نظام کا خیال رکھتا ہے لیکن اگر اِسے اور کاموں کے لئے بھی حکم دیا جائے تو یہ اُسی فرمانبرداری سے دوسرے کام بھی انجام دیتا ہے۔

آئیے اب ہم دیکھیں کہ لاشعور یعنی مخفی دماغ کس طرح ہر قسم کے احکام مانتا ہے۔ اِس کے لئے میں آپ کی خدمت میں روزمرہ کی مثال پیش کرتا ہوں۔

ہپناٹزم کا ایک ماہر سٹیج پر موجود ہے اور اُس کے سامنے ایک لڑکا چت لیٹا ہوا ہے۔ وہ ماہر اُس لڑکے کے چہرے پر ہاتھ پھیر کر چند مرتبہ زوردار اور موثر آواز میں حکم دیتا ہے کہ "تم میرے قبضے میں ہو۔" "تم میرے قبضے میں ہو۔" "تم میرے قبضے میں ہو۔" اور اِس کے بعد وہ ماہر جو کچھ بھی کہتا ہے وہ لڑکا بغیر چون وچرا اُس کے حکم کی تعمیل کرتا ہے۔ اب ذرا آپ یہ بات سمجھ لیں کہ "تم میرے قبضے میں ہو" سے ہپناٹزم کے ماہر کی کیا مراد ہے۔ اُس کی

مراد دراصل یہ ہے کہ وہ ماہر اپنی خیالی قوت کے ذریعے اس لڑکے کے مخفی دماغ کو اس کے ظاہری دماغ سے الگ کر لیتا ہے۔ اور یوں ماہر اپنے ظاہری دماغ سے اس لڑکے کے مخفی دماغ پر قابو پا لیتا ہے۔ ہپناٹزم کی کرامتوں کی وجہ اس کے سوا اور کچھ نہیں۔

فرض کیجیے آپ کچھ عرصے کے لئے ایک ایسے ہی ماہر کے قابو میں ہیں اور آپ کا ظاہری دماغ سویا ہوا ہے اور آپ اپنے مخفی دماغ کے ذریعے اس کے ہر حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔ اس کے باوجود جب آپ بیدار ہوتے ہیں تو آپ کو کچھ بھی یاد نہیں ہوتا کہ تمام عرصہ آپ پر کیا کیا بیتی۔ اس کے برعکس اس تمام عرصے میں ہپناٹزم کے ماہر نے آپ پر پورا پورا کنٹرول رکھا یعنی آپ کا جسمانی فعل بعینہٖ اس ماہر کی مرضی کے مطابق ہوتا رہا۔ اگر وہ آپ کو صرف اتنا حکم دے دیتا ہے کہ سٹیج پر ایک دائرے کی صورت میں گھومو اور ساتھ ہی بلی کی طرح میاؤں میاؤں بھی کرو تو آپ ہو بہو ویسا ہی کرتے ہیں۔ آپ کا مخفی دماغ بالکل بحث نہیں کرتا کہ وہ آخر ایسا بیہودہ حکم کیوں مانے۔ اس کا تو بس ایک ہی فعل ہے کہ جو حکم اسے دیدیا جاتا ہے وہ بغیر سوچے سمجھے خود بخود اس کی تعمیل کر دیتا ہے۔ آپ بھی اسی طرح اپنے مخفی دماغ کو حکم دے کر جو چاہیں اس سے کام لے سکتے ہیں۔ اگر کوئی دوسرا آدمی آپ کے مخفی دماغ کو اس طرح متاثر کر سکے

کام لے سکتا ہے تو آپ اُس سے کہیں زیادہ آسانی سے اپنے مخفی دماغ کو حکم دے کر ہر کام لے سکتے ہیں۔

ایک اور نہایت ہی اہم نکتہ ہے کہ عام طور پر آپ کے مخفی دماغ کا واسطہ صرف آپ کے ظاہری دماغ سے رہتا ہے لیکن اوپر کے تجربے سے ثابت ہو گیا ہے کہ آپ کے مخفی دماغ کا کسی دوسرے شخص کے ظاہری دماغ سے بھی رابطہ پیدا کیا جا سکتا ہے اور ایسا کرتے وقت کسی قسم کی ہچکچاہٹ یا رکاوٹ بھی پیدا نہیں ہوتی یہی وجہ ہے کہ ہپناٹزم کا ماہر آپ کے مخفی دماغ پر قابو پا لیتا ہے گویا آپ کا مخفی دماغ محض ذاتی ہونے کی بجائے فطرتاً غیر شخصی ہے۔

جس کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ آپ کا لاشعور یا مخفی دماغ تاثرات قبول کرنے کے لحاظ سے لامحدود ہے۔ وہ کسی بھی چیز کے متعلق عقلی دلائل پیش نہیں کرتا اور نہ ہی کام کرتے وقت چونکہ چناسچہ کرتا ہے۔ شعور یعنی ظاہری دماغ کی فطرت اس کے بالکل برعکس ہے۔

وہ ایک آدمی اور دوسرے آدمی میں فرق کرنے کو بہت ہی اہمیت دیتا ہے اور ہر بات میں عقلی دلائل پر بھروسہ کرتا ہے۔ یہ ہر چیز کی اچھائی برائی جتلاتا ہے۔ انہی وجوہات کی بنا پر صرف ظاہری دماغ کا دائرہ بہت ہی محدود ہے اور اسی لیے یہ مادی دنیا کی روزمرہ کی سرگرمیوں ہی

توجہ مرکوز کرتا ہے۔

لہٰذا آپ کے لاشعور یعنی مخفی دماغ کا تعلق براہِ راست عالمی ذہن سے ہے اور اسی لئے آپ دنیا کی ہر چیز کے ساتھ مخفی قوتوں کی لہروں کے ذریعے وابستہ ہیں اور سوائے زمان و مکان کی چند قیود کے عالمی ذہن کی طرح آپ کے مخفی دماغ کی قوت کا بھی اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ آپ کا مخفی دماغ ایک ہی لمحے میں آپ کو بیس فٹ لمبا نہیں بنا سکتا یا یہ کہ آپ کا مخفی دماغ آپ کو اس قابل نہیں بنا دیتا کہ آپ اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیوں سے اپنے داہنے بازو کی کہنی کو کھجا سکیں زمان و مکان کی قیود کی وجہ سے ایسی سب چیزیں مشکل ہیں۔

لیکن ایسی باتوں کے علاوہ آپ کا مخفی دماغ (جس کا کہ براہِ راست واسطہ لامحدود عالمی ذہن اور اس کی لامحدود قوت سے ہے) آپ کے لئے بہت کچھ کرسکتا ہے۔ مثال کے طور پر یہ آپ کے جسم کو مضبوط اور صحت مند بنا سکتا ہے۔ یہ آپ کے لئے دنیا میں بہترین دوست تلاش کر کے لا سکتا ہے۔ یہ آپ کو اپنے ملک اور قوم کے لئے نہایت ہی قابل اور مشہور بنا سکتا ہے۔ یہ آپ کو دولتمند بنا سکتا ہے۔ گویا یہ بنا سکتا ہے گویا اس کے ذریعے

آپ اسی دنیا میں دولت۔ عزت۔ شہرت اور صحت حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کتاب کے اگلے صفحوں میں یہ بتایا جائے گا کہ آپ کا مخفی دماغ آپ کے لئے اتنا کچھ کیسے کر سکتا ہے۔

چند حقائق

اب تک آپ نے سمجھ لیا ہوگا کہ۔

(۱) دنیا میں کوئی چیز تنہا نہیں بلکہ ایک روحانی زنجیر کے ذریعے ایک دوسرے سے وابستہ ہے یا اسی حقیقت کو ہم یوں بیان کریں گے کہ سب چیزیں کیونکہ عالمی ذہن میں سے ہی پیدا ہوتی ہیں اس لئے ہر چیز کی بنیادی خاصیت ایک ہے اور ظاہری فرق محض حواس خمسہ کی وجہ سے ہے۔

(۲) کیونکہ ہر شخص عالمی ذہن کا ہی مادی مظہر ہے اسی لئے یہ عالمی ذہن ہمارے سامنے دو روپوں میں کام کرتا ہے یعنی ظاہری روپ اور مخفی روپ میں۔ ظاہری روپ یعنی شعور مادی ماحول کے لئے اور مخفی روپ یعنی لاشعور اندرونی مخفی کارروائیوں کے لئے کام کرتا ہے حقیقت میں یہ ایک ہی ذہن کے دو رُخ ہیں لیکن وہ ہمارے جسمانی اور روحانی زاویوں کے مطابق الگ الگ کام کرتے

ہیں۔

(۳) آپ کا ظاہری دماغ کیونکہ ہر بات میں دخل اندازی کرتا رہتا ہے اور عقلی دلائل کے بغیر کسی چیز کا قائل ہی نہیں ہوتا اس لئے غیبی قوتوں سے منحرف ہو کر بہت ہی محدود ہو جاتا ہے لیکن آپ کا تحت الشعور یعنی مخفی دماغ کیونکہ خود بھی ایک عالمی غیبی قوت ہے اور چونکہ چیاں چہ نہیں کرتا اس لئے اس کی قوت لامحدود ہے۔

(۴) باوجودیکہ ہمارے ذہن کے ان دونوں حصّوں کا کام الگ الگ ہے پھر بھی قدرت نے ہمارے جسمانی نظام میں ایک رگ یعنی ویگس نرو (VAGUS NERVE) کے ذریعے ایک ایسا سلسلہ رکھا ہے کہ ظاہری دماغ مخفی دماغ کو اپنے قابو میں رکھ سکتا ہے۔ اور اس کے لئے کام معین کر کے حکم دے سکتا ہے۔ اس لئے اگر ظاہری دماغ مخفی دماغ کے ساتھ مل کر دوستانہ طریقے سے کام کرے تو بے انتہا قوت پیدا ہو جاتی ہے اور محیر العقول باتیں ظہور میں آنے لگتی ہیں۔

اب ہمیں یہ معلوم کرنا ہے کہ کس طرح ظاہری دماغ مخفی دماغ کو قابو میں کر کے ہمارے حالات بناتا ہے۔ یہ تو آپ بھی جانتے ہیں کہ ہم دن رات اپنی آنکھ۔ کان۔ ناک۔ زبان اور ہاتھ کے ذریعے

مختلف چیزوں کی شکل و صورت اور دیگر خصوصیات کے لحاظ سے ایک دوسرے سے تخصیص کرتے رہتے ہیں۔ اگر ہم کوئی تصویر یا قدرتی منظر دیکھتے ہیں تو اپنی آنکھوں اور دماغ کے ذریعے اس کا پورا جائزہ لیتے ہیں اور بعد میں ہم آنکھیں بند کر کے خیالی طور پر بھی وہ سارا منظر ذہن میں دُہرا سکتے ہیں لیکن یہ نقشہ کشی جو ہم اپنے خیال میں کرتے ہیں ان چیزوں کی ہے جو پہلے موجود تھیں اور ہم انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں اور گویا ہم اپنے پچھلے خیالات ہی کو دوہرا رہے ہیں۔ لیکن اپنی زندگی کے حالات اپنی مرضی کے مطابق بنانے کے لیے ہمیں اس طریقے کا بالکل اُلٹ کرنا پڑے گا۔ بجائے اس کے کہ ہم صرف پچھلے واقعات کو خیال میں دُہرائیں ہمیں چاہیئے کہ پہلے ہم اپنے خیال میں اپنی دلی مرادوں کی تکمیل ہوتے دیکھیں اور اس طرح اپنے ظاہری دماغ کے ذریعے مخفی دماغ کی بے پناہ قوت کو حرکت میں لا کر چیزیں حاصل کریں۔

جب ہم کسی قدرتی منظر کا نقشہ دہراتے ہیں تو پہلے ہم حقیقی منظر کو آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں اور بعد میں خیالی طور پر دُہراتے ہیں لیکن اپنے حالات کو بدلنے کے لیے آپ پہلے اپنی دلی مرادوں کی تکمیل کی تصویر خیال میں دُہراتے ہیں اور بعد میں آپ کے حالات اسی خیالی تصویر کے مطابق بدل جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ خود دیکھ

سوچ کر پہلے اپنے ذہن میں اپنی مرضی کے مطابق نئی نئی خوشگوار تصویریں بناتے ہیں تو کچھ عرصے کے بعد ہو بہو آپ کے حالات کی صورت میں آپ کی آنکھوں کے سامنے ظہور میں آ گئی ہیں۔ گویا آپ پہلے اپنے خیال کے ذریعے اپنے مخفی دماغ کو متاثر کر کے بتاتے ہیں کہ آپ مادی دنیا میں اپنے ظاہری دماغ اور آنکھوں کے ذریعے کیا کچھ دیکھنا چاہتے ہیں اور نتیجہ میں وہی خیالات لامحدود قوت کی مدد سے آپ کے حالات بن جاتے ہیں۔

آپ میں سے اکثر حضرات اس نئے نظریئے سے ضرور چونک پڑیں گے۔ آپ سوچیں گے کہ ہم ایک قدرتی اصول کو توڑ کر کیسے کامیاب ہو سکتے ہیں لیکن اگر ذرا غور سے سوچیں تو ہم بجائے قدرتی اصول کو توڑنے کے ایک روزمرہ کا آنکھوں دیکھا عمل ہی دہرا رہے ہیں۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ موٹر کو ایک ہی مشینری کے ذریعے آگے اور پیچھے دونوں طرف چلایا جا سکتا ہے۔ حالانکہ عام طور پر موٹر کو سامنے کی طرف چلایا جاتا ہے۔ آپ بجلی کی مشین سے انجن بھی چلا سکتے ہیں اور انجن سے بجلی کی مشین بھی چلا سکتے ہیں اور آپ بہر روز البا ہی ایک قدرت کا کھیل بھی دیکھتے ہیں کہ سورج پہلے دن کو رات بنا دیتا ہے اور پھر رات کو دن میں تبدیل کر دیتا ہے۔

تصور جمانے کا یہ طریقہ بالکل آسان اور عام فہم ہے اور اب میں آپ کو اس کا استعمال ذرا وضاحت سے بتاتا ہوں تاکہ آپ اپنی زندگی کو اپنی مرضی کے مطابق کامیاب اور خوشحال بنا سکیں۔

نصب العین

جیسا کہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں آپ کی کامیابی اور خوشی کے لیے ضروری ہے کہ زندگی میں آپ کا کوئی نصب العین بھی ہو۔ آپ کی یہ خواہش کسی ایسی چیز کے لیے ہونی چاہیے جس کے حصول سے آپ کو انتہائی خوشی ہو۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی زندگی کامیابی اور دولت سے مالا مال ہو جائے یا پھر آپ زندگی میں کچھ اور حاصل کرنا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل طریقے پر عمل کریں۔

[illegible]

ایک حقیقی مقصد بہت اہمیت رکھتا ہے۔ سب سے پہلے وہ چیزیں جو آپ حقیقی طور پر حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اس بات سے بالکل بے فکر ہو کر کہ ان کا حصول کتنا مشکل ہے۔ آپ اپنی ترجیح ... ہر روز اس فہرست

میں بیشک تبدیلیاں کریں حتیٰ کہ آخر میں آپ کی خواہشوں کی ایک نہ تبدیل ہونے والی فہرست بن جائے۔ آپ ان تبدیلیوں کی وجہ سے حوصلہ نہ ہاریں۔ کیونکہ شروع شروع میں اپنی خواہشوں کا تعین کرتے وقت ایسا ضرور ہوتا ہے۔ دوسرے جوں جوں آپ کامیاب ہوتے جائیں گے کئی نئی خواہشیں پیدا ہوں گی اور کئی نئی کامیابیاں بھی حاصل ہوں گی۔ نیچے اب میں آپ کے لئے کامیابی حاصل کرنے کے چار سنہری اصول لکھتا ہوں۔ یہ چار بیش قیمت اصول مندرجہ ذیل ہیں:۔

اول ۔ صبح ۔ دوپہر اور رات کو تین مرتبہ باقاعدگی سے اپنے مقاصد کی فہرست کو یکسوئی اور توجہ سے پڑھیں۔

دوم ۔ ان اوقات کے علاوہ جب کبھی آپ کو موقعہ ملے ان چیزوں پر توجہ مرکوز کریں اور اپنی خیالی دنیا میں پوری فہرست کو غور اور یکسوئی سے دہرائیں۔

سوم ۔ سونے سے پہلے اپنے تصور میں دیکھیں کہ آپ کو وہ چیزیں حاصل ہو چکی ہیں مثلاً اگر آپ روپیہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اپنے آپ کو تصور میں یوں دیکھیے کہ آپ کے ہاتھ میں نوٹوں کے گٹھے ہیں اور پھر آپ

تصور کی اسی حالت میں سو جائیں

چہارم۔ اپنے اس عمل کے متعلق مطلوبہ چیزوں کے حصول تک کسی شخص سے بھی ذکر نہ کریں اور اسے ایک راز کی طرح محفوظ رکھیں اور اس کی تکمیل کے لیے صرف اپنے مخفی دماغ اور عالمی ذہن کی لامحدود قوتوں پر ہی بھروسہ کریں جو یقیناً بہت جلد آپ کی کامیابی کے نئے راہیں کھول کر آپ کی خواہشوں کی تکمیل کر دے گی۔

یہ تو ظاہر ہے کہ شروع شروع میں آپ کے اندر یقین کامل پوری طرح پیدا نہیں ہو سکتا۔ شروع شروع میں آپ کے ظاہری دماغ کو تو ایسا محسوس ہوگا کہ آپ کی کئی خواہشیں تو پوری ہی نہیں ہو سکتیں لیکن آپ ہمت نہ ہاریں اور اپنی فہرست نہایت غور اور جذبے سے تیار کریں۔ وہ اس طرح کہ جو چیزیں آپ کی رائے میں زیادہ اہم ہیں انہیں پہلے لکھیں اور جو کم اہمیت رکھتی ہیں انھیں بعد میں لکھیں۔ اور یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ آپ ابھی سے سوچنے بیٹھ جائیں کہ آپ کی اندرونی۔ غیبی اور لامحدود قوت کس طرح آپ کی خواہشوں کو عملی جامہ پہنائے گی۔ آپ کے لئے ضروری نہیں کہ آپ سوچیں کہ زرخیز زمین میں گندم کا صرف ایک دانہ بیجنے سے کچھ عرصے کے بعد کس طرح ایک ہری بھری شاخ پھوٹ نکلتی

ہے جو بعد میں ایک ایسا خوشہ بن جاتی ہے جس کی جیب کئی سو گندم کے دانوں سے بھر جاتی ہے اور جس کے ہر دانے میں کئی سو دانے پیدا کرنے کی قوت موجود ہوتی ہے۔ اگر آپ ان چار دان اصولوں پر پابندی اور باقاعدگی سے عمل کریں گے تو آپ کی دلی مرادیں پوری کرنے کے اسباب غیبی طور پر نمودار ہو کر خود بخود غیب سے شہود میں آئیں گے بالکل اسی طرح جس طرح گندم کا ایک دانہ بیجنے سے خود بخود کئی سو دانے پیدا ہو کر سطح زمین پر نمودار ہوتے ہیں اور اکثر تو آپ کی مرادیں اتنی جلد ہی پوری ہوں گی کہ آپ خود دنگ رہ جائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی جب نئی خواہشیں پیدا ہوں کر آپ کی فہرست کی اولین صف میں داخل ہونے کی کوشش کریں تو سمجھیے کہ آپ کا ذہن حصول مدعا کے لیے تیزی سے گامزن ہے۔ اس کے علاوہ جب آپ کی کئی پرانی خواہشیں نئی خواہشوں کے مقابلے میں کم اہم معلوم ہوں تو سمجھ لیں کہ یہ بھی آپ کی ذہنی ترقی کا کھلا ہوا ثبوت ہے۔

جب بھی آپ کے دل میں کسی قسم کا شک و شبہ۔ وہم۔ بددلی یا سوال پیدا ہو آپ فوراً اپنے مطالبات کی فہرست نکال کر بار بار پڑھیے یا اگر آپ نے انہیں زبانی یاد کر لیا ہے تو اپنے قلب میں اسے اتنا دہرائیں کہ جو شکوک آپ کے ذہن میں پیدا ہوئے ہیں۔

دور ہو جائیں۔ یقین رکھئے کہ دنیا کی کوئی طاقت آپ کی خواہشوں کے حصول میں حائل نہیں ہو سکتی۔ جب دوسرے بے شمار لوگ اسی عمل سے دولت، عزت اور شہرت حاصل کر چکے ہیں تو آپ کیوں نہیں حاصل کر سکتے۔ آپ کو کامیاب بنانے کے لئے آپ کا مستقل اور مسلسل تصور آپ کے اندر ایک ایسی بے پناہ قوت ہے جو کبھی بحث یا چونکہ چنانچہ بھی نہیں کرتی۔ اس کا تو بس ایک ہی فعل ہے کہ آپ کی دلی خواہشوں کو عملی جامہ پہنا کر آپ کی مرادیں پوری کر دے۔ یہ قوت ہمیشہ آپ کی مدد کے لئے تیار رہتی ہے لیکن آپ کا سطحی اور ظاہری دماغ ناکام اور بار بار دوسرے انسانوں کے ہر قسم کے خیالات کو فضا میں سے جذب کر کے آپ کے راستے میں روڑے اٹکاتا رہتا ہے۔ اس لئے آپ کوشش کریں کہ ایسے دوست بنائیں جو زندگی میں دولت، عزت، شہرت وغیرہ سے مالا مال ہوں۔ ہمیشہ آپ ایسے ہی لوگوں کے دائرے میں دن گزارنے کی کوشش کریں۔ ایسا کرنے سے آپ ان کامیاب لوگوں کی خیالی لہروں سے ہم آہنگ ہو کر قدرتی طور پر خود بھی ترقی اور کامیابی کی طرف گامزن ہوں گے لیکن یہاں ایک نکتہ ضرور ذہن میں رکھیں کہ اپنی خواہشیں اور دل کی باتیں ان سے بھی چھپا کر رکھیں اور اپنے مقصد کا ذکر نہ کریں۔

آپ اپنی ابتدائی فہرست میں ذاتی کاروبار میں کامیابی۔ دولت۔ شہرت۔ ذاتی جائیداد۔ موٹر وغیرہ صرف شامل کریں لیکن صرف ان کے عنوانوں پر ہی اکتفانہ کریں بلکہ صاف طور پر فیصلے کریں مثلاً اگر آپ اپنے کاروبار میں ترقی چاہتے ہیں تو آپ جتنا بھی نفع حاصل کرنا چاہتے ہیں اس کی مجموعی رقم لکھئے۔ یہ بھی لکھئے کہ آپ یہ نفع کون کونسی چیزوں سے حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ان چیزوں کی فہرست بنا کر ہر چیز کے سامنے یہ بھی لکھئے کہ اس سے آپ کتنا روپیہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ دولت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو جتنی رقم آپ کو چاہیئے صاف طور پر لکھئے۔ اگر آپ اپنا ذاتی مکان حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بلڈنگ کا نمونہ۔ زمین کا موقعہ و محل۔ قیمت۔ گھر کے اندرونی کمرے اور فرنیچر وغیرہ کا صحیح نقشہ اور تفصیل بھی صاف طور پر لکھیں اور اپنے تصور میں بھی دُہرائیں اور اگر آپ موٹر کار حاصل کرنا چاہتے ہیں تو یہ بھی لکھیں کہ آپ کو کونسی۔ کس قسم کی۔ کس رنگ کی اور کس قیمت کی کار چاہیئے۔ یعنی اس کی پوری تفصیل لکھئے۔

ممکن ہے اس وقت آپ کو یہ باتیں فضول معلوم ہوں۔ لیکن یاد رکھئے کہ آپ کبھی اپنے دل کی مرادیں حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ آپ کو صاف طور پر معلوم نہ ہو کہ آپ چاہتے کیا ہیں۔

اگر آپ اس بات کا فیصلہ نہیں کر سکتے تو آپ کی خواہشیں دلی نہیں بلکہ محض سطحی ہیں۔ جب آپ یقین کامل کے ساتھ اپنی خواہشوں کا تفصیل سے اور صاف طور پر اظہار کریں گے تو آپ کو حیرت انگیز نتائج حاصل ہوں گے۔ یاد رکھئے کہ کائنات کی عظیم اور لامحدود قوت کبھی مبہم الفاظ اور گول مول تصورات پر عمل نہیں کر سکتی اسی لئے جلد مرادیں حاصل کرنے کے لئے تفصیل کے ساتھ صاف شفاف تصور کی از حد ضرورت ہے۔

جب آپ کو پہلی دفعہ کامیابی حاصل ہوگی تو آپ کا ایک پرانا دشمن فوراً نمودار ہوگا اور یہ دشمن ہے وہم۔ اس کے کئی مختلف روپ ہو سکتے ہیں۔ مثلاً چیز حاصل ہونے کے بعد بھی آپ کے دل میں ایسے خیالات پیدا ہوں گے "جو کچھ تمہیں حاصل ہوا ہے وہ تمہارے تصور کا نتیجہ نہیں" یا "جو کچھ تمہیں حاصل ہوا ہے وہ محض اتفاق ہے" وغیرہ وغیرہ۔ جب اس قسم کے غلط خیالات پیدا ہوں تو فوراً اپنی اندرونی لامحدود روحانی قوت کا شکریہ ادا کریں جس نے سب کام صحیح طور پر انجام دیئے ہیں اور اس عمل کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے آپ اپنی آنکھیں بند کر کے دماغ اور سارے جسم کی نسوں کو ڈھیلا چھوڑ دیں اور پھر خلوص اور محبت سے کہیں "اے لامحدود خدائی قوت تمہارا لاکھ لاکھ شکریہ کہ تم نے میری مراد پوری کی۔ میں نہایت ہی اخلاص کے ساتھ

تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں" اس سادہ سے عمل کے بعد آپ کے اندر اور
بھی زیادہ یقین پیدا ہو جائے گا اور آپ کی مرادیں زیادہ جلد پوری
ہوں گی اور یہ حقیقت ہے کہ یہ ثابت کر دے گا کہ اس کائنات میں تصور کی
قوت بہت اہم حقیقت ہے لیکن شرط یہ ہے کہ آپ کے ذہن کی یہ
قوت اس لامحدود قوت اور عقل کے ساتھ جڑی رہے جو ہر لمحہ آپ کی مدد کے
لئے تیار رہتی ہے اور ہر وقت آپ کے اندر موجود ہے۔ دنیا کا
سب سے بڑا راز یہ ہے کہ جونہی آپ باہر کے ماحول کو بھول کر اپنے من
کے ساتھ باتیں کرتے ہیں تو وہاں سے براہ راست پیغام لامحدود قوت
اور عقل میں تو وہ آپ کا پیغام پہنچا دیتی ہے اور وہ قوت فوراً اس پر
عمل شروع کر دیتی ہے اور اگر آپ شک سے بے نیاز ہیں اور یقین کامل
کے ساتھ اس راز کو ہر لمحہ اپنائیں تو یہ یقینی امر ہے کہ آپ کی خواہش
بہت جلد پوری ہو جائے گی کیونکہ کائنات کی لامحدود قوت اور عقل
کے لئے آپ کی ہر مراد پوری کر دینا بہت ہی معمولی بات ہے۔ جب
کسی کی دلی خواہش پوری ہو جاتی ہے تو قدرتی طور پر اسے انتہائی
خوشی حاصل ہوتی ہے اس لئے اپنی مراد حاصل کرنے کے بعد جب
آپ اپنے بہترین محسن یا ہمدرد یعنی اس لامحدود قوت کا شکریہ ادا
کرنے لگیں تو دلی خلوص کے ساتھ کریں حتیٰ کہ آپ کے جسم میں سر

پاؤں تک مسرت کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے۔

یہ غیبی قوت اور اس کے معجزے انسانی دماغ کے فہم و ادراک سے بالا ہیں۔ کوئی انسان نہ تو آج تک اس قوت کو دیکھ سکا ہے یا دیکھ سکتا ہے اور نہ ہی اس کے حیرت انگیز سحر کرشموں کو پوری طرح سمجھ سکا ہے یا سمجھ سکتا ہے۔ آپ نے اپنا کبھی بھی اس قوت کی شکل و صورت کی مکمل پہچان متعین کرنے کی کوشش نہ کریں بلکہ عقل سے بالاتر اس مخفی قوت کا یقین رکھیں اور دلی مسرت کے ساتھ شکریہ ادا کریں اور اس کی معجزانہ کارگذاری کو آمنّا و صدقنا کہیں۔

ہم اس قوت کو پوری طرح کیوں نہیں سمجھ سکتے یا دیکھ سکتے۔ اس کے سمجھنے کے چند عقلی دلائل بھی ہیں۔ ہم اس غیبی قوت کو پوری طرح اس لئے نہیں سمجھ سکتے کہ محدود کبھی لامحدود کا پوری طرح احاطہ نہیں کر سکتا۔ انسان محدود ہے اور کائنات کی اس غیبی قوت کی کوئی حد یا انتہا نہیں۔ اس لیے انسان اسے محض اپنی ذہنی وسعت کی حد تک ہی سمجھ سکتا ہے جو ایک بے کراں سمندر کے سامنے محض ایک قطرے کی سی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے یہ سوچنا کہ ہم قدرت کی اس لامحدود قوت اور فضل کو پوری طرح کیوں نہیں سمجھ سکتے محض حماقت ہے۔ اس لئے آپ بھی اس حماقت کا شکار ہونے سے بچیئے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم اس غیبی قوت کو دیکھ کیوں نہیں سکتے۔ دور کیوں کہ کائنات کے ذرے ذرے میں اور ہر جاندار کے اندر یہی قوت مختلف شکلوں میں کام کر رہی ہے۔ لہٰذا ہم اس لامحدود غیبی قوت اور عقل کو اس لئے نہیں دیکھ سکتے کہ جس قوت کے ذریعے ہماری آنکھیں دیکھتی ہیں اور جس قوت کو ہم دیکھنا چاہتے ہیں ایک ہی قوت ہے۔ مثال کے طور پر بجلی کا بلب بجلی کی لہر کو نہیں دیکھ سکتا اس لئے کہ اس بجلی کی لہر کے ذریعے ہی تو وہ بلب روشن ہے۔ اب آپ ہی بتایئے کہ وہ بلب بجلی کی قوت کو کیسے دیکھ سکتا ہے۔ یاد رکھئے کہ آپ کبھی بھی اس لامحدود غیبی قوت کو نہیں دیکھ سکتے آپ صرف اسے اپنے اندر محسوس کر سکتے ہیں یا اپنے باہر کی چیزوں میں اس کی کارگزاری کے مختلف روپ دیکھ سکتے ہیں۔ اس لئے یہ سوچنا کہ ہم اس قوت کو پوری طرح کیوں نہیں دیکھ سکتے محض نادانی ہے اور اس نادانی سے آپ کو کوسوں دور رہنا چاہیئے۔

ایک ضروری ہدایت

جیسا کہ میں پہلے بھی کئی دفعہ بتا چکا ہوں یہ عظیم غیبی قوت کبھی بحث یا چون و چرا نہیں کرتی بلکہ ہمیشہ ہمارے مضبوط خیال کے سانچے میں ڈھل کر اسی کے مطابق اپنا کام شروع کر دیتی ہے۔ اسی اصول کے

بانحت ہو سکتا ہے کہ آپ کسی غلط اور مُضر چیز کی خواہش کر کے اُسے حاصل کر لیں اور جو بعد میں آپ کو یا دوسروں کو نقصان پہنچائے۔ ویسے تو جو بھی آپ چاہیں گے آپ کو حاصل ہو جائے گا۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ آپ ہمیشہ ایسی چیزیں حاصل کریں جن سے آپ کو اور خلقِ خدا کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔

آپ میرے بتائے ہوئے عملی طریقے کے ذریعے ہر چیز حاصل کر سکتے ہیں لیکن بہتر یہی ہے کہ شروع شروع میں آپ ایسی چیزوں کی فہرست بنائیں جن سے آپ بخوبی واقف ہوں مثلاً روپے کی خاص رقم یا کوئی دوسری نفع بخش اور مفید چیز۔ ایسی چیزیں حاصل کرنا بہت آسان ہے۔ اور دوسروں کی صحت یا جسمانی بیماری یا اپنی اور دوسروں کی مستقل عادتوں کے علاج کے لئے بعد میں عمل کرنا چاہیئے۔ معمولی چیزیں پہلے حاصل کیجئے اور جوں جوں آپ ترقی کرتے جائیں زیادہ اہم اور اعلیٰ چیزوں کے حصول کی طرف قدم بڑھائیں۔ اس سے پہلے کہ آپ اس قسم کے روحانی مدارج طے کریں آپ کے اندر کئی اچھی اچھی خواہشیں بھی پیدا ہوں گی جن میں سے ایک یہ بھی ہو گی کہ دوسروں کی مدد کی جائے۔ جو شخص خود غرضی چھوڑ کر دوسروں کی مدد کرتا ہے اُسے دنیا میں بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

اور یہ ایک اٹل روحانی اصول ہے۔

ایک بیش قیمت عمل

اب میں آپ کی خدمت میں ایک بیش قیمت عمل پیش کرتا ہوں جس کے کراماتی فائدوں کا صحیح اندازہ آپ کو اس کے باقاعدہ استعمال کرنے کے بعد ہی ہوگا۔ دنیا کے سب بزرگوں اور ماہر فلاسفروں نے کہا ہے کہ بہترین قسم کا انسان وہ ہے جو دنیا میں اپنے علاوہ دوسروں کی بہتری اور بھلائی بھی چاہے۔ مجھے بھی اس اصول کے ساتھ پورا پورا اتفاق ہے اور میرا بیس سالہ تجربہ بھی یہی بتاتا ہے کہ انسان کی خیالی لہریں بھی تب ہی بہتر کام کرتی ہیں جب وہ ہمیشہ خلق خدا کی بھلائی چاہے۔ اس لئے جب آپ علی الصبح اٹھیں تو تنہائی میں بیٹھ کر پہلے اپنے دماغ اور جسم کے دوسرے حصوں کی نسوں کو ڈھیلا چھوڑیں پھر آنکھیں بند کر کے کم از کم ایک سو دفعہ سمجھ سوچ کر اور دل سے محسوس کر کے کہیں "سب کا بھلا سب کی خیر" اس تمام عرصے میں آپ کے اندر احساس صرف انسانی محبت اور انس کا ہے۔ اکثر پہلے پہل ایسے موقعے پر آپ کے دشمنوں کی شکلیں آپ کے سامنے آئیں گی لیکن آپ کو چاہیئے کہ اس وقت اپنی ذاتی دشمنی کو قربان کر دیں اور ان کی

خیالی تصویروں پر محبت کی ایک لہر دوڑاتے ہوئے کہیں۔ سب کا بھلا سب کی خیر۔ ان کا بھی بھلا ان کی بھی خیر، اور اس کے بعد ہمیشہ کے لئے اپنے دل سے ان کے متعلق دشمنی کے خیالات نکال دیں۔ اس عمل کے بعد اس کتاب میں دیئے ہوئے چاروں اصول عمل میں لائیں۔ پھر دیکھیں کہ آپ کی مرادیں کتنی سرعت سے پوری ہوتی ہیں۔ جوں جوں آپ دوسروں کے متعلق دشمنی کے خیالات کو دل سے نکالتے جائیں گے توں توں کائنات کی ہر چیز آپ کی خیر خواہ اور دوست بنتی جائے گی اور آپ کی مرادیں دھڑا دھڑ پوری ہوں گی۔ جوں جوں آپ اپنے دشمنوں کے لئے بھلائی کی دعا کرتے جائیں گے توں توں وہ آپ کے مطیع۔ خیر خواہ اور دوست بنتے جائیں گے۔ ہو سکتا ہے اس وقت آپ یہ بات نہ مانیں لیکن جب آپ اس اصول کو آزمائیں گے تو حیران ہو جائیں گے کہ یہ مختصر سا عمل آپ کے لئے کیسی کیسی نعمتیں مہیا کرتا ہے۔

مستقل اور مسلسل تصور کے کرشمے

کامیابی کی سچی مثالیں

کسی علم کے حقیقی اصول وہی ہوتے ہیں جنہیں استعمال کر کے

کے بعد صحیح قسم کے نتیجے ظہور میں آئیں۔ میں خود بھی صرف زبانی جمع خرچ کو نہیں مانتا۔ جس علم سے کچھ فائدہ حاصل نہ ہو محض بکواس ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ کے سامنے دوسرے لوگوں کے مختلف قسم کے تجربات کی مثالیں ہوں تو آپ انہی طریقوں کو خود بھی آسانی سے استعمال کر سکتے ہیں۔ اسی لئے اب میں آپ کی خدمت میں بہت سی مثالیں پیش کر رہا ہوں تاکہ آپ کو ان اصولوں کے استعمال کی پوری ترکیب معلوم ہو جائے۔

جب کوئی شخص اپنی دلی خواہش کی خیالی تصویر کھینچنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور اس خیالی تصویر کو یقین اور خوشی کے ساتھ اپنے تصور میں بار بار دہرا کر اسے ایک حقیقت کی مانند سمجھنے لگتا ہے تو اس خیالی تصویر کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ضروری چیزیں خود بخود کھنچی چلی آتی ہیں۔ یہ قدرت کے اصول کشش کا ایک اعلیٰ طریقہ ہے۔

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ آپ کا دماغ خیالی تصویروں کے ذریعے ہی سوچتا ہے۔ مثال کے طور پر جب آپ سوچتے ہیں کہ آج شام کو میں فلاں شخص سے ملوں گا تو فوراً بجلی کی سی تیزی کے ساتھ آپ کے سامنے اس شخص کی شکل و صورت

نمودار ہوتی ہے یا آپ سوچتے ہیں کہ فلاں وقت میں فلاں کام شروع کروں گا تو اس سے پہلے کہ آپ وہ کام شروع کریں آپ اکثر اپنے آپ کو اس کام میں خیالی طور پر مشغول دیکھتے ہیں۔ خیالی تصویریں کے اسی عمل کو اگر آپ سوچنا شروع کریں تو ایسے ہزاروں واقعات آپ کے ذہن میں آجائیں گے لیکن سب سے ضروری تجزیہ جو میں چاہتا ہوں کہ آپ کریں آپ کی اپنی زندگی کے حالات کا ہے۔ آپ کسی وقت (بہتر ہے کہ سوتے وقت) آرام سے لیٹ کر اول اول جہاں تک آپ کی خیالی قوت کام کر سکے اپنے بچپن سے لے کر اب تک کے حالات کو یاد کرنے کی کوشش کریں۔ اب آپ اپنے دماغ پر زور ڈال کر سوچیں کہ جب آپ کے حالات اچھے یا برے تھے تو آپ کے اندرونی خیالات کس قسم کے تھے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر آپ ایمانداری سے سوچیں گے تو آپ حیران ہو جائیں گے کہ آپ کی عمر کے ہر حصے میں آپ کے حالات بالکل آپ کے اندرونی خیالات کا عکس تھے۔ مثلاً اگر آپ نے کبھی دلی طور پر محسوس کیا کہ کہیں میں اس کام میں ناکام نہ ہو جاؤں تو ممکن ہے کہ بعد آپ یقیناً ناکام ہو گئے ہوں گے۔ یا یہ کہ کسی وقت آپ نے دلی طور پر محسوس کیا کہ آپ یقیناً ایک کام میں کامیاب ہو جائیں گے تو اس کام میں آپ

ضرور کامیاب ہوسکتے ہوں گے۔ خیالی اور روحانی دنیا کے اصول بھی
اٹل ہیں اور کبھی نہیں بدلتے۔ ایک بات آپ یاد رکھیں کہ میں نے کہا تھا
کہ جب کبھی آپ نے دلی طور پر محسوس کیا لہٰذا یہ بھی ایک اصول ہے
کہ آپ کے سطحی قسم کے خیالات کا اثر بھی سطحی قسم کا ہوتا ہے بعض
حالات صرف مقصود اندرونی خیالات کا عکس ہوتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ شعوری یا لاشعوری طور پر ہر انسان دن
رات خیالی تصویریں کھینچتا رہتا ہے اور اپنی تصویروں کے مطابق
اچھے یا برے حالات کا مزہ چکھتا ہے۔ اگر آپ اسی قوت (تصور)
کو کام میں ڈال کر کامیاب۔ مفید اور امیرانہ خیالات پر ہی مرکوز کریں
تو آپ ہمیشہ خوش اور کامیاب رہیں۔

اس علم کے ایک ماہر لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ میرے پاس ایک
عورت آئی اور کہنے لگی کہ آپ کسی طرح میری جائیداد بکوادیں۔
میں نے اسی وقت اس سے کہا کہ تم تصور کرو کہ تمہاری جائیداد
بک چکی ہے اور تم خیالی طور پر اپنے آپ کو اسی خوشی کی حالت
میں دیکھو جو تمہارے اندر جائیداد بک جانے کے لیے پیدا ہو سکتی
ہے۔ اس نے میری ہدایات پر عمل کیا اور ایک ہفتے کے بعد
مجھے آ کر بتایا کہ میری ہدایات پر عمل کرنے کے دوسرے ہی دن

جب وہ سڑک پر جا رہی تھی تو اُس کی ملاقات ایک قریبی رشتہ دار سے ہوئی۔ اُس عورت کے دل میں ایک تو سی خواہش پیدا ہوئی اور اُس نے اپنے عزیز سے جائیداد بیچنے کے متعلق تذکرہ کیا۔ یہ سُن کر اُس شخص نے کہا کہ یہ تو معمولی سی بات ہے اور پھر تین دن کے اندر ہی اندر اُس نے بہت اچھی قیمت پر جائیداد بکوا دی۔ آپ ذرا غور فرمائیے کہ جائیداد کو خیالی طور پر بکا دیکھ کر حالات نے کیسا پلٹا کھایا اور اُس عورت کی دلی خواہش تین ہی دن میں پوری ہو گئی۔

عام طور پر لوگ اپنی مفلسی۔ ناکامی اور تکالیف کی ساری ذمہ داری اللہ تعالیٰ پر ڈال دیتے ہیں۔ وہ یہ نہیں سوچتے کہ خدائی قوت جو سراسر محبت ہے۔ ایک ہی وقت میں کیسے محبت اور غیر محبت ہو سکتی ہے میں آپ کو کسی روحانی یا مذہبی بحث میں نہیں الجھانا چاہتا۔ آپ صرف اتنا یاد رکھئے کہ ہم اپنی اچھائی اور برائی کے خود ذمہ دار ہیں۔ دنیا کی بہترین چیزوں اور بے بہا خزانوں کی چابی خود ہمارے پاس ہے اور وہ خیالی ہے ہمارا تصور اور ہماری خیالی تصویریں۔ جیسا ہم دل میں تصور جماتے ہیں ہو بہو اُسی کا عکس ہمارے حالات بن جاتے ہیں۔ جس طرح دو اور دو چار ہوتے ہیں اور آٹھ میں آٹھ جمع کرنے سے سولہ حاصل کرتے ہیں۔ اسی اٹل اصول کی طرح ہمارے حالات بھی

جاگتی بلکہ ہمارے اندر ذہنی خیالات و احساسات کی جیتی جاگتی تصویریں ہوتے ہیں۔ جس شخص نے اس حقیقت کو سمجھ لیا گویا اس نے تقدیر کا مسئلہ حل کر لیا۔ اس نے اپنے لیے دنیا میں ہی سکھ اور چین سے بھرپور جنت حاصل کر لی۔ جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں میں فرضی اور من گھڑت باتوں کو ماننے والا نہیں ہوں۔ میں نے خود ہزاروں مرتبہ تصور کی قوت کو آزما کر دیکھا ہے اور اس کا نتیجہ بالکل حساب کے سوال کی طرح صحیح ثابت ہوتا ہے۔

ہو سکتا ہے کہ اس وقت آپ دل میں کہنے لگیں کہ زندگی کی راہ اتنی آسان کیسے ہو سکتی ہے لیکن جب آپ ثابت قدمی اور یقین کے ساتھ اس اصول کو آزمائیں گے تو خود بخود صحیح نتیجے پر پہنچ جائیں گے کہ انسان کا اپنا تصور ہی اس کے حالات کی تخلیق کرتا ہے۔

ایک دفعہ ایک عورت ایک علم تصور کے ماہر کے پاس گئی اور کہنے لگی کہ میں بے کار ہوں مجھے نوکری دلوانے کے لیے کچھ کیجیے۔ ماہر نے کہا اے عورت تو کیوں ناامید ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بادشاہت میں تو ہر چیز ہمیشہ موجود رہتی ہے اور اس وقت بھی موجود ہے۔ اور اس کے بعد اس ماہر نے اپنے تصور میں اس عورت کو نوکری حاصل کر کے اپنی خواہش کے مطابق کام کرتے ہوئے دیکھا۔ اسی روز دوپہر کے وقت اس عورت نے ٹیلیفون پر اپنے محسن سے کہا

"...آپ کی دعا نے معجزے کا سا کام کیا ہے۔ مجھے آج ہی وہ نوکری مل گئی ہے جس کی مجھے خواہش تھی اور لطف کی بات یہ ہے کہ جب میں مالک کے سامنے پیش ہوئی تو اس نے کہا کہ ہم تو ایک عرصے سے تمہارے جیسی عورت کی تلاش میں تھے۔

قوتِ کشش کے ذریعے چیزوں کو اپنی طرف کھینچنے کا راز

جو لامحدود قوت آپ کے اندر تصویر بناتی ہے دراصل وہی قوت ہے جس نے ساری کائنات کو بنایا ہے۔ اس کا اصل جوہر وہ روحانی قوت ہے جس کی کوئی شکل و صورت نہیں اور جو ہر لمحہ کسی بھی خیالی سانچے میں ڈھلنے کے لئے تیار رہتی ہے۔

تصور میں خیالی تصویروں کے ذریعے اپنی دلی خواہشوں کو پورا ہوتے دیکھنا گویا اپنی طاقت کو یکجا کر کے مرکوز کرنا ہے۔ اس کی مثال بالکل سینما کی مشین کے منہ پر لگے ہوئے آتشی شیشے (Lens) کی سی ہے اس شیشے کے پیچھے جس قسم کی فلم رکھیں گے اس کا ہو بہو عکس پردے پر پڑے گا۔ اسی طرح جو کچھ آپ تصور کے ذریعے ایک مستقل تصویر بنا لیتے ہیں وہی آپ کے دنیاوی حالات کے پردے پر ہو بہو واقعہ

بن جاتی ہے۔ مستقل ارادے کے بغیر کسی چیز کا تصور جمانا اتنا ہی بیکار ہے جتنا کہ ظلمی مشین کو بغیر روشنی کے چلانا۔ اس کے برعکس اگر آپ بغیر وہم اور شک کے کسی چیز کا تصور جمانا سیکھ لیں تو آپ کا کامیاب ہو جانا ایک یقینی امر ہے۔

ایک تاجر نے مجھے ایک دفعہ بتایا کہ جب سے اُس نے اپنے کاروبار کے متعلق برروز یہ تصور جمانا شروع کیا ہے کہ دن بدن اُس کا کاروبار بڑھ رہا ہے اُس کا کاروبار چند ماہ میں پہلے سے دگنا ہو گیا ہے۔ اس کا عملی طریقہ یہ تھا کہ وہ علی الصبح ناشتے سے پہلے ایک کمرے میں جا کر تصور میں اپنے کاروبار کی موجودہ حالت کا جائزہ لیتا اور پھر اپنے خیال ہی خیال میں اس میں اضافہ ہوتے دیکھتا۔ اُس کا کہنا ہے کہ اس طرح اُس نے اپنا کاروبار بڑھاتے بڑھاتے کہاں سے کہاں تک پہنچا دیا ہے۔ وہ اپنے آپ کو تصور میں دفتر کی میز پر کام کرتے دیکھتا اور یہ بھی دیکھتا کہ بہت سے گاہک اُس سے مختلف قسم کی چیزوں کے متعلق استفسار کر رہے ہیں اور وہ ان سب کی تسلی کر کے اپنی چیزیں اچھی قیمتوں پر بیچ رہا ہے۔ وہ شخص کہتا ہے کہ اس کامیابی کے بعد اُس کی قوتِ ارادی میں بھی حیرت انگیز اضافہ ہو گیا ہے اور اب اُسے اس بات کا بھی یقین ہو چکا ہے کہ کائنات میں ایک ایسی لامحدود قوت موجود ہے جو اُس کے

اور اس کے کاروبار کے لئے ترقی کی نئی نئی راہیں کھول رہی ہے۔ اس شخص
کا ایمان ہے کہ اپنے کاروبار کی کامیابی کا خیالی نقشہ جمانے کے بعد
اگر اپنی عقل کی بجائے صرف اندرونی لامحدود قوت اور عقل پر سو فیصد کی
بھروسہ کیا جائے تو دلی مرادیں نہایت سرعت سے پوری ہو جاتی ہیں
خطرہ صرف اس وقت لاحق ہوتا ہے جب انسان کچا پکا نقشہ بنا کر پھر
یہ سوچنے بیٹھ جاتا ہے کہ یہ کام کس طرح ہو گا کب ہو گا اور کیونکر ہو گا؟

یاد رکھیے کہ کسی چیز کی مادی صورت نمودار ہونے سے پہلے
روحانی دنیا میں بعینہٖ اس کا جوہر ایک سانچے کی صورت میں موجود رہتا
ہے۔ دوسرے لفظوں میں مادی شکل سے پہلے ہر چیز کی روحانی
صورت موجود ہوتی ہے اور وہی دراصل اس چیز کا اصل سانچہ ہوتا ہے۔

ایک مصنف اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: تصور کی قوت کے
ایک حقیقی ماہر کو میں بخوبی جانتا ہوں۔ بچپن میں یہ شخص سڑکوں پر
بھاگ دوڑ کر اخبار بیچا کرتا تھا۔ کیونکہ غریب اور مفلس ماں باپ
کا بچہ تھا اس لئے پیرس کی تنگ و تاریک گلیوں میں بہت ہی ناداری
اور بیچارگی کی حالت میں رہتا تھا جب یہ لڑکا اٹھارہ یا بیس برس
کا ہوا تو اُسے ایک نہایت ہی قابل انسان کی خدمت کرنے کا موقع
ملا۔ وہ روشن ضمیر انسان اس لڑکے کی خدمت گزاری پر بہت

خوش تھا۔ اور اس کی بہتری کے بارے میں سوچ بچار کرنے لگا۔ آخر اس ماہر کامل نے اس نوجوان کو خیالی قوت کی کارفرمائیوں کے متعلق پوری طرح سے سمجھایا اور اس کے علاوہ قوت تصور پر لکھا ہوا ایک مسودہ بھی دیا اور کہا کہ اس کا غور سے مطالعہ کر کے اس کے اصولوں پر عمل کرے۔ غریب لڑکا مسودہ لے کر گھر چلا گیا اور اس کا بغور مطالعہ کرنے لگا۔ اس کام میں وہ دن رات ایسا محو ہو گیا کہ آخری دونی جو اس کے پاس تھی اس نے موم بتیوں پر صرف کر دی تاکہ رات کو اپنا مطالعہ جاری رکھ سکے۔ جب اس نے مسودے کا نفس مضمون اچھی طرح سمجھ لیا تو اس نے اپنے اردگرد ایک نظر ڈالی اور دیکھا کہ اس کی بے چھت اور سخت سرد رہائش گاہ اس کی طرف دیدے پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی ہے۔ لڑکا دل میں سوچنے لگا کیوں نہ اس مسودے کے اصولوں کا تجربہ کیا جائے اور دل ہی دل میں کہنے لگا "اپنی غریبی اور دکھوں سے نجات پانے کے لئے اب میں اپنے تصور سے کام لوں گا۔ سب سے پہلے مجھے تین فٹ لمبا قالین چاہیے تاکہ جب میں اٹھوں تو سردی سے بچنے کے لئے اس پر پاؤں رکھ کر اپنے بالوں کو کنگھے سے سنوار دوں" اس فیصلے کے بعد اس نے اپنے تصور میں اس چھوٹے سے قالین کا نقشہ جمایا اور یقین اور پختہ ارادے کے ساتھ اس مشق کو جاری رکھا۔ چند دنوں کے بعد

اس کی ایک امیر مالکن نے اُسے ایک نیا قالین انعام کے طور پر دیدیا۔ اِس کامیابی کے بعد اس نوجوان میں قوتِ تصور کے متعلق اتنا اعتقاد پیدا ہو گیا کہ اس نے تصور کے ذریعے چیزیں حاصل کرنے میں کمال پیدا کر لیا۔ راوی کا کہنا ہے کہ جب میں اس شخص سے ملا تو وہ اسی خیالی نقشہ جاتنے کے طفیل کروڑپتی بن چکا تھا۔

درحصل خدائی قوت اور عقل کے لئے آپ کے واسطے ایک کروڑ روپیہ مہیا کرنا بھی اتنا ہی آسان ہے جتنا کہ ایک روپیہ مہیا کرنا۔

عالمی ذہن کی مثال بالکل ایک کیمرے کے پچھلے حصے میں رکھی ہوئی حساس فوٹو پلیٹ کی سی ہے۔ انسان کا ہر خیال اس پلیٹ پر ایک تصویر بناتا ہے۔ اگر آپ اس خیالی تصویر کو لگاتار اور ثابت قدمی سے قائم رکھیں تو پلیٹ پر بھی ایک صاف اور صحیح تصویر بنے گی لیکن اگر آپ نے عارضی طور پر دھندلاتی ہوئی خیالی تصویر بنائی ہے تو پلیٹ پر بھی ایک دھندلی سی بیکار تصویر بنے گی۔ اسی طرح اگر آپ تصور میں اپنی دلی مراد کی تکمیل کا صحیح اور مکمل نقشہ اور تصویر کھینچیں گے تو آپ کے حالات بھی صحیح طور پر کامیاب بن جائیں گے لیکن اگر آپ کی خیالی تصویر دھندلی یا نامکمل ہو گی تو آپ کے حالات بھی ناکامی اور دکھ پیدا کریں گے۔

اسی اصول کی تشریح میں ایک اور زاویے سے کرتا ہوں۔
ساری تخلیق خدائی قوت اور عقل کا ظہور ہے لہٰذا جو کچھ بھی ہم سوچتے
یا کرتے ہیں اسی قوت کے ذریعے ہو سکتا ہے کیونکہ ذرے ذرے میں
وہ خود ہی موجود ہے۔ صوفی نے آج سے صدیوں پہلے ہمہ اوست
کا نعرہ بلند کیا تھا۔ اب سائنسدان بھی اپنی تحقیق کے بعد اسی نتیجے پر
پہنچے ہیں کہ اس عالمی ذہن کے تین درجے ہیں۔ پہلا درجہ ہے لامحدود
غیبی قوت اور عقل۔ دوسرا درجہ ہے اسی کا ایک لطیف آنکھوں کو نہ
نظر آنے والا مادی جوہر ایتھر۔ یہ وہی لطیف مادی جوہر ہے جس میں روشنی
کی لہریں۔ ریڈیو کی لہریں۔ آواز کی لہریں۔ خیال کی لہریں۔ گرمی کی لہریں
سردی کی لہریں وغیرہ حرکت کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ اتنے اتنے
بڑے ستاروں اور سورجوں کی حرکت۔ ایک دوسرے سے تعلق
اور توازن بھی ایتھر کے ذریعے قائم ہے۔ تیسرا درجہ وہ ہے جو اس ایتھر
میں سے پیدا ہوا ہے اور وہ ہے جمادات۔ نباتات۔ حیوانات اور
انسان کی ظاہری اور مادی شکل و صورت۔ لیکن سب سے اہم اور
یاد رکھنے کے قابل بات یہ ہے کہ تخلیق کے ہر درجے میں غیبی قوت
لازمی طور پر موجود رہتی ہے۔ اس لئے ہر چیز کی حرکت یا سوچ بچار
اسی لامحدود عالمی ذہن میں ہی واقع ہوتی ہے یعنی ہم کبھی بھی

اپنا تعلق اس ذات سے منقطع نہیں کر سکتے۔ اس کی مثال مندرجہ ذیل دو دائروں کی سی ہے۔

نوٹ

ایک بات یاد رکھیے کہ عالمی ذہن کا دائرہ ہم نے محض آپ کو انسان اور خدا کا تعلق سمجھانے کے لئے بنایا ہے ورنہ اس کی قوت اور وسعت کی تو کوئی حد ہی نہیں۔

چھوٹا دائرہ یعنی ہمارا شخصی ذہن جو کچھ بھی سوچے گا (کیونکہ وہ عالمی ذہن کے اندر ہی موجود ہے، اور اس کا جزو ہے) اس عالمی ذہن کے اندر ہی واقع ہوگا۔ اب یہاں ایک اور بات سمجھنا ضروری ہے اور وہ یہ کہ عالمی ذہن کی حقیقی خاصیت تخلیق ہے اس لئے ہمارا احساس یا قوی خیال جو بھی پیغام اس عالمی ذہن میں پہنچاتا ہے عالمی ذہن جوابی طور پر اسے تخلیق کر دیتا ہے بلکہ یہ تخلیق ہمیشہ ہمارے خیالات کا ہو بہو عکس ہوتی ہے۔ قوی تصور یا دعا کے قبول ہونے کا بھی یہی فلسفہ ہے۔

اس دنیا میں سینکڑوں آدمی پریشان ہیں اور معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ آخر ان کی دعا کیوں قبول نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اول تو

اُن کے دعا کے متعلق تصور ہی غلط ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ دعا کا قبول یا نا قبول ہونا اُن کے بس میں نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ خدائی قوت سراسر محبت ہے اور کبھی کسی کی دُعا رد نہیں کی گئی لیکن ہمیں اتنا ہی ملتا ہے جتنا اور جو کچھ ہم مانگتے ہیں۔ اگر ہم دعا کرتے وقت شک میں مبتلا ہو جائیں تو دعا بھی کمزور پڑ جاتی ہے اور وہ ہمارا باطنی احساس بن کر ہماری کمزور پیغام اُس لامحدود قوت اور عقل تک پہنچاتی ہے۔ لہذا جب ہمیں کمزور اور غلط قسم کے نتائج ملیں تو شکایت فضول ہے کیونکہ ہم نے اپنے یقین اور ایمان کی کمزوری کی وجہ سے اپنی دُعا کو کمزور بنا دیا ہے اور اسی لئے نتیجہ بھی ناکامی اور نامرادی ہوتا ہے۔ جیسا کہ میں پہلے بھی کئی مرتبہ بتا چکا ہوں ہمارے حالات ہمارے اندرونی تصور یا دعا کا بالکل صحیح عکس ہوتے ہیں۔ دُعا کرنے کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ اس لامحدود قوت اور عقل والے عالمی ذہن کو مخاطب کر کے اپنی خواہش کا اظہار کریں اور اس کے بعد تصور میں اپنی خواہش کی مکمل تکمیل دیکھتے ہوئے اُس پر پورا بھروسہ کریں اور پھر اپنی خواہشات کی تکمیل کُلی طور پر اُسی کو سونپ دیں آپ ایسا کر کے دیکھئے کہ کس قسم کے کرشمے آپ کی زندگی میں رونما ہوتے ہیں۔ حضرت علیؑ نے دُعا کے متعلق فرمایا ہے کہ "جب تم دعا کرو تو یقین کرو کہ وہ قبول ہو گئی ہے اور وہ قبول ہو جائیگی"

ایک اور بزرگ فرماتے ہیں "جب تم دعا کرو تو اس کے بعد سوچو کہ وہ چیز تیزی سے تمہاری طرف چلی آ رہی ہے" اگر آپ بھی انہی ارشادات پر عمل کریں اور دعا کے ساتھ ساتھ تصور جما کر اپنی آرزوؤں کی تکمیل دیکھتے رہیں تو کبھی آپ کی دعا خطا نہیں ہو سکتی۔ ہمیشہ یاد رکھیے کہ مجسم محبت کبھی دکھ نہیں پہنچا سکتی یہ عمل کی خاصیت اور فطرت کے برعکس ہے اس لئے آپ کو چاہیے کہ لامحدود خدائی قوت اور عقل پر ایمان لائیں اور یقین رکھیں کہ وہ ہماری ہر مراد پوری کرتی ہے۔ خواہ آپ اس بات کو مانیں یا نہ مانیں آپ خود ہی اپنی مفلسی۔ بیماری۔ بیکاری۔ پریشانی وغیرہ کے ذمہ دار ہیں۔ یہ اس لئے کہ آپ کو شروع سے ہی یقین نہیں ہوتا اور اسی لئے آپ کو نتیجے بھی ضرر رساں ملتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ بچپن سے ہی قسمت کی طاقت کے قائل ہوں لیکن میری عرض اتنی گزارش ہے کہ جس زاویے سے میں آپ کو خیالات اور حالات کا آپس کا تعلق سمجھا رہا ہوں آپ ذرا آزما کر تو دیکھیں۔ مجھے یقین ہے کہ جب آپ اس کتاب کے اصولوں کو آزما کر دیکھیں گے تو آپ کو یقین ہو جائے گا کہ انسان کو سوائے خدا کے کسی کا بھی محتاج ہونے کی ضرورت نہیں۔ وہی ہماری حاجتیں پوری کرتا ہے اور اسی سے یقین کامل کے ساتھ ہمیں مدد مانگنی چاہیے لیکن وہ اس طرح کہ ہم اپنے

ذہن میں اچھی اچھی خواہشوں (دولت۔ عزت۔ شہرت۔ محبت وغیرہ) کی تکمیل کا خوبصورت نقشہ جما کر اسے خیالی طور پر بار بار دہرائیں اور اس لامحدود غیبی قوت اور عقل پر یقین رکھیں کہ وہ ہمیشہ ہماری مستقل خیالی تصویر کو ہی ظہور میں لاتی ہے۔ جو بھی آپ کا خیالی سانچہ ہو گا یہ قوت اسی سانچے میں ڈھل کر آپ کی مراد پوری کر دے گی۔ یہ اس قوت کا سب سے پہلا اور آخری خاصہ ہے۔ اگر آپ اس بات کو سمجھ لیں تو دنیا کی ہر چیز آپ کی مٹھی میں ہے۔ آپ نے خواہش کی تکمیل کا نقشہ جمایا پھر لامحدود قوت اور عقل پر یقین کامل کیا اور مراد پوری ہو گئی۔ انسان کی کامیابی کے لیے یہی پہلا اور آخری فارمولا ہے۔

جو علم میں آپ کی خدمت میں اس کتاب کے ذریعے پیش کر رہا ہوں، وہ نظریاتی نہیں، بلکہ میری زندگی کے عملی تجربات کا نچوڑ ہے۔ یہ کتاب آپ کو ایک ایسا خدائی لعل (اصل راز) دیتا رہے گا جو ہر لمحہ اور ہر موقعہ پر آپ کی مدد کرے گا لیکن شرط یہ ہے کہ آپ ہمیشہ اپنی قوت اور عقل کی بجائے خدائی قوت اور عقل پر بھروسہ کریں۔

مشکل یہ ہے کہ لوگ اس اصول کی مشق لگاتار نہیں کرتے۔ زیادہ سے زیادہ وہ اپنی خواہش کا خیالی نقشہ جما کر ایک یا دو دن مشق کرتے ہیں اور پھر چھوڑ دیتے ہیں۔ بھلا آپ ہی بتلائے زندگی میں کبھی ایسے

ڈانواں ڈول قسم کے آدمی بھی کامیاب ہو رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جب آپ اپنی خواہش کی تکمیل کا نقشہ لگاتار جماتے ہیں اور خدائی قوت پر سو فی صدی بھروسہ کرتے ہیں تو وہ قوت خوش ہو کر اپنے لطیف مادی جوہر ایتھر کو آپ کے خیالی سانچے میں ڈھال کر آپ کی آرزو اور ارادے کی تکمیل کر دیتی ہے۔ اسی کو آپ اپنے حالات یا تقدیر کہہ لیجئے۔ ایک روحانی استاد لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ لوہے کا ایک بیوپاری بہت ہی تکلیف میں تھا۔ اس کے حالات اتنے خراب تھے کہ اگر پندرہ روز کے اندر اندر واجبات ادا نہ کر سکتا تو وہ دیوالیہ ہو جاتا۔ جب میں نے اس سے ٹیلی تعویذ کے متعلق ذکر کیا تو وہ بالکل انجان نکلا۔ پھر میں نے اسے سمجھایا کہ تم اپنے کاروبار کی ترقی کا نقشہ جما کر بار بار خیالی طور پر دہراؤ اور کبھی بھولے سے بھی کاروباری نقصان کے متعلق مت سوچو۔ ایک مہینے کے بعد وہ میرے پاس دوبارہ آیا اور اپنی کامیابی کے متعلق بتانے لگا۔ "میرے سب قرضے ادا ہو چکے ہیں اور اب میری دکان مال سے کھچا کھچ بھری ہے۔"

ایک اور نکتہ جو سمجھنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے پچھلے حالات یا موجودہ خراب حالات آپ کی نئی کامیابی اور ترقی کے راستے میں بالکل بے کل نہیں ہو سکتے۔ شاید آپ سوچیں کہ زندگی میں آپ نے

جس کام میں بھی ہاتھ ڈالا آپ کو ناکامی ہوئی اور اس لئے آپ کا دل کہے کہ اب بھی کامیابی مشکل ہے۔ لیکن ایسے خیالات بالکل غلط ثابت ہوں گے کیونکہ جو لا محدود قوت آپ کے جسم اور ذہن میں کام کر رہی ہے زمان و مکان کی قید سے بالکل آزاد ہے۔ اُس کے لئے ایک کروڑ برس یا ایک کروڑ میل اتنے ہی معمولی ہیں جتنا کہ ہمارے لئے ایک سیکنڈ یا $\frac{1}{1}$ انچ۔ اُس کے لئے آپ کی زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے آپ کی پچھلی ناکامیاں کوئی اہمیت نہیں رکھتیں۔ اُس کے لئے ماضی حال اور مستقبل نہیں۔ اُس میں ہر چیز ہر لمحہ موجود ہے۔ صرف ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ اپنی دلی آرزو کی تکمیل کا پورا نقشہ جما کر اور اُس خواہش کو محسوس کر کے اپنے پیغام کی ایک لہر اُس عالمی ذہن تک پہنچا دیں۔ اس کے بعد لا محدود قوت اور عقل خود بخود آپ کے لئے تمام چیزیں مہیا کر دے گی۔ آپ کی پرانی ناکامیاں موجودہ خیالی نقشے پر بالکل اثر انداز نہیں ہو سکتیں ایسے وہم کو آپ فوراً دل سے نکال دیں اور صرف تصور کے اصول پر پابندی اور قوت سے عمل کریں۔ دوسرے اپنی خواہش کی تکمیل کا نقشہ جمانے کے بعد یا دُعا کرنے کے بعد یہ مت سوچنے بیٹھ جائیں کہ اب فلاں شخص یا فلاں جگہ یا فلاں ترکیب سے یا فلاں رشتہ دار

نگے مر جانے سے یہ چیزیں آپ کو حاصل ہوں گی۔ ترکیبیں سوچنا آپ کا کام نہیں۔ یاد رکھیئے کہ لامحدود قوت اور عقل کی ترکیبیں بھی لامحدود ہیں، اسے ہم سے بہت زیادہ علم ہے کہ ہماری خواہش کے حصول کے لئے کونسی ترکیب سب سے بہتر رہے گی۔ آپ صرف اتنا سوچیں کہ خدائی قوت کے لئے آپ کے ارادے کی تکمیل نہایت ہی معمولی بات ہے اور اس لئے آپ کی مراد پوری ہوا ہی چاہتی ہے اگر آپ یقین کے ساتھ اس فیصلے پر قائم رہیں تو جو کچھ بھی چاہیں دنوں میں حاصل کر سکتے ہیں۔ شرط صرف یہ ہے کہ آپ کائنات کی غیبی لامحدود قوت پر پورا پورا ایمان اور سو فی صدی بھروسہ رکھیں۔

خیالی تصور اور اس کی تکمیل کے متعلق ایک خاتون لکھتی ہیں کہ میں امریکہ کے ایک بہت ہی غریب گھرانے کی لڑکی تھی لیکن بچپن ہی سے میرے دل میں ایک نہ مٹنے والی آرزو تھی کہ میں کسی ڈاکٹر کی بیوی بنوں۔ یہی خواہش آہستہ آہستہ ایک نہ مٹنے والی خیالی تصویر بن گئی سب سے پہلے جو واقعہ پیش آیا یہ تھا کہ مجھے ایک ڈاکٹر کے گھرانے میں ایک نرس کی نوکری مل گئی۔ کچھ عرصے کے بعد میں وہاں سے نوکری چھوڑ کر ایک بوڑھے ڈاکٹر کے پاس ملازم ہو گئی لیکن اس ڈاکٹر کی بیوی کا کچھ مدت کے بعد انتقال ہو گیا اور اُنہوں نے میرے ساتھ شادی کر لی۔

شادی کے چند ماہ بعد ہم دونوں نے فیصلہ کیا کہ جنوبی حصہ ملک میں ہمارا اپنا پھلوں کا باغ ہونا چاہیئے۔ اس کے لئے ہم دونوں نے ہر روز خیالی نقشہ جمانا شروع کیا اور اس کی تکمیل پر سو فی صدی بھروسہ رکھا۔ ہماری یہ مراد بھی پوری ہو گئی۔ اور آج ہم ایک بہت بڑے باغ کے مالک ہیں۔

ہو سکتا ہے کہ اس قسم کے واقعات اس وقت آپ کو محض چند دوسری کہانیاں [illegible] ہوں لیکن بہت جلد جب آپ اس کتاب کے عملی اصولوں کو اپنے تجربات کی کسوٹی پر پرکھنے لگے تو آپ کو سو فی صدی کامیابی حاصل ہو گی۔ میں اکثر لوگوں کے ساتھ تبادلہ خیال کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ کروڑوں انسانوں کی مفلسی۔ ناداری۔ ناکامی اور بیماری کی سب سے بڑی وجہ خداوند تعالیٰ کے متعلق غلط تصور ہے۔

بیشتر لوگ اللہ تعالیٰ کے متعلق اس طرح ذکر کرتے ہیں جیسے کسی شخصیت کے متعلق، حالانکہ شخصیت محدود ہوتی ہے اور اگر ہم اللہ تعالیٰ کو ایک بہت زبردست آدمی کی مانند سمجھنے لگیں تو پھر خدا بھی انسان کی طرح محدود ہو جاتا ہے۔ کیا کبھی آپ تصور کر سکتے ہیں کہ کوئی محدود شخصیت اتنی بڑی کائنات بنا سکتی ہے۔

میرا خیال ہے کہ آپ میں سے بھی کئی حضرات اللہ تعالیٰ کی صحیح ماہیت سے واقف نہیں اور سُنی سنائی باتوں پر یقین کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے متعلق ایک شخصیت کی مانند تصور کرتے ہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ جب لوگوں سے پوچھا جائے کہ تم اللہ تعالیٰ کو آدمی جیسا سمجھتے ہو جو آسمانوں کے پیچھے رہتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ نہیں ہم اللہ تعالیٰ کو اس طرح کا نہیں مانتے بلکہ وہ تو ذرّے ذرّے میں موجود ہے ہر جگہ حاضر و ناظر ہے لیکن جب اُن کی باتیں دُنیا اور آخرت کے متعلق سنیں تو بالکل یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی زبردست آدمی کی طرح کے خود مختار بادشاہ کے متعلق ذکر کر رہے ہیں۔ آپ میری ان باتوں سے ناراض نہ ہوں اور اسے طنز نہ سمجھیں۔ بیس برس کے گہرے مطالعہ اور عملی تجربات کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اگر آپ اللہ تعالیٰ کی ہستی کی چند موٹی موٹی خصوصیات سمجھ لیں تو آپ کی سب مشکلیں حل ہو سکتی ہیں۔ لیکن اس سے پہلے کہ میں آپ کو خداوند تعالیٰ کے متعلق کچھ گہرے راز بتاؤں آئیے میں اور آپ اپنی حقیر عقل کے مطابق اس کائنات کی وسعت کا تھوڑا بہت اندازہ لگائیں اور سوچیں کہ کوئی آدمی نما شخصیت اسے بنا سکتی ہے؟

انسان کا دماغ اور ذہن حیرت میں گم ہو جاتے ہیں جب وہ

سوچتا ہے کہ وہ کتنی وسیع کائنات میں جی رہا ہے۔ رات کے وقت جب وہ ستاروں کو دیکھتا ہے تو ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ نظر آتا ہے۔ ویسے تو محض اپنی آنکھوں سے وہ کئی ہزار کے قریب ستارے گن سکتا ہے لیکن جب وہ بڑی دوربین استعمال کرتا ہے تو اس کی آنکھوں کے سامنے تقریباً دس کروڑ ستارے گزرتے ہیں۔ وہ اپنے آلے کے نیچے فوٹو اتارنے کی پلیٹ رکھتا ہے تو لاکھوں کروڑوں ستاروں کا فوٹو اتر جاتا ہے۔ ان میں سے ہر ستارہ ایک سورج ہے اور ان میں اکثر ایسے ہیں جو ہماری دنیا کے سورج سے کئی گنا بڑے ہیں۔ اس کے علاوہ سائنس ہمیں یہ بھی بتاتی ہے کہ تقریباً اتنے ہی مردہ سورج کائنات کی لامحدود وسعت میں گھوم رہے ہیں۔ پھر ہر سورج کے گرد کئی کئی سیارے چکر لگاتے ہیں۔ بڑے بڑے سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ ان کے علاوہ بے شمار دوسرے سورج اور سیارے موجود ہیں جنہیں ہماری دوربینیں دیکھ ہی نہیں سکتیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ کئی نئے نظام شمسی اور نظام سیارگان بھی ظہور میں آ رہے ہیں۔ لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ باوجود بے شمار ستاروں کے ایک با اصول اور باقاعدہ نظام قائم ہے۔ ہمارا سورج ہم سے ۹ کروڑ تیس لاکھ میل کے فاصلے پر ہے اور آٹھ سو میل فی منٹ کے حساب سے حرکت کرتا ہے۔

اس کے علاوہ دوسرا نزدیک ترین ستارہ (Alpha Centaura) ہے جو ہم سے ۲۵،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ میل دور ہے شمالی ستارہ آسمان میں ہم سے ۳۱۶،۶۶۶،۶۶۶،۰۰۰،۰۰۰ میل دور گھومتا ہے۔ ایسی صورت میں روشنی کو بھی جو کہ ۱۸۶،۰۰۰ میل فی سیکنڈ کی رفتار سے سفر کرتی ہے ہم تک پہنچنے کے لئے برسوں چاہئیں۔ سائنس بتاتی ہے کہ کائنات میں ایسے ایسے ستارے بھی ہیں جن کی روشنی کو ہم تک پہنچنے کے لئے ۱۰،۰۰۰،۰۰۰ سال درکار ہیں۔

سر جیمز جینز اپنی کتاب (The Mysterious Universe) میں لکھتے ہیں "صرف چند ہی ستارے ایسے معلوم ہو سکے ہیں جو ہماری دنیا سے تھوڑے بڑے ہیں ورنہ بیشتر ستارے تو اتنے بڑے ہیں کہ ایک ایک میں ہماری دنیا جیسی لاکھوں دنیائیں سما جانے کے بعد بھی جگہ خالی رہتی ہے۔ کبھی کبھی تو ایسا ایسا عظیم اور مہیب ستارہ نظر آتا ہے جس میں ہماری دنیا جیسی کروڑوں دنیائیں سما سکتی ہیں اور مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کائنات میں ستاروں کی اتنی ہی تعداد ہے جتنے دنیا کے تمام سمندروں کے کناروں پر ریت کے ذرات۔ جب ہم کائنات کے مجموعی مادی جوہر کا اندازہ لگاتے ہیں تو ہماری دنیا نہایت ہی حقیر اور چھوٹی سی معلوم ہوتی ہے۔ ستاروں میں سے بیشتر

نو آسمان میں ایسے ہی گھومتے رہتے ہیں۔ کچھ ایسے ہیں جو ایک گروہ کی مانند مل جل کر مسافت طے کرتے ہیں لیکن اکثریت تنہا مسافروں جیسی ہے۔ کائنات اتنی وسیع ہے کہ ہر ستارہ دوسرے سے کافی دور رہتا ہے اور تقریباً ہر ستارہ ایسے ہی اکیلے سفر کرتا ہے جیسے ایک اکیلا جہاز خالی سمندر میں رواں دواں چلا جاتا ہے۔ اگر ہم سمندر اور جہاز کی تمثیل کے ذریعے اندازہ لگائیں تو گویا ہر جہاز (یعنی ستارہ) دوسرے جہاز سے (دوسرے ستارے سے) تقریباً دس میل کے فاصلے پر حرکت کرتا ہے۔ اسی لئے وہ ایک دوسرے سے کافی فاصلے پر رہتا ہے۔

کسی شخص کی آنکھ نے آج تک حقیقی معنوں میں کسی ستارے کو کبھی نہیں دیکھا بلکہ محض اس کی روشنی ہی کو دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے ستاروں اور سیاروں کا یہ نظام ایک دوسرے کی کشش سے قائم ہے اور ایک باقاعدہ اصول کے ماتحت ہر چیز اپنا اپنا کام کرتی ہے۔

میں نے خدائی نظام کی چند نہایت ہی ادنیٰ مثالیں آپ کے سامنے پیش کی ہیں اور میرے خیال میں اتنی ہی کافی ہیں۔ میں صرف یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ اتنا بڑا نظام ایک اپنا خدا نہیں بنا سکتا

جس کا تصور ہم ایک قدآور انسان کی طرح کریں

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر ایسی حقیقت ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہے تو پھر ہمارے دل میں اللہ تعالیٰ کے متعلق ایسے خیالات کیوں پیدا ہوتے ہیں؟

اس کی دو وجوہات ہیں۔ پہلی یہ کہ قدیم زمانے میں موجودہ انسانی نسل کے آباؤ اجداد محض ابتدائی قسم کے وحشی اور بت پرست تھے اس لئے انہوں نے پوجا کے لئے اپنے سے کئی گنا لمبے چوڑے بت بنائے ہوئے تھے۔ جب وہ اُن بتوں کی طرف دیکھتے تھے تو اُن کی عظمت سے مرعوب ہو جاتے تھے اور فوراً جھک کر سجدہ کرتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ بت چونکہ قد و قامت میں اُن سے کئی گنا بڑے اور طاقت میں برتر و بزرگ تر ہیں اس لئے وہی اُن کے خدا ہیں۔ آپ اُن کے اس عقیدے پر یقیناً ہنسیں گے لیکن آپ یہ سُن کر بھی حیران ہوں گے کہ انہی آباؤ اجداد اور قدیم باشندوں کے عقیدوں کا نسل در نسل اثر اب تک باقی ہے کیونکہ اُن کے بعد کی نسلوں کے تحت الشعور میں یہ ورثہ ابھی تک ایک شخصی خدا کے تخیل کی صورت میں موجود ہے چنانچہ آج تک کروڑوں انسان اپنے ذہن میں سے خدا کا یہ شخصی تصور نہیں نکال سکے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ انسان دعا کرتے وقت اللہ تعالیٰ سے گویا باتیں کرتا ہے اور جن کا صحیح جواب ہمیں دُعا کے قبول یا نہ قبول ہونے کی صورت میں مل جاتا ہے۔ اس لئے لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بھی آدمی کی طرح ہی سُن کر جواب دیتا ہے اور جو دُعا کے نتیجے کی صورت میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ کا غیبی تصور سراسر غلط ہے کیونکہ ہاتھ پاؤں اور جسم وغیرہ کی وجہ سے کوئی بھی جاندار محدود ہو جاتا ہے اور خدا لامحدود ہے لیکن پھر بھی ہم خدا کے ساتھ باتیں کر سکتے ہیں اور اس کا جواب بھی سُن سکتے ہیں۔ ایک دفعہ کسی شخص نے ایک بزرگ سے سوال کیا کہ کیا خداوند تعالیٰ کے کان آنکھیں اور زبان ہے جو وہ سُن سکتا ہے۔ دیکھ سکتا ہے اور بول سکتا ہے۔ بزرگ نے بڑی نرمی سے فرمایا "بیٹا۔ یہ تو تم مانتے ہی ہو گے کہ خداوند تعالیٰ ساری کائنات اور تخلیق کا منبع ہے "سائل نے کہا "جی ہاں۔ یہ میں مانتا ہوں" پھر بزرگ نے فرمایا "اگر سب چیزیں خدا ہی کی بنائی ہوئی ہیں تو جس نے کان بنائے ہیں کیا وہ سُن نہیں سکتا؟ جس نے آنکھیں بنائی ہیں کیا وہ دیکھ نہیں سکتا؟ اور جس نے زبان بنائی ہے کیا وہ بول نہیں سکتا؟" سوالی کے سب شکوک دور ہو گئے اور اس نے تعظیم سے بزرگ کے پاؤں کو بوسہ دیا۔

غرضیکہ جتنی تعریفیں تخلیق میں موجود ہیں وہ بدرجہ اتم اللہ تعالیٰ
میں موجود ہیں اور اس کی صفات میں شامل ہیں۔ میں مختصر طور پر یہ
کہہ سکتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ اس روحانی جوہر، اس لامحدود طاقت
اور لامحدود عقل۔ اس حاضر ناظر عالمی روح کا نام ہے جو ہر ایک غیب
اور ظاہر چیز کا منبع ہے۔ قرآن کریم نے تو چند سادہ الفاظ میں سب
کچھ بیان کر دیا ہے۔ ارشاد ہے :

اللہ نور السمٰوات والارض۔ ھو الاول والآخر
والظاھر والباطن

اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ وہی ابتدا ہے وہی انتہا
ہے وہی ظاہر ہے وہی باطن ہے

آپ ہی فرمائیے کہ اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی جامع تعریف اور کیا
ہو سکتی ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

آدم کو مت خدا کہو آدم خدا نہیں
لیکن خدا کے نور سے آدم جدا نہیں

یہی وجہ ہے کہ جب ہم شعوری طور پر سوچتے ہیں اور وہی سوچ احساس
بن کر ہمارے لاشعور میں منتقل ہو جاتی ہے تو وہاں سے ایک لہر پھر
عالمی لامحدود خدائی ذہن میں جاتی ہے۔ اس عالمی ذہن کی طاقت

اور عقل لامحدود ہے پس جب ہماری خیالی لہر اس میں دعا یا تصور
کے ذریعے اپنا پیغام پہنچاتی ہے تو یہ لامحدود طاقت اور عقل حرکت میں
آتی ہے اور دعا قبول ہو جاتی ہے یعنی دعا کرنے والے کو وہ چیز حاصل
ہو جاتی ہے۔ لیکن یاد رکھیے کہ اگر آپ کی دعا کمزور ہے یا ناکامی کے
تصور کے ساتھ کی گئی ہے تو خدائی قوت بھی اُسے ناکامی کی صورت
میں لوٹائے گی۔ اور اگر آپ نے کامیابی کا تصور جما کر اور اللہ پر بھروسہ
کر کے یقین کے ساتھ دعا کی ہے تو خدائی قوت فوراً وہ چیز کھینچ کر
آپ کے پاس لے آئے گی۔ لاکھوں برس سے لوگ پریشان ہیں
کہ ان کی دعا قبول کیوں نہیں ہوتی۔ وجہ یہ ہے کہ خدائی قوت کا
سب سے بڑا اصل اور راز یہ ہے کہ وہ انسانی تصور کے سانچے میں
ڈھل کر اسی قسم کے حالات بنا دیتی ہے۔ اگر انسان ہر وقت غریبی
کے خیالات سوچتا ہے تو غریب بن جاتا ہے اور اگر وہ ہمیشہ کامیابی
اور دولت کے خیالات پر توجہ مرکوز کرتا ہے تو وہ کامیاب اور
دولتمند بن جاتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ انسان خدائی خزانے سے
جو چاہے حاصل کر سکتا ہے۔ جو علم میں آپ کی خدمت میں پیش
کر رہا ہوں محض خیالی پلاؤ نہیں بلکہ عملی نتائج دینے والا علم ہے۔
جب آپ صحیح قسم کی دعا کریں گے یا خیالی تصویر کھینچیں گے تو آپ

تو خود بخود مان جائیں گے کہ کامیاب زندگی کا فن کتنا آسان ہے۔ اب میں اس مضمون پر زیادہ بحث نہیں کرتا۔ جو کچھ میں آپ کے فائدہ کے لئے لکھنا چاہتا تھا میں خوب وضاحت اور جرأت کے ساتھ لکھ چکا ہوں۔ آزمانا نہ آزمانا آپ کا کام ہے۔ میری بتائی ہوئی ترکیبوں پر عمل کریں گے تو آپ کو دولت۔ عزت۔ شہرت اور صحت حاصل ہوگی۔ نہیں مانیں گے تو نقصان اٹھائیں گے۔ میں نے اپنے بیس سالہ مطالعہ اور عملی تجربات کا نچوڑ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔ امید ہے آپ اس سے فائدہ اٹھا کر اپنے ملک اور قوم کو امیر اور کامیاب بنائیں گے۔ یہاں میں پھر آپ کے لئے تین کام کی باتیں لکھتا ہوں۔ اگر ان پر عمل کریں گے تو آپ کو دولت اور سکھ ملے گا۔

(۱) اپنے آپ پر توجہ مرکوز کر کے ایسا تصور جمائیے جیسا کہ آپ بننا چاہتے ہیں۔

(۲) اپنے حالات پر توجہ مرکوز کر کے ایسا تصور جمائیے جیسا کہ آپ انہیں بنانا چاہتے ہیں۔

(۳) دوسروں پر توجہ مرکوز کر کے ایسا تصور جمائیے جیسا کہ آپ انہیں دیکھنا چاہتے ہیں۔

ان تین قیمتی نکتوں کے بعد اس علم کو مزید عام فہم اور آسان

بنانے کے لئے کچھ اور عملی مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

صحیح تصور کے کرشموں کی مزید سچی مثالیں

روحانیت کی ایک ماہرہ لکھتی ہیں:

"ایک عورت جس کے پاس بہت سی دولت تھی اکثر مذاق سے کہتی تھی کہ "مجھے تو کسی روز غریبانہ جھونپڑی میں رہنا پڑے گا" اس طرح اُس کا لاشعور غربت کی اس تصویر سے ایسا متاثر ہوا کہ چند برس میں وہ عورت سچ مچ کنگال ہو گئی۔ یہ تو تھا غلط قسم کی باتوں اور تصور کا اثر۔ خوش قسمتی سے صحیح قسم کی دُعا اور اُصول تصور انسان کی اچھائی کے لئے بھی کام کرتا ہے۔ مثال کے طور پر جنیویو بیرینڈ اپنی کتاب "آپ کی مخفی قوت" میں لکھتی ہیں "خیالی قوت اور تصور کے روحانی اور دنیاوی کرشموں کا علم حاصل کر لینے کے بعد میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اب ذرا انہی اُصولوں کو عملی طور پر تو آزما کے دیکھوں۔ سب سے پہلا مسئلہ مالی مشکلات کا تھا۔ میری آمدنی محدود سی تھی جس سے محض میرے روزمرہ کے اخراجات ہی پورے ہو سکتے تھے۔ میرے پاس اتنا روپیہ نہ تھا کہ میں انگلینڈ جا کر ٹروورڈ جیسے عظیم ماہر روحانیات کے پاس قیام کر کے اس علم کی تکمیل کرتی۔

ٹرو ورڈ کی کتابوں میں میں "حصولِ کشش" اور "اصولِ تصور" کے متعلق پوری تفصیل پڑھ چکی تھی - چنانچہ میں نے ہر رات سونے سے پہلے اپنے ذہن میں بیس ہزار ڈالر کے نوٹوں کی خیالی تصویر کھینچنا شروع کی - اس کا طریقہ میں نے یوں سوچا کہ سب سے پہلے میں اپنے تصور میں ایک ایک ہزار والے بیس خیالی نوٹ گنتی اور اپنے اندرونی دماغ کو اپنی ضرورت کے متعلق پوری طرح متاثر کرنے کے سلسلے میں ہر روز اپنی خیالی تصویر کی تفصیل بھی ایک کاغذ پر لکھ لیتی - اس کے بعد میں تصور ہی تصور میں جہاز کا ٹکٹ خریدتی اور اپنے آپ کو نیویارک سے لندن جانے والے جہاز کی چھت پر ٹہلتے دیکھتی اور آخر میں تصور کرتی کہ میں ٹرو ورڈ کے قدموں میں بیٹھی اُن سے روحانیت کے سبق سیکھ رہی ہوں - اسی عمل کو میں ہر صبح اور ہر شام بھی دہراتی تھی - اس وقت مجھے یہ بالکل علم نہ تھا کہ یہ روپیہ کیسے اور کہاں سے آئیگا -

میں تو فقط اس بات کی قائل تھی کہ لامحدود قوت اور عقل خود بخود میری خواہش کی تکمیل کے لئے راہیں کھولے گی - اس لئے میں نے مصمم اور پختہ آہنی ارادے کے ساتھ بیس ہزار ڈالر کی تصویر کا نقشہ دن رات قائم رکھا - آخر ایک روز جبکہ میں سڑک پر جا رہی تھی میرے من میں ایک موج اٹھی اور میں نے محسوس کر کے کہا کہ میرے ذہن

میں خدائی قوت ہی کام کر رہی ہے۔ اگر دولت کے ذخیرے میں خدا ہے تو یقیناً وہ میرے دماغ میں بھی موجود ہے کیونکہ یہ روپیہ میں شروع روپے سے زندگی کی حقیقت اور خدائی قوت کے ظہور کا علم سیکھنے کے لئے حاصل کرنا چاہتی ہوں اس لئے قدرت ضرور میری مدد کرے گی! اور یہ روپیہ تو مجھے عنقریب ہی حاصل ہونے والا ہے بلکہ وہ تو میری جیب میں ہی ہے۔

جونہی یہ خیالات میرے من میں موجزن تھے میری روح میں سے ایک آواز اٹھی کہ "میں ہی ساری کائنات کا جوہر ہوں"۔ اس کے فوراً بعد میرے دماغ کے ایک حصے نے اس غیبی آواز کا جواب بھی دیا اور کہا "ہاں ہاں یہی حقیقت ہے۔ ہر چیز کا آغاز ذہن میں ہی ہوتا ہے۔ کسی چیز کے خیال میں ہی اس کے حصول اور تخلیق کے لئے جوہر بھی موجود ہوتا ہے خواہ وہ روپیہ ہو یا کوئی دوسری چیز" اس وقت میرے ذہن نے اس اندرونی پیغام کو قبول کر لیا اور میں نے دل میں ایک خاص قسم کی خوشی۔ مسرت اور راحت محسوس کی۔ میرے اندر ایک اٹل اور کامل یقین کی لہر دوڑ گئی! اور چند لمحوں کے لئے میں اس روحانی لہر میں ایسی کھو گئی کہ سوائے اس کے میں ہر چیز کو بھول گئی۔ اسی خوشی میں میں سڑک پر آگے ہی آگے بڑھتی

پہنچی تھی کہ مجھے ہر چیز روشن اور پُرنور معلوم ہونے لگی۔ جس چہرے پر بھی میں نظر ڈالتی وہ خوش و خرم اور روشن معلوم ہوتا۔ سچ ہے جب انسان کے اندر خوشی ہو تو باہر کی بھی ہر چیز اچھی معلوم ہوتی ہے۔ اب میں اپنے اندر ایک نہ ختم ہونے والی خوشی، سکھ اور روحانی تسلی محسوس کرنے لگی۔ اُس رات جب میں نے بیس ہزار ڈالر کی تصویر کھینچی تو میری حالت ہی مختلف تھی۔ اس سے پہلے جب میں نقشہ جماتی تھی تو مجھے محسوس ہوتا تھا کہ میں اپنے اندر کسی گہری نیند سوئی ہوئی چیز کو جگا رہی ہوں لیکن آج میرا دماغ بالکل ہلکا پھلکا رہا اور میں نے اُس پر کسی قسم کا دباؤ محسوس نہیں کیا۔ میں نے نہایت بے تکلفی اور آسانی سے اپنے خیال میں بیس ہزار ڈالر کے نوٹ گن لیے۔

اس کے بعد اس رقم کے حصول کے لئے اچانک ایک ایسی راہ کھلی جس کا کبھی مجھے وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ اغلب تھا کہ یکایک خوشی سے میرا دماغ خراب ہو جاتا لیکن مجھے فوراً شرود ورڈ کی لکھی ہوئی نصیحت یاد آئی کہ جب تصور کے بعد عجیب و غریب قسم کی راہیں کھلیں تو آپ حیران یا بے قرار نہ ہوں بلکہ محسوس کریں کہ یہ آپ کے تصور اور دعا کا لازمی اور قدرتی نتیجہ ہے۔ چنانچہ میں نے بھی یہی سوچا کہ یہ کوئی اچنبھا نہیں بلکہ خداوند تعالیٰ نے میری

خیالی عمل کے نتیجے کے طور پر یہ راہیں کھولی ہیں۔ اس احساس کے بعد تو حالات میرے بعد دیگرے خود بخود ایسے ساز گار ہوئے کہ آخر بیس ہزار ڈالر مجھے حاصل ہو گئے۔ بیس ہزار ڈالر کا خیالی نقشہ جمانے کے پہلے دن سے لے کر یہ رقم حاصل ہونے کے دن تک صرف چھ ہفتے کا عرصہ لگا۔ چھٹے ہفتے کے بعد میرے نام کے بیس ہزار ڈالر بینک میں موجود تھے۔ اگر میں چاہوں تو اسی واقعہ کی پوری تفصیل لکھ کر ایک لمبی چوڑی کتاب بنا سکتی ہوں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ میرے مختصر سے بیان کے بعد خیالی تصویر کھینچنے اور تصور کی ساحرانہ کشش کے متعلق آپ پوری طرح سمجھ گئے ہوں گے۔

ایک اور ماہر کامل لکھتے ہیں کہ آج سے چند سال پہلے ایک شخص نے ایک بہت ہی چھوٹی سی دکان کھولی اور پھر اس کے کاروبار نے اتنی ترقی کی کہ اب وہ ایک عالیشان بلڈنگ میں نہایت شان و شوکت کے ساتھ لکھ پتیوں جیسا کاروبار کرتا ہے۔ جب اس شخص سے ترقی کا راز پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ "میری ترقی کا راز ایک معمولی سے عمل میں چھپا ہے۔ یہ عمل دیکھنے میں تو معمولی سا ہے لیکن میں نے خود آزما کر دیکھا ہے نہایت ہی زود اثر ہے۔ کئی اور لوگوں کو بھی میں نے بتایا اور انہوں نے بھی اس سے پورا

پہلا فائدہ اٹھایا ہے اس طریقے کے تین احکام تھا۔ اور وہ یہ کہ

(۱) دل سے دعا کرو۔

(۲) اپنی کامیابی کا خیالی نقشہ جماؤ اور

(۳) جو چاہو حاصل کرو۔

دعا سے اس شخص کی مراد یہ ہے کہ جب کوئی مشکل پیش آئے یا آپ کسی چیز حاصل کرنا چاہیں یا کسی بات کا حل چاہیں تو خداوند تعالیٰ سے نہایت سیدھے سادے الفاظ میں اس معاملے کے متعلق بات چیت کریں۔ کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔ اس شخص نے یہ بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ سے بات چیت کرنے کے لئے ضروری نہیں کہ ہم سوچیں۔ کہ وہ بہت ہی دور دراز فاصلے پر ہے۔ بلکہ اس شخص کا کہنا ہے کہ میں نے ہمیشہ محسوس کیا ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ میرے دفتر میں، گھر میں، سڑک پر موٹر کار میں۔ ہر جگہ اور ہر وقت موجود ہر کام میں میرا مددگار اور میرا ہمسفر ہے۔ وہ شخص کہتا ہے کہ جب آپ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت اور ہر جگہ اپنے ساتھ محسوس کرو گے تو گویا یہ عمل ایک مسلسل خدائی یاد کے مترادف ہو جائے گا۔ اور آپ کا ہر کام اللہ کے سپرد ہو کر کامیاب ہوگا اس طرح اس پہلے نکتے پر عمل کرتے کرتے اس کے شعور اور لاشعور یعنی ظاہری اور اندرونی دماغ میں خدائی قوت کا بلے بنا۔ عمل شروع ہو گیا۔

گویا اس نے اپنی روزمرہ کی زندگی کو ایک عبادت بنا لیا ہے چلتے پھرتے کام کرتے اٹھتے بیٹھتے وہ ہر وقت اللہ کی یاد میں محو رہتا معززہ وقت کی عبادت کے علاوہ جب بھی اسے کسی معاملے کے متعلق سوچنا ہوتا یا وہ کسی بات کا حل چاہتا تو اللہ تعالیٰ کو سیدھے سادھے انداز میں کہتا میرے مالک رب تبا اس معاملے کے متعلق میں کیا کروں، یا وہ کہتا: اے خدا مجھے اس معاملے کے متعلق پوری طرح سمجھا۔ گویا اس نے اپنے ذہن اور کاروبار دونوں میں خدا کو جاگزیں کر لیا۔

(خاص طور پر)

اس کے علاوہ اس نے اس فارمولے کے دوسرے اصول پر بھی عمل کیا یعنی اپنی خواہش کی تکمیل کا نقشہ جمایا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے آپ پورے خلوص سے دعا کریں اور بعد میں تصور کریں۔ کہ وہ چیز آپ کو خیالی اور روحانی دنیا میں حاصل ہو چکی ہے۔ اور اپنی روزمرہ کی زندگی میں بھی اسی جذبے سے کام کریں۔ کہ گویا وہ چیز کسی لمحہ بھی آپ کے پاس پہنچنے والی ہے۔ دن رات آپ اپنی خواہش کی تکمیل کی مکمل تصویر کو مصمم ارادے کے ساتھ قائم رکھیں اور پھر یقین کے ساتھ خدا کی قوت اور عقل پر بھروسہ کریں۔ اگر آپ اس فارمولے کے پہلے دو اصولوں پر عمل کریں گے تو تیسرا نکتہ یعنی چیز کا حاصل ہو جانا خود بخود عمل میں آ جائے گا اگر آپ اس طریقے پر عمل کریں گے تو حیران ہو جائیں گے۔ کہ کتنی جلدی

آپ کی مرادیں پوری ہوتی ہیں اس تمثیل کو میں نے اور کئی دوسرے لوگوں نے بھی آزمایا ہے اور ہر بار نتیجہ حیرت انگیز ہوتا ہے آپ بھی آزما کر فائدہ اٹھائیں ۔

اب میں آپ کی خدمت میں ایک اور اہم نکتہ پیش کرنا چاہتا ہوں خداوند تعالیٰ سے کچھ حاصل کرنے کے لئے محض اس کی تعریف کرنا ہی کافی نہیں مثال کے طور پر کئی حاجت مند محض اس قسم کی تعریف کرتے رہتے ہیں "اللہ دو جہانوں کا مالک ہے" یا "ہر چیز میں خدا ہی خدا ہے" یا "اللہ تعالیٰ محبت ہے" اس قسم کی تعریف یقیناً خدا کی بزرگی اور عظمت کی آئینہ دار ہے لیکن جب آپ خداوند تعالیٰ سے کچھ لینا چاہیں تو کہیں خاص انداز "اللہ تعالیٰ سب طاقتوں والا۔ سب عقلوں والا حاضر ناظر ہے اور اسی نے وہ نہایت آسانی سے میری مرادیں بھی پوری کر رہا ہے" اور اس کے ساتھ ہی ساتھ اپنی خواہش کی تکمیل کا پورا نقشہ اپنے تصور میں صاف طور پر دہرائیں اس کی وجہ یہ ہے کہ خواہ کتنی ہی بے پناہ قوت اور عقل بھی کیوں نہ ہو جب تک اسے کسی خاص مقصد کے لئے استعمال نہ کیا جائے کچھ فائدہ نہیں پہنچتا لہٰذا اسی طرح جب تک آپ یقین کے ساتھ اللہ سے نہ مانگیں گے کچھ آپ کو نہیں ملے گا۔ اس یقین کا دوسرا طریقہ اپنی خواہش کی تکمیل کا بار بار تصور کرنا ہے۔ یاد رکھیے کہ کسی قوت کو استعمال کرنے

ہے کہ اس قوت کے ذریعے فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے بجلی کا مستری کسی نقطہ
پر نہیں کہتا کہ اس بلڈنگ کو روشن کرنے کے لئے بجلی کی کافی طاقت
موجود ہے اُسے یہ بات تو پہلے سے ہی معلوم ہے اور کسی نتیجے وہ اپنی
کامیابی کے لئے بجلی گھر سے بہت تاریں لگا کر انہیں پاور ہاؤس سے ملا
دیتا ہے۔ بلکہ اسی طرح جب آپ کچھ لینا چاہتے ہیں۔ تو آپ اپنی کسی
خاص خواہش کا تعین کر کے اس لامحدود قوت اور عقل اور دانش کے لامحدود
مادی جوہر سے اپنی دلی مراد حاصل کرتے ہیں آپ کے ذہن کی تاریں تو
ہر لحظہ اسی لامحدود قوت اور عقل سے وابستہ ہیں اب فقط آپ کی
پوری توجہ کے ساتھ درخواست کرنی ہے کہ آپ چاہتے کیا ہیں اور پھر
یقین کے ساتھ فقط جاننا ہے کہ آپ کی مراد پوری ہو گئی ہے کیونکہ اُس
ذات پاک کی درگاہ میں انکار تو ہے ہی نہیں فقط جب ہمیں یقین نہیں
ہوتا تو وہ قوت بھی ہمارے ساتھ ہمارے گمان کے مطابق ہی سلوک
کرتی ہے اگر ہمارا یقین ڈگمگاتا ہے۔ تو ہمیں نتیجہ بھی ویسا ہی ملتا ہے
اگر ہمیں پورا یقین ہے۔ اور ہم اپنی خواہش کی تکمیل کا مکمل تصور جما کر اس
کی لہروں کو ذہن میں بار بار دہراتے ہیں۔ تو ہماری مراد مکمل طور
پر پوری ہو جاتی ہے۔ گویا خدائی قوت اور عقل کا فعل گنبد کی آواز
جیسا ہے۔ جس کے متعلق مشہور ہے کہ گنبد کی آواز جیسی کہو ویسی

سنو۔ دوسرے لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو پورا اختیار دیا ہے کہ وہ جو چاہے لے لے اپنے ذہن کے پختہ خیال کے سانچے میں۔ خدائی قوت اور عقل بالکل اسی سانچے کے مطابق ڈھل کر خواہش کی تکمیل کرتی ہے لامحدود قوت کا فعل بالکل پانی کی مانند ہے چھوٹا برتن ہو یا بڑا گلاس ہو یا برتن پانی اس میں جا کر ویسی ہی شکل اختیار کر لیتا ہے لوگ ہزاروں برس سے یہ بات حل نہیں کر سکے۔ بلکہ پریشان ہیں کہ وہ کیوں نامراد رہتے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ان میں سے اکثر کو تو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ چاہتے کیا ہیں۔ یا وہ اپنا خیالی سانچہ یقین کامل کے ساتھ نہیں بناتے حالانکہ خدائی قوت اور عقل ایک بے پایاں سمندر کی طرح ہر وقت ہماری مدد کے لئے تیار رہتی ہے لیکن جب تک ہم ذہنی طور پر اس کے بہاؤ کے لئے راستہ نہ بنائیں۔ یہ بے پایاں سمندر بھی ہماری مدد نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ جب لوگ ذہنی طور پر ڈگمگا کر اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگتے ہیں۔ تو انہیں نتیجہ بھی ویسا ہی ملتا ہے آپ مندرجہ ذیل واقعہ کو ذرا غور سے پڑھیں۔

ایک استانی عرصے سے پریشان تھی اور باوجود اکثر دعا کرنے کے اس کا کاروبار غریبانہ ہی رہتا تھا۔ وہ ہمیشہ صدق دل سے پڑھتی تھی کائنات میں خدا ہی خدا ہے خدا ہی عالمی ذہن ہے خدا ذرے ذرے

ہیں عام طور پر یہ ہے کہ وہ عورت اپنے کاروبار کے لئے بھی اسی قسم کی دعاؤں پر بھروسہ کرتی تھی۔ لیکن یہ اُس کی غلطی تھی ہمیں چاہئے کہ ہمیشہ پہلے خداوند ذات کو اپنے خاص کاروبار کے ساتھ منسلک نہ کریں ورنہ غلط قسم کی دعا کا نتیجہ بھی غلط ہی نکلتا ہے اُس عورت کو کبھی اپنی اس غلطی کا احساس نہیں ہوا تھا۔ اور اسی لئے وہ ابھی تک غریب تھی۔

ایک دن اُس کی ملاقات ایک روحانی ماہر سے ہوئی جس نے اُس عورت کو سمجھایا کہ آئندہ وہ یہ بات اپنے ذہن میں رکھے کہ میرا مقصد خلقتِ خدا کی خدمت کرنا ہے۔ میرا کاروبار بچوں کو پڑھانا ہے اس لئے میں بچوں کو پڑھا کر انہیں قابل بنا سکتی ہوں اور جو بچے مجھ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اب خود بخود میری طرف کھنچے چلے آئیں گے۔" روحانی ماہر نے اُسے یہ بھی سمجھایا کہ اُس دعا کے ساتھ ساتھ اپنے تصور میں یہ بھی دیکھے کہ وہ بہت سے بچوں کو پڑھانے میں بے حد مصروف ہے اور یہ بھی سمجھایا کہ اس کے بعد وہ ہمیشہ تصور رکھے کہ اچھی کام ملا کر ملا اور یہ کہ اُسے اپنے کام کے عوض آمدنی بھی کافی ہو رہی ہے۔ روحانی اُستاد نے اس عورت کو بتایا کہ خداوند تعالیٰ کی تعریف میں جو دعائیں وہ پڑھا کرتی تھی بالکل صحیح اور برحق تھیں لیکن دنیاوی فائدہ حاصل کرنے کے لئے اپنی خواہش کی تکمیل کے متعلق خاص طور پر

دعا کرنا۔ یا ذہنی نقشہ جمانا ضروری ہے تاکہ خدائی قوت اُسے پورا کرے کسی نے عورت کو سمجھایا کہ جہاں بھی جائے یہی سوچے کہ اُسے ایسے لوگ ملیں گے جو اُسے کام کے عوض اچھا معاوضہ بھی دیں گے مذکورہ بالا عورت نے روحانی ماہر کی اس نصیحت پر عمل کیا اور اسے اتنا کام ملا کہ تھوڑے ہی عرصے کے بعد وہ کافی امیر ہو گئی۔ اس عورت کا کہنا ہے کہ اس دعا کے بعد جس جگہ اور جس طرف بھی وہ جاتی اُسے ایسے آدمی ہی ملتے جو اپنے بچوں کو تعلیم دلانے کے لئے اس سے منت سماجت کرتے سڑک پر۔ دفتروں میں۔ ریلوے پلیٹ فارم پر۔ گھر میں۔ سکول میں۔ غرضیکہ جہاں کہیں بھی وہ موجود ہوتی کوئی نہ کوئی بات یا واقعہ ایسا ہو جاتا۔ جس کے ذریعہ اسے ایسے شاگرد مل جاتے جو معاوضہ بھی اچھا دیتے۔ یہ کامیابی کسی مافوق الفطرت جادو کا اثر نہیں بلکہ خیالی تصور اور دُعا کا نتیجہ ہے یہ ایک اٹل اصول ہے کہ جس چیز کا تصور آپ ثابت قدمی سے کرتے رہیں گے کائنات کی لامحدود قوت اسی کو پورا کر دے گی۔ انسان کی تخلیق کے آغاز

سے ہی یہ ہوتا چلا آرہا ہے۔ اور آئندہ بھی یہی ہوتا رہے گا۔ یہ اصول اتنا ہی اٹل اور صحیح ہے۔ جیسا کہ دو اور چار۔ اس لئے بہتر ہے کہ آپ اسی اٹل اصول پر عمل کر کے فائدہ اٹھائیں اپنا ایک مقصد قائم کر کے اس کی تکمیل کا خیالی نقشہ ہمیشہ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھیں۔ نیز

دیکھیں کہ کس کس قسم کے حیرت انگیز واقعات رونما ہوتے ہیں۔

ایک اور روحانی ماہر لکھتی ہیں: ایک دن ایک شخص بڑی پریشانی کی حالت میں میرے پاس آیا اور کہنے لگا: "میرا آبائی مکان میرے ہاتھ سے جا رہا ہے۔ اس شخص نے یہ مکان کسی کے پاس گروی رکھا ہوا تھا۔ اور قرض خواہ اس کا فوراً فیصلہ کرنا چاہتے تھے، کیونکہ وہ شخص اسی مکان میں پیدا ہوا اور پڑھ لکھ کر جوان بھی وہیں ہوا تھا۔ اس لئے یہ خیال اسے دکھی اور غمزدہ کیے ہوئے تھا۔ دراصل اس کے جذبات کو ٹھیس لگی اور مستقل سے نہیں جاتا۔ میں نے اسے تسلی دی اور کہا: تم جس لامحدود ذہن کا حصہ ہو، اس نے تمہیں پیدا کیا ہے وہ ہر وقت اور ہر لمحہ تمہاری مدد کے لئے تیار ہے۔ دنیا کا کوئی شخص یا طاقت تمہارا اور اس عالی ذہن کا تعلق منقطع نہیں کر سکتی۔ اس لئے تم یہ تصور کرو کہ لامحدود قوت اور عقل اسی لمحہ تمہاری مشکل کو حل کر رہی ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اسے نہیں روک سکتی۔ میری باتوں کا اس شخص پر بہت ہی خوشگوار اثر ہوا اور وہ مجھ سے ملنے کے سبب انتہائی خوش خوش چلا گیا۔ اگلی اتوار کو مجھے اس شخص کا خط ملا جس میں لکھا تھا۔

"میری مشفق رہبر! آپ سن کر یقیناً خوش ہوں گی کہ میں دنیا کا سب سے زیادہ خوش قسمت انسان ہوں، میرا مکان بکنے سے بچ گیا ہے۔ ہوا یہ کہ مجھے حیرت انگیز طور پر روپیہ مل گیا۔

اور میں نے لوگوں کا سارا قرض ادا کر دیا میرا ایمان ہے کہ آپ اسی حیرت انگیز لامحدود قوت اور عقل کا جتنا بھی پرچار کریں کم ہے۔

اگر آپ پختہ اور آہنی ارادے کے ساتھ اپنی آنکھوں کے سامنے ہر وقت اچھے حالات اور خواہشوں کی تکمیل کی خوبصورت تصویر قائم رکھیں تو بہت جلد لامحدود تخلیقی قوت آپ کے خیال اور تصور کے سانچے میں ڈھل کر آپ کی دلی مرادیں پوری کر دیگی اسی لئے زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے خیالی نقشہ کشی بہت ہی اہم ہے۔

ایک خاتون لکھتی ہیں میری بلڈنگ کا چوکیدار مجھ سے اور میرے شاگردوں سے اکثر تصور میں نقشہ جمانے کے متعلق سنتا رہتا تھا جو لوگ مجھ سے یہ عمل سیکھ کر جاتے تھے عام طور پر پانچ سو ڈالر کا نقشہ جماتے تھے اسی چوکیدار نے سوچا کہ اس کی حیثیت کے مطابق صرف پانچ ڈالر کا نقشہ جمانا ہی مناسب ہے چنانچہ ایک دن میرا طوطا پنجرے میں سے نکل بھاگا میں نے نوکروں سے ٹیلیفون پر کہا کہ طوطے کو پکڑ کر میرے حوالے کر دیں ایک شخص نے اسے پکڑنے کی کوشش کی تو طوطے نے بہت زور سے اس کی انگلی پر کاٹا اس کے بعد چوکیدار آگے بڑھا کیونکہ اس نے دستانے پہن رکھے تھے وہ آسانی سے طوطے کو پکڑ کر میرے پاس لے آیا میں نے

خوش ہو کر اُسے ایک ایک ڈالر کے پانچ نوٹ انعام دیئے اس نوزی
انعام پر وہ حیران ہو کر کہنے لگا اب اور آپ کے شاگردوں کو آپس میں
تصور کے کرشموں کے متعلق باتیں کرتے دیکھ کر میں نے بھی کچھ عرصہ
پہلے اپنی حیثیت کے مطابق صرف پانچ ڈالر کا ہی نقشہ جمایا تھا اور
آج میری دلی مراد بھرپور پوری ہو گئی ہے۔" درحقیقت لامحدود قوت اور
عقل کبھی چونکہ چنانچہ نہیں کرتی اور مجرد خیالی نقشہ بھی صدق دل سے کسی
چیز کے متعلق جمایا جائے اُسے پورا کر دیتی ہے۔

مجھے اس وقت ایک اور واقعہ بھی یاد آگیا ہے ایک دن جج گولڈن
برگ کے سامنے ایک بوڑھی عورت پیش کی گئی جو اتنی کمزور تھی کہ عدالت
میں کھڑی بھی نہ ہو سکتی تھی جج نے پوچھا "اس کا جرم کیا ہے؟" سپاہی نے
کہا "سرکار اس نے علی الصبح ایک مکان کی سیڑھیوں پر پڑی ہوئی دودھ
کی ایک بوتل چرائی ہے" جج گولڈن برگ نے بڑھیا سے پوچھا
"تم نے ایسا کیوں کیا؟" بڑھیا نے رو کر کہا "میں سخت بھوکی تھی اور
کچھ خریدنے کے لئے میرے پاس ایک پھوٹی کوڑی تک نہ تھی اسلئے
مجبور ہو کر میں نے سیڑھیوں پر سے دودھ کی بوتل اٹھائی" جج نے پوچھا
"تمہارا نام کیا ہے؟" وہ بولی "میرا نام ہے الزبیتھ برگ۔" اس کے
بعد جج نے کچھ اور سوالات کئے اور آخر کہنے لگا۔ "تمہارا جرم ثابت

تم امیر تو نہیں کہلا سکتیں لیکن بالکل قلاش بھی نہیں اسلئے کہ تمہارا ایک امیر رشتے دار اپنی جائداد میں سے پانچ سو ڈالر تمہارے نام چھوڑ گیا ہے میں اُس کی جائداد کا منتظم ہوں۔ اور کئی مہینوں سے تمہیں تلاش کر رہا ہوں"۔

اس کے بعد جج گولڈ برگ نے اُس عورت کا جرمانہ اپنے پلے سے ادا کیا اور اپنے دفتر میں جا کر پانچسو ڈالر اُس کے حوالے کئے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ کچھ مدت سے یہ بڑھیا اپنے ذہن میں بار بار پانچ سو ڈالر کا نقشہ جما رہی تھی۔ دراصل اُس کی دلی خواہش تھی کہ کسی طرح اس بڑھاپے میں اُسے کہیں سے پانچسو ڈالر مل جائیں۔ اور یہی خواہش اور تصور ہمیشہ اُسکی آنکھوں کے سامنے رہتا تھا اگرچہ وہ یہ کسی طرح بھی نہ سمجھ سکتی تھی کہ یہ روپیہ اُسے کہاں سے اور کیسے ملے گا۔ آخر اُسکا مسلسل تصور ایک دن پانچسو ڈالر اُس کے پاس کھینچ کر لے آیا۔

یاد رکھیے کہ خیال کا فعل ہمیشہ تخلیقی ہوتا ہے۔ جو کچھ آپ مسلسل اور لگاتار سوچتے رہتے ہیں۔ آخر مادی صورت اختیار کر کے آپ کے ٹھوس حالات بن جاتا ہے۔ یہ ایک اٹل اصول ہے۔

ایک ماہر کاروبار کا کہنا ہے کہ ایک دن ایک نوجوان میرے پاس آیا اور کہنے لگا۔ میری سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ میں فوراً ترقی

سے شادی کر دوں لیکن چونکہ میرا کاروبار مستقل نہیں اور تنخواہ بہت ہی کم ہے اسلئے میں محسوس کرتا ہوں کہ میرے لئے ایسی مقصد میں کامیاب ہونا ناممکن ہے۔" روحانی ماہر نے فوراً اسکی کامیابی کے لئے دعا کی اور خیالی نقشہ جمایا پھر اس نوجوان سے کہا کہ حقیقی محبت کو کبھی شکست نہیں ہو سکتی اور تم ہمیشہ خیالی نقشہ جمایا کرو کہ تم دونوں شادی شدہ ہو کر ایک اچھے مکان میں خوش حال زندگی بسر کر رہے ہو۔ ہمیشہ خدائی قوت اور محبت پر یقین رکھو کہ اللہ تمہیں اس نیک مقصد میں کامیاب کریگا۔" اس واقعے کے چند ہی ماہ بعد لڑکا اور لڑکی نہایت خوشی کے عالم میں میرے پاس آئے ہیں۔ فوراً سمجھ گئی کہ دونوں کی شادی ہو چکی ہے بیوی بولی۔" آپ کے طفیل ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ مستقل تصور میں کتنی طاقت ہے اب ہم دونوں اپنی دلی مرادوں کے متعلق مل کر نقشہ جماتے ہیں اور جو ہم چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے۔"

اسلئے جب بھی آپ خیالی نقشہ جما کر کسی چیز کی خواہش کریں تو پورے یقین کے ساتھ کریں۔ کیونکہ جب آپ ثابت قدمی سے کسی چیز کی خواہش کرتے ہیں۔ تو وہ چیز خود آپ کی خواہش کرنے لگتی ہے۔ اور آپ کے پاس خود بخود چلی آتی ہے

خیالی اور روحانی دنیا کے ڈھنگ بھی نرالے ہیں۔ اس لئے آپ

ہمیشہ اپنے ہوش و حواس کو چوکنا رکھیں کیونکہ بعض دفعہ ایک ننھا
منا سا خیال بھی آپ کو کروڑ پتی بنا سکتا ہے ایسے ہی ایک ننھے منے
خیال نے آسٹریلیا کے مسٹر تاشن کو کروڑپتی بنا دیا تھا اس زمانے
میں وہ صرف دو ڈالر روزانہ پر ایک مالی کی حیثیت سے کام کر رہا تھا کام
کرتے وقت آسٹریلیا کے ریگستان اور ویرانوں میں کبھی کبھی اس کی نظر
چند ہرے بھرے پودوں اور کھلے ہوئے ننھے ننھے بنفشی پھولوں پر
پڑتی انہیں دیکھ کر تاشن کے دل میں عجیب عجیب قسم کی امنگیں
پیدا ہوتیں وہ ایک تخت پوش پر بیٹھا رات کو گھنٹوں سوچتا رہتا کہ
کس طرح آسٹریلیا کے ریگستان کو ہرا بھرا اور خوبصورت پھولوں سے مزین
بنایا جا سکتا ہے پھر وہ سوچتا کہ اگر اپنی آمدنی میں سے روپیہ جمع کر کے وہ
پانی کے لئے گڑھے بنا کر آبپاشی بھی کرنا چاہے تو اس کے لئے ایک
طویل مدت درکار ہے لیکن اس کا دل گواہی دیتا ہے کہ وہ پھول اور
سبزہ اگانے میں ضرور کامیاب ہو سکتا ہے اسکا یہی خیال اُسے
یقین دلاتا تھا کہ یہ کام ممکن ہے اور حقیقت میں اس کے خیال محکم
میں ہی اس کی تکمیل کے ذرائع چھپے تھے اس نے ہر قسم کے چکر
چکانے والے وہم کو اپنے ذہن سے نکال کر فقط یہ تصور جمانا شروع
کیا کہ اس کے ارد گرد سبزہ، گھاس اُگے ہوئے ہیں ۔ اور

اسی خیال میں وہ دن رات محو رہتا اور چونکہ ہماری خیالی دنیا کی وسعت بھی لامحدود ہے اس لئے جب وہ لگاتار اپنی خیالی تصویر پر دن رات توجہ مرکوز کرنے لگا تو قدرت کی طرف سے نئی نئی راہیں بھی کھلنے لگیں اور اسکی خیالی اہرام تعمیر کے کار آمد اور مفید ذرائع کو اپنی طرف کھینچنے لگی اس کے بعد ٹاٹس کو اپنی قلیل آمدنی میں سے پیسہ جمع کر کے پانی کے لئے گڑھے بنانے کی ضرورت بھی نہ پڑی قدرت نے اس کے خیالی نقشے کی مادی تکمیل کے لئے سرمایہ بھی مہیا کر دیا اور اس طرح اس کے مستقل تصور نے اسے لکھ پتی بنا دیا۔

ہر کام میں اللہ تعالی پر بھروسہ کامل رکھنا باعث برکت ہے دنیا کی ہر مشکل حل ہو جاتی ہے جیسے آپ ہر لمحہ اپنی کسی خواہش کی تکمیل کے لئے صرف اس ذات پاک پر بھروسہ کرتے ہیں کیونکہ خدا وند تعالی کی لامحدود قوت اور مستقل حاضر ناظر بھی ہے ایسے بزرگ ہر لمحہ فرمایا کرتے تھے کہ نعرہ بلند کرو۔ اللہ حاضری اللہ ناصری اللہ معی یعنی اللہ تعالیٰ اس وقت میرے پاس موجود ہے اللہ تعالی اس وقت میرا مددگار ہے اللہ تعالی اس وقت میرے ساتھ ہے بعض دفعہ آپ محسوس کرتے ہیں کہ ساری دنیا آپ کے خلاف ہے اور آپ کو کوئی آسرا بھی نظر نہیں آتا ہے ایسے وقت میں صرف یہی لامحدود قوت اور عقل ہی آپ کا سہارا

ہے اور جب آپ اُس پر بھروسہ کرکے مستقل مزاجی سے ثابت قدم رہیں گے تو دنیا کی کوئی طاقت یا شخصیت آپکو نقصان نہیں پہنچا سکتی یقین کامل بگڑے کاموں کو سنوار دیتا ہے جہاں کامیابی کی ذرہ بھر بھی امید نہ ہو وہاں آپ کی کامیابی کے نئے نئی راہیں پیدا کرتا ہے یقین کامل دولت عزت اور شہرت حاصل کرنے کا راز ہے۔

یقین کامل کی تعریف

عام طور پر جب لوگ دعا کرتے ہیں تو ان کے دل میں ایک ہلکی سی اُمید کی جھلک موجود ہوتی ہے مگر ایسی امید کا نتیجہ صفر نکلتا ہے۔ چنانچہ جب اُن کی دُعا کئی دفعہ بیکار ثابت ہوتی ہے تو وہ تنگ آ کر ہمت ہار دیتے ہیں اور کہتے ہیں

"معلوم نہیں خداوند تعالیٰ میری دعا کیوں قبول نہیں کرتا ہو سکتا ہے۔ مجھ میں یقین کامل نہیں۔"

دراصل نقص یہ ہے کہ اکثر لوگ محض ہلکی سی امید کو ہی یقین کے نام سے منسوب کر دیتے ہیں لیکن یہ غلط ہے اُمید دعا کے جواب کے لئے مستقبل کا سہارا لیتی ہے کہ کبھی نہ کبھی تو دعا پوری ہو ہی جائیگی لیکن یقین کامل جانتا ہے کہ دعا ابھی قبول ہو گئی ہے اُمید دُعا

پوری ہونے کا انتظار کرتی ہے لیکن یقین کامل دعا قبول ہونے کے ظاہری آثار نمودار ہونے سے پہلے ہی اعلان کر دیتا ہے کہ دعا قبول ہو گئی ہے اور اس کے نتائج مادی ظہور یقیناً ہونے ہی والا ہے انسان عام طور پر خواس خمسہ پر بھروسہ کرتا ہے اور جب تک کوئی چیز ظاہری طور پر نمودار نہ ہو جائے یقین نہیں کرتا لیکن اللہ تعالیٰ کا طریقہ بالکل نرالا ہے۔ اور وہ یہ کہ کن فیکون یعنی کہا اور ہو گیا گویا کہنا اور ہو جانا ایک ہی چیز کے ایک ہی وقت میں ایک دوسرے سے منسلک دو حصے ہیں اس لئے آپ بھی اسی روحانی اصول پر عمل کریں اور نعرہ بلند کریں کہ میری مراد پوری ہو گئی ہے گو اس وقت تک کوئی ظاہری نتیجہ نہیں نظر آ رہا۔ دراصل "میری مراد پوری ہو گئی ہے" کہنے میں راز یہ ہے کہ ایسا کہتے وقت آپ کے ذہن میں آپ کی مراد پوری ہونے کی مکمل تصویر کھنچ جاتی ہے اور یہ ایک ایسا سانچہ بن جاتا ہے جس میں لامحدود غیبی قوت آپ کے یقین کے مطابق ڈھل کر آپ کی مراد پوری کر دیتی ہے آپ آزما کر دیکھیں کہ اس طرح کتنی جلدی آپ کی خواہشات پوری ہو جاتی ہیں۔ ہر چیز جو بھی ہماری آنکھوں کو نظر آتی ہے، اس کی تخلیق یا چیز کی اصل بنیاد لامحدود غیبی قوت۔ اور اس کا لطیف نظم آنکھوں کو نہ نظر آنے والا مادی جوہر ہے مثال کے طور پر آکسیجن اور ہائیڈروجن دو

گیسیں ہیں اور آنکھوں کو نظر نہیں آتیں۔ لیکن اگر دونوں کو ملا دیا جائے تو پانی بن جاتا ہے اور آنکھوں کو بھی نظر آتا ہے بلکہ اس کی تخلیق کے بعد تو ہم اسے آنکھ۔ کان۔ ناک۔ زبان اور ہاتھ سے محسوس بھی کر سکتے ہیں۔ بجلی کی قوت ہماری آنکھوں کو نظر نہیں آتی لیکن جب اسی طاقت کو تاروں کے ذریعے بجلی کے لیمپ یا کسی مشین میں منتقل کیا جاتا ہے تو اس کی روشنی یا طاقت کی مادی حرکت ہم دیکھ اور محسوس کر سکتے ہیں۔ ساری کائنات اسی طرح لامحدود غیبی قوت اور اس کے لطیف مادی جزو سے بنی ہے۔ غرضیکہ یقین کامل (جو کہ آپ کی غیبی قوت ہے) براہِ راست اس غیبی مادی جوہر کے ساتھ منسلک ہو کر چیزوں کو ظہور میں لاتا ہے اور جو پہلے آنکھوں سے چھپا تھا اب آنکھوں کے سامنے نمودار ہو جاتا ہے۔ سب چیزیں ایک ہی مادی جوہر کی چھوٹی بڑی لہروں کے ملاپ سے بنی ہیں۔ یہ لطیف مادی جوہر فضا کی طرح ہر جگہ موجود ہے اور ہر چیز کو ہوا کی طرح گھیرے ہوئے ہے اس لطیف۔ آنکھوں کو نہ نظر آنے والے مادی جوہر کی فطرت روحانی ہے۔ ہم اسی میں حرکت کرتے ہیں۔ اسی سے قوت حاصل کرتے ہیں اور اسی کے ذریعے زندہ ہیں۔ عالمی روح کا یہی لطیف مادی جزو ہر چیز کی اصل زندگی ہے اور اس میں ہر لحظہ غیبی طور پر موجود رہتا ہے۔

اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ یقین کامل پیدا کرنے کا کوئی ٹھوس طریقہ نہیں ہو سکتا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک مبہم سی ذہنی کیفیت ہے جس پر عبور حاصل کرنا مشکل ہے لیکن ان کا یہ خیال غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسا یقین بھی جو کہ سمجھ سوچ کر کیا جائے چند ٹھوس اصولوں پر مبنی ہوتا ہے اور جو اسے حساب کے اصولوں کی طرح اٹل بنا دیتے ہیں۔ ایسے ہی یقین کے متعلق بزرگ کہتے چلے آئے ہیں کہ جس کے دل میں یقین ہے اس کے لئے ہر چیز ممکن ہے یعنی یقین کا بیڑا پار ہے۔ خدائی اصول ایسے ہیں کہ اگر کوئی شخص ان کے مطابق دعا کرے تو یقیناً قبول ہو جاتی ہے جو شخص ان اصولوں کو جانتا ہے اس کی دعا کبھی خطا نہیں جاتی۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ سمجھ بوجھ والا صحیح قسم کا یقین کیا ہے؟ عرض ہے کہ دنیا میں کئی چیزوں کا آپس میں جوڑ میل ایسا ہے کہ خداوند تعالیٰ ہمیشہ انہی کے مطابق ہی نتیجہ پیدا کرتا ہے گویا ان کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے یہ اصول اتنے اٹل ہیں کہ اگر ہم ایک چیز کو پکڑ لیں تو دوسری چیز لازماً اس کے ساتھ ہی خود بخود چلی جاتی ہے۔

اسی بات کی وضاحت کے لئے میں جیومیٹری کی ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ جیسا کہ آپ جانتے ہی ہیں کہ 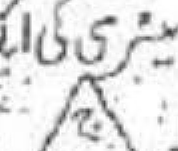

اس مثلث کے

ا + ب + ج زاویوں کا مجموعہ ۱۸۰ ڈگری کے برابر ہے یہ مثلث خواہ بالکل چھوٹی ہو یا بہت بڑی جہاں کہیں بھی واقع ہوگی اور کوئی شخص بھی اس کا حساب لگائے گا تو تینوں زاویوں کا مجموعہ ہمیشہ ۱۸۰ ڈگری ہی ہوگا یہ حساب بالکل اٹل ہے یہ تو یہ ہے کہ اگر مثلث آپ کی آنکھوں کے سامنے نہ بھی بنی ہو اور آپ سے مثلث کے تینوں زاویوں کا مجموعہ پوچھا جائے تو آپ بلا تکلف کہہ دیں گے ۱۸۰ ڈگری۔ یہ اس لئے کہ حساب کی رو سے ہمیشہ یہی جواب نکلے گا۔ یہی بات اس وقت بھی صحیح تھی جبکہ کسی انسان نے ابھی مثلث کے تینوں زاویوں کے مجموعے کو جمع کر کے دیکھا بھی نہ تھا اور اب بھی صحیح ہے جبکہ حساب دانوں نے اس کا پورا پورا جائزہ لے لیا ہے۔ اس کے علاوہ خواہ کسی کو اس کا علم ہو یا نہ ہو تب بھی یہ بات ایک حقیقت ہی رہتی ہے کہ مثلث کے اندرونی زاویوں کا مجموعہ ۱۸۰ ڈگری کے برابر ہے ہمارے جاننے یا نہ جاننے سے اس حقیقت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ اگر ہم جیومیٹری کے اس اصول کو سمجھ لیں تو اپنے حساب کتاب یا دوسرے کاموں میں اس اصول کے استعمال سے کئی فائدے اٹھا سکتے ہیں۔ اسی طرح کا دوسرا غیر فانی اصول ہے کہ ایک جمع ایک برابر ہے دو کے۔ جب بھی آپ ایک میں ایک جمع کریں گے آپ کو

نتیجہ وہی ملیگا ۔ آپ کے ماننے یا نہ ماننے سے اِس اصول میں کوئی فرق نہیں آتا لیکن جب تک آپ ایک میں ایک اور نہ جمع کریں آپکو دو نہیں مل سکتے ۔

روحانی دنیا میں بھی اِسی حساب کتاب کی طرح کے اٹل اصول ہیں اور گو اِس وقت ہم اپنی محدود عقل کی وجہ سے نہ سمجھ سکیں لیکن بزرگوں کی کرامتیں بھی ضرور غیبی اصولوں پر مبنی ہیں ۔ جس وقت ہم روحانی اصولوں کی اعلیٰ سطح پر پہنچ کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم آہنگ ہوتے ہیں تو اس کی پوری قوت ہمارے مدعا کے حصول کے لئے ہماری مدد کرتی ہے اور ہماری مراد پوری ہو جاتی ہے ۔ قدا ہر چیز کا سرچشمہ ہے اور وہی ہمارا سب کچھ ہے ۔ وہی ہمارا مددگار ہے اور خود ہی ذرے ذرے میں امداد پہنچانے ہر چیز میں موجود ہے اور اسی کی غیبی قوت ہمیں سب کچھ دیتی ہے ۔

اسی حقیقت پر مبنی دو اٹل اصول ہیں :

(۱) جو چیز بھی آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں دعا کی مستقل خواہش کا انتظار کرتی رہتی ہے ۔

(۲) جب تک آپ صحیح طور پر مانگیں گے نہیں اُس وقت تک وہ چیز حرکت میں آکر آپ کی طرف رجوع نہیں کرے گی ۔

(حاصل مرور)

انہی دونوں اصولوں کو ماننے اور ان پر عمل کرنے کا نام ہے
وہ یقین کامل جو سمجھ سوچ کر کیا جاتا ہے۔ کسی چیز کو حاصل کرنے کے لئے
آپ کی دعا گویا خدا کے حضور میں ایک خواہش کا نام ہے۔ بزرگوں کا کہنا
ہے کہ دعا کے دو حصے ہیں۔ جب تک دعا کرتے وقت ان دونوں حصوں
کو ملحوظ نہ رکھا جائے دعا قبول نہیں ہو سکتی۔ دعا کا پہلا حصہ ہے کسی
چیز کے حصول کی انتہائی خواہش جسے ہم انگریزی زبان میں کہہ سکتے
ہیں (A Burning Desire for Something)
یہ خواہش سطحی یا سرسری نہیں ہونی چاہئے بلکہ یہ خواہش تہہ دل سے
پوری قوت کے ساتھ کی جائے۔ اور دعا کا دوسرا اور نہایت ہی ضروری
حصہ یہ ہے کہ جب آپ دعا کریں تو دعا کرتے ہی سوچنا شروع کریں
کہ جس چیز کو آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ اب بڑی تیزی سے آپ کی
طرف چلی آ رہی ہے۔ یہ نہیں کہ آپ سوچیں کہ جب دعا قبول ہو جائیگی
تو وہ چیز آپ کی طرف چلنا شروع کرے گی۔ آپ شروع سے ہی
سوچیں کہ آپ کی دعا قبول ہو چکی ہے اور وہ چیز آپ کی طرف بڑی
تیزی سے چلی آ رہی ہے بلکہ آپ تصور میں دیکھیں کہ آپ کو وہ چیز
روحانی دنیا میں تو مل بھی چکی ہے۔ اسی قسم کے یقین کو یقین
کامل کہتے ہیں۔ یہ اصول بھی بالکل مثلث کے زاویوں جیسا ہے۔

آپ مثلث بنانے سے پہلے ہی جانتے ہیں کہ جب آپ مثلث بنائیں گے تو اُس کے تینوں اندرونی زاویوں کا مجموعہ ۱۸۰ ڈگری ہوگا۔ اسی طرح یقین کامل کا ماہر پہلے ہی سے جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کے ساتھ اُس کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہے۔ یہ شخص یہ بھی جانتا ہے کہ یہ لامحدود خدائی قوت اور عقل سراسر محبت ہی محبت ہے اور محبت کبھی ہمارے خلاف نہیں سوچ سکتی۔ یقین کامل کا ماہر یہ بھی جانتا ہے کہ خدا نے انسان کو ایک مشین جیسا نہیں بنایا کہ کبھی کا بٹن گھمایا اور وہ خود بخود چلتی رہی بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اور اسے سوچنے کی پوری پوری آزادی دی ہے۔ جو کچھ انسان لگاتار سوچ کر اپنا مستقل اندرونی احساس بنا لیتا ہے وہی اس کی قسمت کے لیے ایک مقناطیسی سانچہ بن جاتا ہے جو مقناطیسی قوت کے ذریعے چیزوں کو اپنی طرف کھینچ کر بالکل آپ کے اندرونی احساس کا مادی روپ پیش کر دیتا ہے اور یہی ہے ہماری خواہش اور دعا کی تکمیل کے امکانات کی لامحدود قوت اور اس کے لطیف مادی جزو کا خاصہ ہے کہ وہ انسان کی خیالی لہروں کے سانچے میں ڈھل کر ہو بہو ویسے ہی حالات بنا دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ محبت ہے اور وہ کبھی انسان کے حالات کو خود نہیں بگاڑتا اور نہ ہی دکھ پہنچاتا ہے۔ وہ کبھی بھی ایسا نہیں کر سکتا۔

کیونکہ جو سراسر محبت ہو غیر محبت نہیں ہو سکتا۔ ہم لوگوں کو زندگی میں
جو جو تکلیفیں پہنچتی ہیں اپنی ہی وجہ سے پہنچتی ہیں۔ ہم اپنے خیال میں
ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہیں ویسا نہ ہو جائے اور
اس ڈر کی وجہ سے ہم ایک خطرناک قسم کا خیالی سانچہ بنا لیتے ہیں۔
یہ تو میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ لامحدود قوت اور اس کے لطیف
مادی جزو کی یہ قدرتی خاصیت ہے کہ وہ ہمارے خیالی سانچے میں
ڈھل کر مادی دنیا میں ہمارے ویسے ہی حالات بنا دیتا ہے چنانچہ
جب ہم اپنا خیالی سانچہ غریبی۔ دکھ بیماری۔ ناکامی اور حادثات وغیرہ
کا بناتے ہیں تو ہمیں کبھی دولت۔ سکھ۔ صحت۔ کامیابی اور درازی
عمر وغیرہ حاصل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے بہت ضروری ہے کہ آپ
روحانی دنیا کے اس اٹل اصول کو ہمیشہ ذہن میں رکھیں اور خیالی
نقشہ کشی اور اس کے عکس مادی ظہور کو لازم و ملزوم سمجھیں۔ دعا کرتے
وقت جتنا آپ اس حقیقت کو یاد رکھیں گے اتنی جلدی آپ کو
نتائج بھی ملیں گے۔ چنانچہ آپ کو چاہیئے کہ دعا دل سے کریں اور
ہمیشہ سوچیں کہ آپ ہر لمحہ محبت کے سمندر میں تیر رہے ہیں اور دہاں
سے ہمیشہ اچھے سلوک کا یقین رکھتے ہوئے سوچیں کہ جس چیز کی
آپ کو تلاش ہے دعا کے بعد اب وہ چیز خود آپ کو تلاش کر رہی ہے اگر

پھر اپنے خیال میں اپنے مقصد کی تکمیل کی مکمل تصویر قائم رکھیں۔ اس کے بعد یہ بھی سوچیں کہ آپ نے ایک اچھا بیج بو دیا ہے۔ لہٰذا نتیجہ بھی یقینی ہے۔ اسی عمل کو یقینِ کامل کہتے ہیں۔

یقینِ کامل کی ایک اور مثال

ایک خاتون سیدھے سادے توی یقین کے متعلق اپنا تجربہ لکھتی ہیں کہ آج سے چند سال پہلے پڑھانے کی نوکری ہٹ جانے کے بعد میں اپنے وطن واپس چلی گئی اور وہاں جا کر سکولوں کے سپرنٹنڈنٹ سے ملی اور اس سے نوکری کے لئے درخواست کی۔ اس نے بڑی تسلی سے میرا قصہ سنا اور کہنے لگا "میڈیم مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس شہر میں تو کسی سکول میں بھی آپ کے لئے گنجائش نہیں۔ سب سے مقدم بات یہ ہے کہ ہم خاص خاص کالجوں سے پاس شدہ لوگوں کو ہی نوکریاں دیتے ہیں آپ نے چونکہ ان کالجوں میں تعلیم حاصل نہیں کی لہٰذا آپ کو کوئی نوکری نہیں مل سکتی۔ دوسرے یہاں سب سکولوں کے لئے پڑھانے والے مقرر کئے جا چکے ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ کے لئے کوئی جگہ نہیں نکل سکتی" میں نے اس کی باتیں غور سے سنیں اور پھر اپنی درخواست اور پتہ اس کے پاس چھوڑ کر گھر کو لوٹی

راستے میں پہلا اہم خیال جو میرے دل میں پیدا ہوا یہ تھا کہ "مجھے ہرگز مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ میری زندگی کا اصل مالک خدا ہے اس لیے جس چیز کی میں حقدار ہوں دنیا کا کوئی شخص اُسے میرے پاس آنے سے نہیں روک سکتا" یہ واقعہ جون کی آخری تاریخوں کا تھا۔ جولائی اور اگست کی چھٹیوں میں بھی مجھے اپنی درخواست کا کوئی جواب نہیں ملا۔ تاہم یہ ضرور ہے کہ اُس دن کے بعد میرا دل ایک لمحہ کے لیے بھی نہیں ڈگمگایا۔ میری آنکھوں کے سامنے ایک مستقل نقشہ تھا کہ مجھے نوکری مل چکی ہے۔ خیالی اور روحانی دنیا میں میں اپنے آپ کو دن رات پڑھاتے میں مصروف دیکھتی تھی۔ چنانچہ ایک لمحہ کے لیے بھی میرے دل میں کسی قسم کا شک و شبہ نہ پیدا ہو سکا۔ ایک اور وجہ جس کی بنا پر مجھے یقین کامل تھا یہ تھی کہ نیاں کا باشندہ ہونے کی حیثیت سے نوکری حاصل کرنا میرا پیدائشی حق تھا اور چونکہ میرا مقصد اپنے ماں باپ اور عزیز و اقارب کے پاس رہنا تھا۔ اور اُن سے جدائی کی وجہ سے میں پہلے کافی روحانی دکھ اٹھا چکی تھی۔ لہٰذا قدرت بھی میری مخالفت نہیں کر سکتی تھی اور اسی لیے میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا تھا کہ اس شہر میں میری نوکری کے لیے ضرور کوئی جگہ موجود رہے اور اسی خواہش کی تکمیل کا نقشہ ہمیشہ میری آنکھوں کے سامنے رہتا تھا۔ اب ہوا یہ کہ ستمبر کا مہینہ تھا

اور سکول کھلنے میں صرف دو دن باقی رہ گئے تھے لیکن مجھے اپنی خواہش کی تکمیل کا پورا پورا یقین تھا۔ میرے ذہن میں مکمل سکون تھا اور مجھے محسوس ہوتا تھا کہ نوکری مجھے ضرور ملے گی۔ چنانچہ اسی ہفتہ کے آخر میں مجھے سپرنٹنڈنٹ کا تار ملا کہ "نوکری موجود ہے۔ مہربانی فرما کر آپ کام فوراً شروع کر دیں۔" اس واقعہ سے یقیناً مجھے حیرت انگیز خوشی حاصل ہوئی۔ نوکری مل جانے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ یہ نوکری مجھے شہر کے بہترین سکول میں ملی ہے۔ اصل واقعہ یوں ہوا کہ سکول کھلنے سے دو تین روز پہلے ایک استانی نے استعفیٰ دیدیا تھا۔ اس کے اچانک چلے جانے کے بعد سوائے میرے نام اور پتہ کے سپرنٹنڈنٹ کے ذہن میں کسی دوسرے کا نام اور پتہ نہ آسکا اور اس طرح میرے مستقل تصور کی یقین کامل کے ذریعے تکمیل ہو گئی۔

۱۰ سچ ہے یہ لامحدود قوت اور عقل ہی آپ کی مددگار، معاون اور دوست ہے اور یہی ہر چیز کے مادی ظہور کا منبع اور جوہر ہے جب آپ اپنی دلی خواہش کا مستقل نقشہ جما کر اس کی تکمیل سب طاقتوں والے ذہن اور عقل پر چھوڑ دیتے ہیں تو برسوں کی باتیں دنوں میں ہو جاتی ہیں اور جب آپ اپنے ظاہری دماغ میں جو کہ چنانچہ یا وہم کو جگہ دیتے ہیں یا زیادہ عقلی دلائل پر بھروسہ کرتے

ہیں تو دنوں میں پورا ہونے والے کام برسوں میں بھی نہیں ہوتے۔ آپ اپنے بجائے کسی شخص یا چیز پر بھروسہ کرنے کے ہمیشہ اس لامحدود غیبی قوت اور عقل پر بھروسہ کریں اور ہمیشہ کہیں "اے خدائے پاک ہم ہمیشہ تجھ ہی پر یقین رکھتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں اب تو ہی ہماری مشکلیں حل کر اور مرادیں پوری کر دے۔"

مسٹر مرفی لکھتے ہیں:

"آج سے کئی برس پہلے میں نے ان آنکھوں سے ایک نوجوان کو اپنی قسمت بدلتے دیکھا ہے۔ اس کی دلی خواہش تھی کہ وہ ایک کامیاب ڈاکٹر بنے لیکن تعلیم حاصل کرنے کے لئے نہ تو اس کے پاس پیسہ تھا اور نہ ہی کوئی ڈگری اور اپنی روزمرہ کی دال روٹی کے لئے وہ ایک ڈاکٹر کے دفتر اور کمروں کی صفائی کیا کرتا تھا۔ اس کے علاوہ وہ چند چیزوں کی مرمت بھی کر لیتا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ ہر رات سونے سے پہلے وہ خیال ہی خیال میں دیوار پر اپنے نام کا ڈاکٹری سرٹیفیکیٹ نمایاں اور بڑے بڑے حروف میں لٹکتا ہوا دیکھتا تھا۔ کیونکہ وہ ہسپتال کی عمارت میں دیوار پر لگے ہوئے ڈاکٹری سرٹیفیکیٹوں کے فریموں کی صفائی روزمرہ کرتا تھا لہذا اسی قسم کا اپنے نام کا سرٹیفیکیٹ محض تصور میں دیکھنا اس کے لئے کوئی مشکل بات نہ تھی۔ مجھے یہ علم نہیں کہ وہ کتنا عرصہ یہ مشق کرتا رہا۔ بہرحال

اس کی یہ مستقل مزاجی آخر رنگ لائی۔ ہوا یہ کہ ایک ڈاکٹر کے ہاں محنت اور ایمانداری سے کام کرنے کی بدولت وہ نوجوان ڈاکٹر کے من کو بھا گیا اور ڈاکٹر اُسے اپنے بچوں کی طرح چاہنے لگا۔ اُس نے سب سے پہلے اس نوجوان کو ڈاکٹری اوزاروں کا استعمال اور انجکشن لگانے کی ترکیبیں سکھائیں۔ جب وہ ان کاموں میں مشاق ہو گیا تو ڈاکٹر نے اُسے اپنا اسسٹنٹ بنا لیا اس کے بعد ڈاکٹر نے اپنے خرچ پر اُس لڑکے کو مناسب اور اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ نتیجہ یہ ہے کہ آج یہ شخص اپنے ملک کے قابل ترین ڈاکٹروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس کا ایک خواب تھا۔ اُس کے ذہن میں ایک مستقل تصور تھا اور آخر اس کی یہی خیالی تصویر حقیقی حالات کی صورت میں ظاہر ہو گئی۔

حقیقت یہ ہے کہ جب آپ شروع سے ہی تصور میں اپنی خواہش کی تکمیل کی آخری منزل دیکھنا شروع کر دیتے ہیں تو حالات خود بخود اس کے مطابق بن کر اپنا اپنا کام انجام دینے لگتے ہیں کہ (انسانی تصور ایک سانچہ ہے جس میں کائنات کی لامحدود قوت اور عقل ڈھل کر سب کاموں کی تکمیل کرتی ہے) مسٹر مرفی اپنی زندگی کا بھی ایک دلچسپ واقعہ یوں بیان کرتے ہیں" لوگ اکثر پوچھتے ہیں کہ خیال میں پہلے اپنی خواہش کی تکمیل کا نقشہ جما کر پھر کیا کرنا چاہیے۔ میرا جواب یہ ہے کہ جب آپ کا

تحت الشعور یعنی مخفی دماغ آپ کی خیالی تصویر کو قبول کرلیتا ہے تو وہ خود بخود آپ کو مختلف قسم کے کاموں کے لئے مجبور کرتا ہے اور جو آپ کی کامیابی کے لئے بالکل صحیح ثابت ہوتے ہیں۔ آج سے چند ماہ پہلے مجھے ایک دل لگی سوجھی اور وہ یہ کہ ہر رات سونے سے پہلے میں یہ تصور جماتا کہ میری ایک مشہور انگریزی کتاب فرانسیسی زبان میں ترجمہ ہو کر چھپ چکی ہے۔ اس کے علاوہ میں اپنے تصور میں یہ بھی دیکھتا کہ فرانسیسی زبان لکھنے پڑھنے والے سب تو میں بڑے شوق سے میری یہ کتاب فرانسیسی زبان میں پڑھ رہے ہیں۔ کئی ہفتے میں اس کتاب کا ایک خیالی فرانسیسی ایڈیشن سوتے وقت تصور میں لگاتار دیکھتا رہا۔ دسمبر ۱۹۵۰ء میں مجھے پیرس کی ایک بہت بڑی پبلشنگ کمپنی کی طرف سے ایک خط ملا جس کے ساتھ ٹائپ کیا ہوا ایک معاہدہ بھی تھا۔ خط میں لکھا تھا "مہربانی فرما کر آپ اس معاہدے پر دستخط کر دیجئے تاکہ آپ کی مفید کتاب فرانسیسی زبان سمجھنے والی قوموں کے لئے اُنہی کی زبان میں چھپوا دی جائے۔"

آپ لکھتے ہیں کہ اگر آپ مجھ سے یہ پوچھیں کہ تصور کے علاوہ میں نے اس کتاب کو فرانسیسی زبان میں چھپوانے کے لئے خود کیا جد و جہد کی تو میرا ایماندارانہ جواب یہ ہے کہ اس کے لئے تصور کے علاوہ میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔ جب میرے تصور کا صحیح نقش میرے مخفی دماغ میں اتر گیا تو

اس نے اپنی لامحدود قوت کے ذریعے خود بخود ایسی راہیں پیدا کیں جو
تیری عقل سے کہیں بالا تھیں۔

ایک ماہر لکھتے ہیں:

"۱۹۳۶ء میں جبکہ مالی تنگ حالی کا دور دورہ تھا ایک شخص اپنی ساری نقدی اور جائیداد زمانے کی گردش کی نذر کر چکنے کے بعد مجھے ملا۔ ان دنوں میں نے قوتِ تصور پر ایک لیکچر دیا تھا۔ اور جو اس شخص نے بڑی دلچسپی سے سنا تھا۔ میرے لیکچر کا اس دیوالیے پر بہت ہی خوشگوار اثر ہوا اور وہ مجھ سے کہنے لگا "یہ حقیقت ہے کہ میں اپنا سب کچھ کھو چکا ہوں لیکن آپ کا لیکچر سننے کے بعد میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ایک دفعہ میں پھر امیر بن جاؤں گا۔" اس کے بعد اس شخص نے اپنے تصور میں باقاعدہ دولت اور کامیابی کا نقشہ جمانا شروع کیا اور اس کے علاوہ وہ ہر وقت نہایت خلوص اور شدت سے یقین کے ساتھ کہتا "خداوند تعالیٰ ہی میرا حاضر ناظر خزانہ ہے! مجھے دولت ضرور ملے گی"۔ اس کے کچھ ہی عرصہ بعد اس کے حالات نے عجیب و غریب پلٹا کھایا۔ یہ شخص دواؤں کی ایک فرم میں بطور منتظم کام کرنے لگا۔ اسے اس کمپنی کی ترقی کے لیے نئی ترکیبیں سوجھیں اور انہیں اس نے اپنی کمپنی کی بہبودی کے لیے استعمال کیا۔ کمپنی کے مالک اتنے خوش ہوئے کہ تھوڑے ہی عرصے میں اسے کمپنی کا

نائب پریذیڈنٹ بنا دیا اور اس کے چار سال بعد وہ پریذیڈنٹ کے عہدہ تک جا پہنچا۔ آج وہ شخص بہت ہی امیر اور کامیاب ہے۔ کامیابی اور دولت کے متعلق تصور اور اس کے یقین کامل نے اسے دوبارہ دولت اور عزت دی۔

ایک مضمون "دولت کی شاہراہ" میں لکھا ہے کہ اگر آپ دولتمند بننا چاہتے ہیں تو روحانی دنیا میں خیالی نقشہ جمانے کے اصول سے دلی طور پر محبت کریں۔ دراصل اصول محبت ہی تو خواہشوں کی تکمیل کرتا ہے جب آپ کسی چیز کی خواہش دلی محبت سے کرتے ہیں تو وہ چیز خود بخود آپ کی طرف کھنچی چلی آتی ہے۔ ایک دفعہ تصور کے یہی اصول ایک بہت ہی ناکام اور غمزدہ عورت کو بتائے گئے۔ اُسے یہ باتیں سمجھ میں آ گئیں اور اس نے انہی اصولوں کو عملی طور پر آزمانا شروع کیا۔

ہر روز رات کو سوتے وقت وہ مندرجہ ذیل طریقہ استعمال کرتی۔

(۱) پانچ منٹ کے لئے وہ یہ تصور جماتی کہ اُس کے کھاتے والے بینک کا مینیجر اُسے مبارکباد دے رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ "اللہ کے فضل سے اب تو آپ کی کافی رقم جمع ہو چکی ہے"

(۲) پھر وہ اپنے تصور ہی میں دیکھتی اور سنتی کہ اس کی ماں کہہ رہی ہے "میں تمہاری خوشحالی پر بہت ہی خوش ہوں" تصور ہی تصور میں

اپنی ماں کو خوشی کی اس حالت میں وہ پانچ منٹ تک لگاتار دیکھتی رہتی۔

(۳) اس کے بعد وہ اپنے تصور میں صاف طور پر دیکھتی کہ اسکا ایک معزز دوست اس کی شادی کی رسم ادا کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے "میں تم دونوں کے متعلق خاوند اور بیوی کا ہونے کا اعلان کرتا ہوں"

اپنی تینوں مشقوں کے بعد وہ اپنی خواہش کی تکمیل پر یقین رکھتے ہوئے نہایت اطمینان سے سو جاتی۔

تین ہفتے تک تو کوئی اہم واقعہ پیش نہیں آیا بلکہ حالات پہلے سے بھی خراب ہو گئے۔ لیکن اس عورت نے اپنے یقین اور تصور کا دامن نہیں چھوڑا اور شک و شبہ کو اپنے ذہن میں سے نکال پھینکا۔ آپ کو پہلے سے ہی بتا دیا گیا تھا کہ مستقل ناکامی کے بعد جب اچھے حالات کا تصور جمائیں تو اس تبدیلی کے زمانے میں کبھی کبھی پہلی قسم کے ناکام خیالات ضمیر کو تنگ کرتے ہیں لیکن انسان کو چاہیے کہ انہیں اپنے دل میں دوبارہ جگہ نہ دے اور اپنے خیالی نقشے پر ڈٹا رہے۔ اس عورت نے بھی ایسا ہی کیا۔ وہ اپنی تینوں مشقیں مستقل مزاجی سے کرتی اور ہمیشہ کہتی "مجھے اپنی کامیابی پر پورا یقین ہے۔" چوتھے ہی ہفتے اسے اپنی محنت اور یقین کا پھل مل گیا۔ اس کی شادی ایک خوبصورت امیر آدمی سے ہو گئی۔

اُس کے تصور کے مطابق اس کے معزز دوست نے ہی شادی کی رسم ادا کی۔ اور بعینہ وہی الفاظ بھی دہرائے۔ اس کے خاوند نے تحفے کے طور پر اُسے چوبیس ہزار ڈالر دیئے اور اس کے علاوہ اُسے ساری دنیا کی سیر بھی کرائی۔ آخر اپنے تصور بطور یقین کی بدولت یہ ناکام عورت زندگی کی خوشیوں اور دولت سے مالا مال ہو گئی۔

اس وقت خیالی قوت۔ تصور اور اس کے حیرت انگیز کرشموں کی ایک اور مثال مجھے یاد آگئی ہے۔ ایک لڑکا ایک باورچی کے ہاں پیدا ہوا۔ اتفاق سے اُس نے تصور کی کرامات پر ایک لیکچر سنا اور اپنے دل میں کہنے لگا "ساری زندگی میں غریبی اور دکھ کے خیالوں پر ہی تو جیسر کو نہ کرتا رہا ہوں۔ اگر میں نے اپنے خیالات کا رُخ نہ بدلا تو ساری زندگی جوتے کھاتے ہی گذر جائے گی" اور پھر اُس نے اپنے دل میں تہیہ کیا کہ میں خدائی قوت پر بھروسہ کر کے اچھے اچھے کامیاب خیالات ہی کو دل میں جگہ دوں گا۔ اُس نے تصور جمانے کا ایک نہایت ہی مفید اور نرالا ڈھنگ سوچا۔ اُس لڑکے کی آواز بہت ہی دلکش تھی اُس کے روحانی استاد نے اُسے بتایا تھا کہ تم جس قسم کا خیالی نقشہ اپنی آواز کے متعلق جماؤ گے وہی ہو جائے گا۔ یہ لڑکا ہر روز ایک کمرے میں چپ چاپ بیٹھ جاتا اور پھر سارے جسم کی نسوں کو ڈھیلا چھوڑ کر

تصور ہی تصور میں اپنے آپ کو مائکروفون کے سامنے گاتے دیکھتا۔ اس کے بعد وہ یہ بھی تصور جاتا کہ اس کے دوست اسے اچانک گانے پر دلی مبارکباد پیش کر رہے ہیں اور اس کی سریلی آواز اور سروں کے زیر و بم کی بہت تعریف کر رہے ہیں اس طرح ہر روز بلا ناغہ تصور کی مشق کرنے سے اس کا مخفی دماغ بہت ہی متاثر ہوا اور کچھ عرصے کے بعد حالات بدلنا شروع ہوگئے سب سے پہلے اٹلی کے ایک موسیقار نے جو کہ اس وقت امریکہ آیا ہوا تھا، اسے ذہین سمجھ کر مفت گانا سکھانا شروع کیا۔ اس کے بعد اس کا ایسا شاندار معاہدہ ہوا کہ وہ سارے یورپ، ایشیا، جنوبی افریقہ اور کئی دیگر ملکوں میں اپنے گانے کی دھاک بٹھانے کے علاوہ بہت امیر بھی بن گیا۔ اور اس طرح باورچی خانے میں رہنے والے ایک غریب لڑکے نے اپنی کامیابی کا خیالی نقشہ جما کر غریبی اور تنگدستی کو ہمیشہ کے لئے بھگا دیا۔

آخری گذارش

ہم نے آپ کی خدمت میں "خیالی نقشہ" اور "تصور کے کرشموں" کی وضاحت کے لئے ہر قسم کی مثالیں محض اس لئے پیش کی ہیں کہ آپ کا علم ادھورا نہ رہ جائے اور ان اصولوں کو استعمال کر کے آپ پورا پورا فائدہ اٹھا سکیں۔ یہ عمل آپ کی چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی خواہش کو آسانی سے پورا کر سکتا ہے۔

عمل صرف اتنا ہے کہ آپ اپنی دلی خواہشوں کا تعین کر کے اپنے تصور میں ان کی تکمیل دیکھئے یعنی آپ اپنے خیال اور تصور میں دیکھیں کہ جس چیز کے حاصل کرنے کی آپ کو تمنا ہے وہ خیالی دنیا میں آپ کو ابھی حاصل ہو چکی ہے اور پھر اس عمل کو علی الصبح - دوپہر، شام اور رات کو دہراتے رہیں بلکہ اس کے علاوہ جب بھی آپ کو موقع ملے اس عمل کو نہایت ہی جوش و خروش اور یقین کے ساتھ خیالی دنیا میں دہراتے رہیئے - اگر آپ ایمانداری سے اس عمل پر محنت کریں گے تو آپ کی خواہش پوری ہو گی کیونکہ صحیح قسم کا خیالی نقشہ گویا ایک مؤثر دعا ہے جسے

اللہ تعالیٰ ضرور پورا کرتا ہے۔

جہاں تک ممکن تھا میں نے اِس عمل کی وضاحت سائنٹیفک طریقے سے بھی کرنے کی کوشش کی ہے لیکن پھر بھی اگر آپ کسی نکتے کو نہ سمجھ سکے ہوں تو جوابی لفافہ بھیج کر مجھ سے آپ جو بھی چاہیں پوچھ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کی عین نوازش ہوگی اگر آپ اس کتاب کے اصولوں کو آزما کر اپنی رائے ہمیں بھیجیں۔ میرا مقصد محض کتاب بیچنا نہیں بلکہ میری تو خواہش ہے کہ اس کتاب کے اصولوں پر عمل کر کے ملک کا ہر آدمی دولت۔ عزت۔ اور شہرت سے مالا مال ہو جائے۔

اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ کتاب خلقِ خدا کے لئے مفید ہے تو اپنے دوستوں کو بھی بتائیے یا تحفے کے طور پر انہیں یہ کتاب بھیجیے لیکن یہ آپ کی مرضی پر موقوف ہے۔

آخر میں میری دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ آپ کی مرادیں پوری کرے اور آپ اپنے اہل و عیال سمیت خوش و خرم رہیں اور خوش حالی کی زندگی بسر کریں۔

مرچُو
اے مالک کُل میرے والدین پر رحم فرما .... آمین

ایک اٹل حقیقت

کائنات کے ذرّے ذرّے میں ایک لامحدود قوت والا عالمی ذہن موجود ہے۔ وہی ذہن اور اُس کا مادی جوہر دنیا کی بے شمار چیزوں اور قوتوں کے روپ میں کارفرما ہے۔ یہ عالمی ذہن بچے تلے اصولوں کے مطابق کام کرتا ہے اور اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ جب ہمارا محدود ذہن اس لامحدود ذہن کے ساتھ شعوری یا لاشعوری طور پر ہم آہنگ ہو کر کسی چیز کی آرزو کرتا ہے اور یقین کامل کے ساتھ اس پر پورا پورا بھروسہ کرتا ہے تو ہماری ہر مراد پوری ہو جاتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ خواہش اور استدعا کی پہل ہماری طرف سے ہو ورنہ یہ قوت حرکت میں نہیں آتی۔

اٹل اُصول

یہ دُنیا کا ایک اٹل اُصول ہے کہ ہر جاندار ہمیشہ ادھر ہو بہو اپنی قسم کے بچے ہی کو جنم دے سکتا ہے۔ ہمارے خیالات کا بھی یہی خاصہ ہے اب جبکہ سائنسدانوں نے ثابت کر دیا ہے کہ ہر چیز کی اصل زندگی ایٹم اور اُن سے بھی بار یک قسم کی لہریں ہیں۔ لہٰذا ہمارے خیالات میں بھی زندگی ہے کیونکہ ان میں بھی ایٹم وغیرہ کام کرتے ہیں۔ اس لئے خیالات بھی زندہ چیزیں ہیں اور اُن کا بھی یہی اصول ہے کہ اُن میں سے اُن ہی کی قسم کی پیدائش ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قوی اور مفید خیالات اچھے حالات بناتے ہیں اور کمزور اور مضر خیالات بُرے حالات بناتے ہیں۔ یہ اُصول ایک اٹل اُصول ہے اور اسی لئے ہمیشہ دولت۔ عزت۔ صحت اور شہرت وغیرہ پر ہی اپنے خیالات کو مرکوز کرنا چاہیئے اور غریبی۔ ذلت۔ بیماری اور گمنامی کے خیالات سے ایسے ہی پرہیز کرنا چاہیئے جیسے زہر کھانے یا آگ میں اُنگلی ڈالنے سے۔

خیالی آلات

ہمارے خیالات وہ آلات ہیں جن سے ہم اپنی زندگی کو گھڑ کر اچھا یا برا بنا سکتے ہیں لہٰذا ہمیں ہمیشہ صاف ستھرے تیز اور اچھے آلات استعمال کرنے چاہئیں یعنی ہمیں ہمیشہ اچھے اور مفید خیالات ہی کو دل میں جگہ دینی چاہیئے۔ اور ہمیں اپنے خیالات کو اپنے بس میں رکھنا چاہیئے کئی لوگ سمجھتے ہیں کہ خیالات کو قابو میں رکھنا بہت ہی کٹھن کام ہے ہو سکتا ہے کہ شروع شروع میں آپ کو ایسا کرنا مشکل معلوم ہو لیکن یہ حقیقت آپ کو بھی معلوم ہے کہ ہر چیز شروع شروع میں مشکل معلوم ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر شروع شروع میں چلنا۔ بولنا۔ پڑھنا۔ تیرنا۔ موٹر چلانا۔ کوئی ساز بجانا۔ یا مصوری سیکھنا سبھی مشکل معلوم ہوتے ہیں لیکن اگر ان سب باتوں کے لئے انسان کوشش ہی نہ کرے تو کبھی بھی کچھ نہیں سیکھ سکتا۔ حالانکہ جب کسی مشق کو بار بار دہرایا جائے تو ایک وقت ایسا آجاتا ہے کہ وہ جبلت بن جاتی ہے۔

خیالات کو اپنے بس میں رکھنا بہت ہی اہم ہے۔ حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ جو کچھ انسان اپنے دل میں سوچتا ہے وہی بن جاتا ہے۔ جیسا ہم اکثر سوچتے ہیں ویسے ہی ہمارے حالات بھی بن جاتے ہیں۔ جس چیز کے لئے توریت یا قدیم مذہبی کتب میں دل کا لفظ استعمال کیا جاتا تھا آج اسی کے لئے لفظ تحت الشعور یا مخفی دماغ استعمال کیا جاتا ہے۔

برف کا تودہ

انسانی ذہن کی مثال ایک برف کے تودہ جیسی ہے جس کا محض تھوڑا سا حصہ تو سمندر کی سطح پر تیرتا نظر آتا ہے لیکن اس کا تقریباً نوے فی صدی حصہ پانی کے نیچے چھپا ہوتا ہے۔ اوپر والا حصہ شعور یعنی ظاہری دماغ ہے اور پانی کے نیچے والا حصہ تحت الشعور یا مخفی دماغ ہے۔ اب آپ ہی بتائیے کہ مخفی دماغ کو کیسے نظر انداز کیا جا سکتا ہے!

سبب اور ظہور

ہر ظاہری چیز کا کچھ نہ کچھ غیبی سبب ضرور ہوتا ہے۔ ہر ظاہر کا باطن ہونا ضروری ہے۔ یہ باطنی سبب روحانی دُنیا میں ایک لطیف سانچے کی صورت میں موجود ہوتا ہے۔ دراصل کسی چیز کا خیال ہی بار بار دُہرائے جانے کی وجہ سے ایتھر میں ایک سانچہ بن جاتا ہے اور قوتِ کشش کے عمل سے جہاں کہیں بھی اُس کی تکمیل کے لئے مادی جوہر خود بخود کشید ہو کر خیالی نقشے کو عملی جامہ پہنا دیتا ہے۔ کائنات کی تخلیق بھی اسی خیالی قوت کی وجہ سے ہوئی ہے۔ انسان۔ پرندے۔ جانور درخت۔ پھول۔ سورج۔ چاند۔ اور ستارے کسی گوشت۔ پوست والے ہاتھوں نے نہیں بنائے، لیکن پھر بھی ان کی پشت پر کوئی نہ کوئی خیال اصل سبب کی صورت میں ضرور کارفرما تھا جو خوبصورتی اور تناسب ان چیزوں میں نظر آتا ہے اُس سے پتہ چلتا ہے کہ ضرور کوئی عظیم ذہن ان کی تخلیق کا سبب ہے۔ سورج جب سے پیدا ہوا ہے

مشرق سے نکلتا اور مغرب میں غروب ہوتا ہے۔ گندم کا دانہ بوئیں تو شلغم نہیں اُگ پڑتی۔ سیب کو ہاتھ سے گرائیں تو زمین پر ہی گرتا ہے اور آسمان کی طرف نہیں اچھل پڑتا۔ ڈھلان پر پانی گرائیں تو نشیب کی طرف ہی بہتا ہے۔ پانی کو سخت لوہے پر گرا کر اس میں ملانے کی کوشش کریں تو کبھی نہیں جذب ہوتا اور ادھر اُدھر گر جاتا ہے لیکن پانی کو دودھ میں ملائیں تو فوراً مل جاتا ہے۔ غرضیکہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں کہ عظیم الشان سے عظیم الشان سورج سے لے کر گھاس کے چھوٹے سے چھوٹے تنکے تک میں ایک قوت اور اس کا عالمی ذہن کام کر رہا ہے اور ذرے ذرے میں موجود ہے اور اسی کا نام ہے اللہ تعالیٰ۔

چیزوں کی روح

اگر آپ ہمیشہ بیمار ہونے کا خیال دہراتے رہتے ہیں تو آپ کو صحت نہیں مل سکتی۔ صحت مند ہونے کے لئے صحتمند خیالات کا سوچنا ضروری ہے۔ آپ کو دولت نہیں مل سکتی اگر آپ ہمیشہ اپنی توجہ کو غریبی پر مرکوز کرتے ہیں۔ اگر آپ ہمیشہ اپنے دکھوں اور تکلیفوں کا ہی سوچتے رہتے ہیں تو آپ کو خوشی حاصل نہیں ہو سکتی۔

خوشی - دولت - اور صحت ہمیشہ ایسے آدمیوں کو ملتی ہے جو اپنے ذہن کو ایسے ہی مفید خیالات سے لبریز رکھتے ہیں۔

آپ ابھی تک یہ ہی جانتے ہیں کہ انسان کے جسم کے اندر روح ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہر مادی اور غیر مادی چیز کے اندر ایک لطیف اور آنکھوں کو نہ نظر آنے والی قوت اور عقل موجود ہوتی ہے اسی کو اس کی روح کہتے ہیں اگر آپ کسی کھیل میں امتیازی حیثیت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ کھیلتے وقت اس کھیل کی روح میں جذب ہو کر کھیل کھیلو - اسی طرح اگر آپ زندگی کے کھیل میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو زندگی کی روح کی گہرائیوں میں اتر جاؤ - یہ روحانی طاقت آپ کی حقیقت ہے - یہی آپ کی زندگی کہلاتی ہے - اگر آپ اس بات کا عرفان حاصل کر لیں تو آپ کو ہر چیز حاصل ہو سکتی ہے جس لمحہ آپ اس حقیقت سے منہ پھیر لیتے ہیں اسی لمحہ گویا آپ برقی قوت کو بند کر کے اپنے لئے تاریکی پیدا کر لیتے ہیں - آپ اپنے آپ کو گویا قوت کے منبع سے دور بنا لیتے ہیں اور بجلی کا بٹن بند کر دیتے ہیں - باوجود برقی رو کی موجودگی کے سارا کمرہ کال کوٹھڑی بن جاتا ہے - کائنات کی لامحدود قوت اور عقل کی موجودگی کے باوجود آپ کا تنگ دائرہ آپ کی زندگی کے توازن کو خراب کر دیتا ہے - میری استدعا ہے کہ

آپ ایک دفعہ یقین کامل کے ساتھ اس عظیم قوت کے بٹن کو دبائیں اور شک وشبہ کی تاریکی کو دور کر کے اپنی دلی مرادیں حاصل کریں۔

یہ قوت کسی کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں کرتی

کائنات کی لامحدود قوت اور عقل کا خاصہ لاشعوری ہے یعنی اس قوت کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر اسے جو کام بھی سونپ دیا جائے وہ خود بخود بغیر کسی رکاوٹ کے سرانجام دیدیتی ہے۔ لوگ ہمیشہ نیکی اور بدی کے چکر میں پڑے رہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ روحانی دنیا میں نیکی اور بدی کا اپنا اپنا مقام ہے اور ان کی جزا وسزا ضرور ملتی ہے لیکن دوسرے کاموں میں ان کا کوئی دخل نہیں۔ اگر خداوند تعالیٰ نیکی اور بدی کی کسوٹی پر پرکھ کر چیزیں دیتا تو آج بد چلن قسم کے لوگوں کے پاس اتنی بے بہا دولت اور آسائش کی چیزیں نہ ہوتیں۔ اس کے علاوہ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جو لوگ محض عبادت کرتے رہتے ہیں اور دنیاوی چیزوں سے متنفر ہو کر خدا سے مادی چیزوں کی طلب نہیں کرتے خداوند تعالیٰ انہیں نیک سمجھ کر خود بخود دولت کا ذخیرہ نہیں دے دیتا اور ایسے لوگ دنیاوی لحاظ سے بہت پسماندہ

رہتے ہیں۔ لہٰذا یاد رکھیئے کہ جب تک آپ اپنی خواہش کا تصور کر کے یقین کے ساتھ اس کی تکمیل کا نقشہ نہیں جمائیں گے یا دعا نہیں کریں گے اس وقت تک اللہ تعالیٰ بھی آپ کو کچھ نہیں دے گا۔ آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ مانگ کر حصول کا یقین رکھیں کیونکہ بن مانگے آپ کو کچھ نہیں ملے گا۔

خدائی قوت اچھے برے سب کے لئے یکساں کام کرتی ہے جس طرح کہ سورج کی روشنی ہر اچھے برے مکان پر پڑتی ہے۔ جس طرح بجلی کی قوت ہر اچھے برے کے لئے بتیاں جلا دیتی ہے اسی طرح کوئی شخص بھی (اچھا یا برا) جو یقین کامل کے ساتھ اپنی کامیابی کا خیالی نقشہ جماتا ہے خدائی قوت اسی سانچے میں ڈھل کر وہ کام پورا کر دیتی ہے۔

آپ کی ذہنی بے تار برقی

لامحدود قوت کے ساتھ ہم آہنگ ہونے کی ترکیب

جب ہم بٹن گھما کر اپنے ریڈیو کو فضائی لہروں کے ساتھ ہم آہنگ کرتے ہیں تو جس سٹیشن کا پروگرام بھی ہم سننا چاہیں سن سکتے ہیں لیکن اس تمام عمل میں قابل غور بات یہ ہے کہ ریڈیائی لہریں پھینکنے والا سٹیشن ہمارے ریڈیو سیٹ سے الگ اور ہمارے گھر سے کہیں دور ہوتا ہے لیکن جب ہم خدائی لامحدود قوت اور عقل کے ساتھ ہم آہنگ ہونا چاہیں تو دوسرے قسم کا عمل کرنا پڑتا ہے اور وہ یہ کہ ہم اپنے جسم کے اندر ہی اپنے ظاہری دماغ کی خیالی لہروں کو باہر کے ماحول سے ہٹا کر اپنے من کے اندر کھینچ لیتے ہیں۔ جتنا ہم باہر کے مادی ماحول کو چھوڑ کر مخفی دماغ کے روحانی ماحول میں اپنے جسم کی تمام نسوں کو ڈھیلا چھوڑ کر جذب ہوں گے اتنی ہی ہماری روحانی۔ خیالی او

وجدانیہ قوت بڑھ جائے گی۔

جس طرح آپ کا ریڈیو سیٹ مقناطیسی لہروں کے ساتھ ہم آہنگی ہو کر ہر ملک و قوم اور ہر طبقے کے لوگوں کے پروگرام آپ کے لیے پیش کر دیتا ہے۔ اسی طرح جب آپ لامحدود قوت کے ساتھ ہم آہنگ ہوتے ہیں تو ساری کائنات کی قوت اور عقل آپ کی مدد کے لیے حاضر ہو جاتی ہے۔

آپ کا ریڈیو سیٹ انسانی مرتبے۔ قومیت۔ نسل۔ رنگ۔ لوگوں کی مالی یا سماجی حالت۔ امیری۔ صحت غریبی یا بیماری وغیرہ سے بالکل بے نیاز ہے۔ انسان کیسا بھی کیوں نہ ہو اگر وہ ریڈیو چلانے کے اصول جانتا ہے تو اپنی مرضی کے مطابق جس قسم کا پروگرام بھی چاہے اور جہاں کا پروگرام بھی چاہے سن سکتا ہے۔

قدرت کے سب اصول اسی طرح بے نیاز ہیں اور کسی کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں کرتے۔ یہ اصول اسی طرح اٹل ہیں جیسے ایک جمع ایک برابر ہے دو کے اور چار ضرب چار برابر ہے سولہ کے خواہ آپ اس سے کتنا ہی رو پیٹ کر اور آہ و زاری سے دعا کریں یہ اصول نہیں بدلتے۔ انسان بھی انہی اصولوں کے ذریعے اپنے لیے اچھے یا برے حالات پیدا کرتا ہے جب وہ ان اصولوں کے خلاف چلتا ہے

تو خطرہ میں پڑ جاتا ہے اور دکھ اٹھاتا ہے۔

روحانی اصول بھی قدرت کے اصولوں کی طرح اٹل ہیں۔ سب سے بڑا روحانی اصول یہ ہے کہ جیسے انسان کے من میں خیالات ہوتے ہیں اسی کا ہوبہو عکس انسان کے ظاہری اور مادی حالات ہوتے ہیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ انسان قطعی طور پر فیصلہ کر کے اپنی خواہش کی تکمیل کا پورا نقشہ جمائے اور یقین کامل کے ساتھ اسے قائم رکھے۔ یہی انسانی زندگی کی بہتری کے لئے سب سے بڑا راز ہے۔

محبت ہی کامیابی کا راز ہے

جتنا ہم اپنی زندگی سے محبت کرتے ہیں اتنا ہی زندگی مہربان ہو کر ہمارے لئے اپنے سب دروازے کھول دیتی ہے۔ لیکن دروازے کی چابی ہمارے ہاتھ میں ہے اور دروازے کے پیچھے زندگی اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ ہر لمحہ ہمارے لئے دروازہ کھولنے کا انتظار کرتی رہتی ہے۔ وہ چابی جو زندگی کے سب دروازے کھول سکتی ہے اُنس اور محبت ہے۔

ذہن میں انسانی ہمدردی اور محبت کی لگاتار حرکت آخر گہری اور موثر ہو جاتی ہے۔ گہرا ہونے کے بعد جب یہ موہیت کی حد تک پہنچ جاتی

ہے تو تمام مشکلات کے تالے کھل جاتے ہیں۔ یہ ایک اٹل اصول ہے۔
اسی وجہ سے کئی ناکام لوگ ہمیشہ دکھ اٹھاتے رہتے ہیں اُن کے ذہن کا رجحان
منفی قسم کے خیالات پر اپنی توجہ مرکوز کرتا رہتا ہے گویا اُن کا دماغ ایسے
ہی خیالات سے محبت کرتا ہے اور جونہی یہ خیالات گہرے احساس کی صورت
اختیار کر لیتے ہیں تو اسی احساس کا ہوبہو عکس اُن کے ظاہری اور مادی
حالات کی صورت میں نمودار ہوتا ہے گویا خیالی نقشے کے ساتھ اُن کے
ذہن نے محبت کی تھی ویسے ہی نتائج انہیں ملے۔ ایسے غلط قسم کے لوگوں کے
لئے بھی یہی اصول اٹل ہے۔

اور یہی وجہ ہے کہ کئی کامیاب لوگوں کی قوت ایک طرح کا حیرت انگیز
جادو معلوم ہوتی ہے۔ ان کی ساری توجہ ذہن اور اُس کی لامحدود قوت اور
تخیل پر مرکوز رہتی ہے وہ اپنے تصور میں اسی علم کے ذریعے بڑے بڑے
خوشگوار نقشے جماتے ہیں۔ انہیں ایسے ہی کامیابی اور امیری کے خیالات سے
گویا والہانہ محبت ہو جاتی ہے اور زندگی بھی خوش ہو کر اُن کی مراد بن
پوری کر دیتی ہے۔ یہی خوشحال زندگی کا راز ہے

مرکزی نقطہ اور دائرہ

خدا وہ ہے جس کا مرکزی نقطہ ہر جگہ ہے اور اسی لیے محیط لا محدود ہے۔ لہٰذا آپ میں بھی ایک مرکزی نقطہ ہے جہاں سے آپ کی خیالی لہریں کائنات کی ہر سمت کو جاتی ہیں۔ مرکزی نقطے پر جتنی زوردار محبت جمع ہو کر احساس بن جائے گی اتنی ہی آپ کی خیالی قوت کی وسعت اور کشش بھی بڑھ جائے گی اور اس طرح آپ کے لیے ہر چیز حاصل کرنا ممکن ہو جائے گا۔ آپ کے اندر بھی زندگی کا مرکزی نقطہ ہے اور باہر مادی دنیا میں آپ کے لیے وہی کچھ واقع ہو گا جو آپ کے من کی روحانی دنیا میں اس وقت آپ کے تصور کا سانچہ بن رہا ہے۔ اگر آپ دنیا کی مفید اور اچھی چیزوں کے خیال میں محو ہو کر ان سے محبت کریں تو بہت جلد وہ چیزیں آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہو جائیں گی۔

خود اختیاری

اللہ تعالیٰ نے آپ کی زندگی کو اچھا یا برا بنانے کا اختیار آپ ہی کو دیا ہے

آپ کی زندگی آپ کے اپنے ہاتھوں میں ہے آپ جس طرح کی چاہیں زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ آپ زندگی سے جو بھی چاہیں حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ اپنی روحانی مالی یا جسمانی حالت کو جس طرح بھی چاہیں بدل سکتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ آپ خدا کا ایک جزو ہیں اور ہر لمحہ اس کی لامحدود قوت اور عقل کے ساتھ وابستہ ہیں اور اس لئے آپ کے لئے دولت۔ عزت۔ شہرت۔ اور صحت حاصل کرنے کی کوئی حد نہیں۔ آپ جو کچھ بھی اور جتنا بھی چاہیں وہاں سے حاصل کر سکتے ہیں۔ خدا کی بارگاہ میں کسی چیز کی کمی نہیں۔ اور ہر چیز لامحدود مقدار میں ہر لمحہ موجود ہے۔

کائنات بھی ایک تصور ہے

اب تو سائنسدان بھی اس نتیجے پر پہنچ گئے ہیں کہ یہ کائنات ایک خیال ہے اور یہ خیال حقیقت میں ایک قوت ہے جو ہر لمحہ خدا کی ذات سے پیدا ہو کر ہر طرف پھیل رہی ہے۔ مختلف قسم کی چیزوں کی مخفی صورت اس قوت کی مختلف قسم کی لہروں کی صورت میں موجود رہتی ہے۔ خدا نے اس کائنات کا تصور کیا اور وہ پورا ہو گیا (کُنْ فَیَکُوْن) اپنی چھوٹی سی دنیا میں اپنے لئے آسائش اور خوشی پیدا کرنے کے لئے آپ بھی اسی خدائی اصول پر عمل کر کے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یعنی تصور کیجئے اور

حاصل کیجئے۔ اس پر عمل کرتے ہوئے شک و شبہ کو ہمیشہ دور رکھیں کیونکہ یہ سودا تنہا آپ کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہے اس لئے کوئی اور شخص یا چیز اس میں دخل انداز نہیں ہو سکتے۔ صرف آپ کا وہم اور شک ہی آپ سے دشمنی کر سکتے ہیں۔ اگر ان کو آپ اپنے دل میں جگہ نہ دیں تو آپ کی ہر مطلوب آنات اپنا پوری ہو سکتی ہے۔

روح اور مادہ

انسان کی اصل روحانی ہے۔ وہ ایک روح ہے جس پر جسم کا موٹا سا پردہ چڑھا ہوا ہے۔ وہ عالمی روح کا ایک شخصی جزو ہے۔ ہمارا مادی جسم بھی در اصل اسی عالمی روح سے بنا ہے اور وہ اس طرح کہ اس عالمی روح میں جب مختلف قسم کی لہریں ایک دوسرے سے ملتی ہیں تو مادی شکل اختیار کر لیتی ہیں جیسے آکسیجن اور ہائیڈروجن دو آنکھوں کو نہ نظر آنے والی گیسیں مل کر پانی بن جاتی ہیں۔ پھر پانی اور مٹی (جو در اصل روشنی کے ذروں سے بنتی ہے) کے ملاپ سے کروڑوں قسم کے جاندار بن جاتے ہیں۔ اسی طرح تخلیق ہونے کے ہزاروں روپ ہیں۔ اس لئے اگر ہم کسی چیز کی خواہش کرتے وقت لگاتار یہ سوچتے رہیں کہ ہم بھی اصل میں اس لامحدود قوت اور عقل والی عالمی روح کا ایک جزو

ہیں اور ہمارے سوچنے اور کام کرنے میں دراصل وہی ذات کام کر رہی ہے تو ہم کبھی ناکام نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جب ہر لمحہ خدا آپ کی مدد کرے تو آپ کی ناکامی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔ ہم ناکام اُس وقت ہوتے ہیں جب ہم سوچتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے الگ ہے اور ہم بے یار و مددگار ہیں۔ بہتری اسی میں ہے کہ انسان اپنی اور اللہ تعالیٰ کی قدرتی وابستگی کو کبھی بھی نہ بھولے۔ یہی یقینِ کامل کامیاب زندگی کی بنیاد ہے۔

خوف

اے مالک میرے والدین پر رحم فرما ـــــ آمین

ایک کہاوت ہے۔

"خوف نے دروازے پر دستک دی محبت نے اُٹھ کر دروازہ کھولا تو خوف غائب ہو چکا تھا" خوف سے محفوظ رہنے کا یہی ایک طریقہ ہے کسی نے خوب کہا ہے کہ کامل محبت خوف کو باہر نکال پھینکتی ہے۔

بلند خیالات

ہمیشہ اپنے خیالات بلند رکھئے۔ ہماری ترقی کو محدود صرف ہمارے

اپنے خیالات ہی کرتے ہیں وہ سچ پوچھو تو ہم نے خود اُسی عالمی روح میں سے جنم لیا ہے جس کی لامحدود قوت اور لامحدود عقل کا اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا۔ اگر ہم اس حقیقت کو پلے باندھ لیں تو بھلا کونسی طاقت ہے جو ہماری ترقی کے راستے میں رکاوٹ بن سکے! ہماری زندگی وہی کچھ بن جاتی ہے جس کا ہمارا ذہنی دماغ ہمارے متعلق خیالی نقشہ بناتا ہے۔

کامیابی

کامیابی اُس شخص کو ہی حاصل ہو سکتی ہے جو ناکامی کے خیال کو اپنے دل میں جگہ نہیں دیتا۔

آہنی دیوار

جب ہم دوسروں کے غلط خیالات سے متاثر ہو جاتے ہیں تو گویا ہم اپنی ناکامی کا بیج بو دیتے ہیں اور ہم میں احساس کمتری پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اس کا ایک علاج بھی ہے اور وہ یہ کہ آپ سوچیں کہ آپ اپنی زندگی کے مالک خود ہیں اور دوسرا شخص یا اُس کے خیالات کبھی آپ کی کامیابی کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتے۔ جب آپ کے حالات

بالکل آپ کے ہی مخفی دماغ کا نتیجہ ہیں تو پھر کون آپ کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اگر آپ اس خیال پر قائم رہیں تو آپ اپنی زندگی اور اس شخص کے مضر خیالات کے درمیان گویا ایک آہنی دیوار بنا دیں گے اور کوئی شخص بھی آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

مخفی لامحدود قوت

جب آپ کے دل میں کسی قسم کا خوف جاگزیں ہو تو آپ فوراً اس حقیقت سے ہم آہنگ ہو جائیں کہ آپ کے اندر وہی غیبی طاقت ہر وقت موجود ہے جو کبھی کسی سے نہیں ڈرتی اور جب اس پر بھروسہ کیا جائے تو ہر مشکل کو حل کر دیتی ہے۔ جو قوت اور اس کا مادی جزو آپ کے اندر ہر لحہ موجود ہے وہی حقیقت میں دولت عزت۔ صحت۔ اور شہرت کا منبع ہے۔ اگر آپ اس حقیقت کو محسوس کر کے خداوند تعالےٰ پر بھروسہ رکھیں گے تو خوف خود بخود بھاگ جائے گا۔

ایٹم

ایٹم تخلیق کا آغاز نہیں حالانکہ ابھی تک لوگ یہی سوچتے رہے ہیں۔ تخلیق کا آغاز دراصل عالمی روح نے کیا تھا جس نے اپنے

خیال سے ایٹم کو بنایا۔ جب عالمی روح سوچتی ہے تو حرکت۔ قوت اور
زندگی پیدا ہوتی ہے۔ جو کچھ بھی پیدا ہوا ہے جچے تُلے اصولوں کے مطابق
ہوا ہے اور ان اصولوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے پیچھے ضرور کوئی
ایسی قوت اور عقل ہے جس میں سے یہ اصول بنتے ہیں اُسی لا محدود قوت
اور لا محدود عقل والی عالمی روح کا نام ہے خدا۔

مرحوم
اے مالکِ کُل میرے والدین پر رحم فرما ۔۔۔ آمین

زندگی اور عقل کا سمندر

بیج میں درخت اور درخت میں بیج

چونکہ خداوند تعالیٰ ہر ذرّے کا آغاز ہے اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ زندگی اور عقل کا ایک بے کراں سمندر ہے۔ ہم اُسی میں زندہ ہیں اُسی میں حرکت کرتے ہیں اور اُسی سے قوت حاصل کرتے ہیں۔ ہم اُس حقیقت سے جدا نہیں ہو سکتے۔ ہم اُس کا ایک جزو لاینفک ہیں۔ ہم اُسی کا ایک نہ الگ ہونے والا حصہ ہیں۔ ہم اُس غیر فانی روح ہی سے انسانی شکل میں پیدا ہوئے ہیں اور کائنات کی باقی سب چیزیں بھی ہماری طرح اُسی ہی سے پیدا ہوتی ہیں اور یہ اس طرح کہ عالمی روح اپنے عالمی ذہن کے ذریعے اپنے تصوّر کے مطابق اپنی عالمی قوت کو حرکت میں لا کر اُس کی چھوٹی بڑی لہروں کے ملاپ سے مختلف چیزیں بناتی ہے اور اسی کا نام ہے تخلیق۔ یہ لازوال خدائی روح کا خاصہ ہے کہ خود ہی اپنے

تصور میں داخل کردہ چیز بن جاتی ہے۔ یہ ایک اٹل اصول ہے اور اس دنیا میں بھی ہر جاندار اپنی ہی قسم کو جنم دیتا ہے۔ درخت کا پورا تصور بیج میں موجود ہوتا ہے گو اسی کے مختلف حصے۔ تنے۔ چھال شاخوں۔ پتوں اور ان کے رس کی صورت میں نمودار ہوتے ہیں۔ بیج میں درخت کی پوری ساخت موجود ہوتی ہے جس طرح انسان کی پوری شکل اور جسم ایک قطرے میں موجود ہوتا ہے اور بعد میں وہی ترکیب صورت میں کارفرما ہو کر مختلف اعضا۔ اور بعد کے مراحل میں مکمل ہو کر پورا انسان بن جاتا ہے۔ بھگت کبیر آج سے کئی صدیاں پہلے فرما گئے ہیں:

"جس طرح بیج میں درخت ہے اور درخت میں بیج ہے
اسی طرح خدا مجھ میں ہے اور میں خدا میں ہوں۔"

گیس - بھاپ - پانی اور برف

روح اپنے ہی اندر سوچ کر ذہن کی صورت میں نمودار ہوتی ہے روح وہ ہے جو سوچتی ہے۔ اور ذہن اور خیال کے ذریعے کام کرتی ہے۔ پہلے ذہن میں ہر چیز کا ایک سانچہ بنتا ہے۔ پھر ذہن کی لہریں مکرر اس سانچے میں ڈھلنے لگتی ہیں۔ اور اپنی برقی رفتار کو سست کر کے مادی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ پانی میں جو واقعات ہوتے رہتے ہیں اس بات کو سمجھنے کے لیے کافی ہیں۔

آپ یہ تو جانتے ہیں کہ ہائیڈروجن اور آکسیجن دو گیسیں ہیں کیمیاوی طور پر ان دونوں کا آپس میں لگاؤ ہے۔ اب قوتِ کشش ان دونوں کو ایک دوسرے کی طرف لاتی ہے اور جب ہائیڈروجن کے دو حصے اور آکسیجن کا ایک حصہ ملتے ہیں تو پانی بن جاتا ہے۔ پہلے جو آنکھوں کو نظر نہیں آتا تھا اب پانی بن کر آنکھوں کو نظر آنے لگتا ہے۔

۵۔ اب گیسوں کا یہی مجموعہ اور صورتوں میں بھی ڈھل سکتا ہے۔ جب اِن کے ارد گرد درجہ حرارت کم کر کے ٹھنڈک پیدا کی جاتی ہے تو یہی سخت ہو کر ٹھوس برف بن جاتا ہے اور مائع کی طرح نہیں بہتا اور جب آگ کے ذریعے اُن کا درجہ حرارت بڑھایا جاتا ہے تو اِس کی صورت پھر بدل جاتی ہے اور یہ بھاپ بن کر بجائے زمین پر بہنے کے ہوا میں اُڑنے لگتا ہے۔ حالانکہ دونوں گیسیں اب بھی ملی جلی ہیں اور اگر اسی بھاپ کو ایک برتن میں جمع کر لیا جائے تو پھر ایک مائع کی حالت میں اِسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

روح کی مثال گیس جیسی ہے۔ ذہن بھاپ کی طرح ہے اور چیزوں کے مختلف روپ پانی کی مانند ہیں جو کہ مختلف شکلوں کے اور لمبائی چوڑائی والے برتنوں میں جس طرح چاہیں ڈھال سکتے ہیں۔ جب تک کسی سانچے یا برتن کی ساخت قائم رہے گی پانی بھی اسی کی ساخت کے مطابق شکل قائم رکھے گا لیکن اگر ذرا پانی کی حرارت کم کر کے ٹھنڈک فضا قائم کریں تو وہ جم کر برتن کو توڑ دے گا لیکن اِس برف کی شکل ہو بہو پہلے برتن جیسی ہو گی۔

٭ ٭ ٭

زندگی کا بہاؤ

روحانی لوگ کہتے ہیں کہ زندگی کی قوت ایک ندی کی طرح رواں دواں رہتی ہے اور اس کی دو وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ سائنسدان کہتے ہیں کہ ہر چیز ہمیشہ حرکت میں رہتی ہے اور اس کی حرکت کبھی نہیں رکتی جس طرح ہماری رگوں میں خون مستقل طور پر دورہ کرتا رہتا ہے۔ اسی طرح ہر چیز میں ایک مخفی قوت بھی دورہ کرتی رہتی ہے دوسرے جو لوگ عالمی روح پر ایمان رکھتے ہیں جب اس کے ساتھ ہم آہنگ ہوتے ہیں تو محسوس کرتے ہیں کہ قوت کا ایک بے کراں سمندر برقی ارتعاش لہروں کے ذریعے ہمارے روزمرہ کے جسمانی دوران قوت سے کہیں بڑھ چڑھ کر اپنے اندر طاقت رکھتا ہے۔ یہ محض قیاس ہی نہیں بلکہ کئی روحانی سائنسدانوں نے مختلف آلات کے ذریعے بھی ثابت کر دیا ہے۔

خدائی تصور

کئی روحانی بزرگوں نے فرمایا ہے کہ انسان خدا کا ایک تصور ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہر چیز پہلے تصور میں ہی بنتی ہے۔ خدائی روح ایک دنیا کا تصور کرتی ہے تو وہ دنیا بن جاتی ہے اور اسی طریقے سے انسان بھی اپنی چھوٹی سی دنیا میں جیسا تصور کرتا ہے ویسا ہو جاتا ہے۔ انسان کا تصور در اصل انسان میں خدائی قوت کا کرشمہ ہے۔ جو کچھ انسان تصور میں سوچتا ہے عالمی ذہن ایک سیدھے سچے تلے اصول کے مطابق اپنے عالمی مادی جوہر کو سکیڑ کر اسی سانچے میں ڈھال دیتا ہے۔

مضر چیزوں کا ذکر بھی مضر ہے

آپ کو چاہیئے کہ کبھی بھول کر بھی غربت۔ ناکامی۔ دکھ اور بیماری کا نام زبان پر نہ لائیں اور ہمیشہ کامیابی۔ مسرت۔ راحت۔ دولت اور صحت کو ہی یاد کریں۔ چیزیں بھی جب لوگوں کی طرح بار بار زبان پر

اپنا نام سنتی ہیں تو وارد ہو جاتی ہیں اور سب سے اہم بات تو یہ ہے کہ آپ ہر لمحہ ذاتِ پاک سے ہم آہنگ رہیں کیونکہ وہی سب چیزوں کا سرچشمہ ہے اور اسی سے آپ کو سب کچھ حاصل کرنا ہے۔

عالم الغیب

دُعا کرتے وقت ہمیشہ آپ دل میں یوں کہیں کہ اس سے پہلے کہ میں مانگوں وہ چیز میری طرف چل پڑی ہے" یہ اس لئے کہ خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے اور خلوص دل والی دُعا کی ابتدا سے ہی وہ سب کچھ سمجھ جاتا ہے۔ سچ ہے روحانی دُنیا میں بھی فتح خلوص کی ہے

اے مالک کل میرے والدین پر رحم فرما ...... آمین

حاظر و ناظر

خدا ہر جگہ اور ہر لمحہ حاضر و ناظر ہے۔ اس لئے اس وقت بھی وہ ہمارے پاس موجود ہے اور یہیں ہماری دعا بھی ابھی قبول ہو سکتی ہے۔ ضرورت یقین کامل کی ہے۔ اور یہی کامیابی کی چابی ہے۔

ادراکی مرکز

آپ زندگی کے دائرے کا ایک ادراکی مرکز ہیں اور زندگی کا حقیقی

خاصہ ہے کہ وہ خیال کے سانچے میں ڈھل جاتی ہے۔ آپ کا معمولی سا خیال بھی زندگی کے جوہر میں ایک لہر پیدا کر دیتا ہے اور وہ لہر کائنات کی تخلیقی قوت کو حرکت میں لا کر ایسے حالات پیدا کر دیتی ہے جو ہو بہو آپ کے خیالات کا عکس ہوتے ہیں۔

نعمتوں کی حد

جتنا ہم یقین کے ساتھ مانگتے ہیں اتنا ہی ہمیں ملتا ہے۔ غریبی کا تصور کریں تو دولت نہیں ملتی۔ دُکھ کا تصور کریں تو سکھ نہیں مل سکتا۔ اسی غلط سمت کے تصور کو اُلٹ دیں تو زندگی دولت اور سکھ سے مالامال ہو سکتی ہے۔ لیکن ملے گا وہی اور اُتنا ہی جتنا ہم مانگتے ہیں۔ ہمارا اپنا یقین اور تصور ہی ہماری مرادوں کے حصول کی حد بندی کرتا ہے۔ ورنہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے تو ہماری ترقی کے لئے لامحدود وسعتیں موجود ہیں۔

کروڑ روپے کا ایک گُر

آپ اپنی زندگی میں ایک تجربہ کیجئے۔ کسی منفی خیال کو اچھے خیال میں بدل دیں اور پھر اُسے بدلے رکھیں غریبی کا خیال چھوڑ کر امیری پر توجہ

مرکوز کریں اور پھر کچھ بھی ہو آپ اس پر قائم رہیں اس کے بعد آپ کو ایسے ایسے حیرت انگیز نتیجے ملیں گے کہ آپ خود ہی حیران رہ جائیں گے۔ لیکن طریقہ یہ ہے کہ جب آپ ایک دفعہ منفی خیال کو ایک اچھے خیال میں بدل دیں تو اس تصور پر سختی سے قائم رہیں۔ یہی ایک اصول گر ہے۔

خیال اور احساس

خیال اور احساس سبب ہیں اور ظاہری مادی صورت اور حالات ان کے تاثرات ہیں۔ لہذا ہمارے جسمانی اور دنیاوی حالات کی ظاہری نوعیت کا سارا دارومدار ہمارے اندرونی خیالات اور احساسات پر ہے۔
اس لئے جب بھی آپ ظاہری حالات کو بدلنا چاہیں تو بجائے مادی طریقوں کے روحانی طریقے اختیار کریں کیونکہ مادی حالات تو محض اندرونی خیالات کا ایک عکس ہوتے ہیں۔ اسی لئے ظاہری حالات کو بدلنے کے لئے آپ کو فقط اپنے خیالات کو بدلنے کی ضرورت ہے اور بس۔

یقین کامل پیدا کرنے کیلئے

ایک مشق

آپ یقین کے ساتھ کہیئے۔

" دولت کا بے بہا خزانہ اب بھی میرے لئے موجود ہے۔ وہ پوری آب و تاب کے ساتھ میرے شعور میں جاگزیں ہے اور میرا ہے۔ کیونکہ میرا یہ تصور حقیقی ہے اس لئے میرے حالات میں اس کا ظہور یقینی ہے۔ کیونکہ میں نے اللہ تعالیٰ سے ہم آہنگ ہو کر یہ خواہش کی ہے اس لئے دنیا کی کوئی طاقت اسے میرے پاس آنے سے نہیں روک سکتی۔ حقیقت یہ ہے کہ میرے خیال اور الفاظ کے ذریعے بھی وہی لامحدود حاضر ناظر قوت اور طاقت میری مدد کر رہی ہے اور اس لئے یقیناً میری مرادیں بہت جلد پوری ہونے والی ہیں۔" آپ کو چاہیئے کہ سونے سے پہلے پوری توجہ سے ان الفاظ کو دہرائیں اور ان کے معنی سمجھ کر اور محسوس کرتے ہوئے سو جائیں۔ انشاء اللہ بہت جلد آپ کی مرادیں پوری ہو جائیں گی۔

یقین اور ایمان کی انتہا

یقین اور ایمان کی انتہا یہ ہے کہ ہر چیز بغیر دُکھ اور مشقت کے فوراً حاصل ہو جائے۔ خدا تعالیٰ کا طریقہ ہے کہ اُس نے کہا اور ہو گیا لہٰذا جب اُس کے چیدہ انسان میں بھی یقین کامل پیدا ہو جائے گا تو تصوّر کرتے ہی اُس کی ہر خواہش پوری ہو جائے گی۔ روحانی دنیا میں یہی مسعود الیقین کا ہے کہ اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے۔

شکر گزاری

اگر آپ ہمیشہ شکر گزاری کے احساس کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے چیزیں حاصل کرنے کا یقین رکھیں تو دنیا کی کوئی طاقت آپ کے راستے میں حائل نہیں ہو سکتی۔

کام کا آغاز

آپ کو چاہیئے کہ ہر کام شروع کرنے سے پہلے صدقِ دل سے کہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ میرے ساتھ ہے۔ وہی میرا رہبر ہے اور وہی میرا مددگار ہے۔

اور ہر کام کرتے ہوئے بھی اسی احساس کو برقرار رکھیں۔ یاد رکھئے کہ خدا تعالیٰ ہر چیز کی ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی ہے۔ جب آپ کسی کام کی ابتدا اللہ تعالیٰ کی مدد کے احساس سے کر سکتے ہیں تو اسی طرح اس کی انتہا کو بھی محفوظ کر لیتے ہیں اور نقصان کا بالکل احتمال نہیں رہتا۔

خدائی برکتیں

جو دن رات۔ ہر جگہ۔ ہر کام میں۔ اور ہر بات میں لامحدود قوت اور عقل کے ساتھ ہم آہنگ رہے گا اور اچھی اچھی مفید خواہشوں کو دل میں جگہ دے کر خلق خدا کا فائدہ بھی سوچے گا اس پر خدائی برکتیں اور مہربانی جاری رہیں گی۔

وقت کی تسخیر

وقت اکثر ہمارے آڑے آتا ہے لیکن اس کا بھی ایک علاج ہے۔ جو شخص دلی جذبے کے ساتھ کہتا ہے "اللہ تعالیٰ اسی لمحہ میری مدد کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی لمحہ میری مراد پوری کر رہا ہے" وہ گویا وقت کی مزاحمت پر قابو پا لیتا ہے اور ایسے شخص کی مرادیں یک لخت آناً فاناً پوری ہو جاتی ہیں۔

شخصی مقناطیس

خداوند تعالیٰ کے لامحدود مادی جوہر سے چیزیں حاصل کرنے کا ایک راز یہ بھی ہے کہ آپ محسوس کریں کہ آپ ایک شخصی مقناطیس ہیں اور چاروں طرف سے چیزیں کشش کے ذریعے آپ کی طرف کھنچی چلی آ رہی ہیں۔ اگر آپ اس تصور کو قائم رکھیں گے تو آپ کی مرادیں یقیناً پوری ہوتی جائیں گی لیکن مستقل مزاجی اور باقاعدہ مشق ضروری ہے۔

مادے کا آغاز

اپنی خواہش کے متعلق سوچ سمجھ کر جب ہم اپنی خیالی لہر عالمی ذہن میں بھیجتے ہیں تو گویا ہم مادے کے آغاز کو حرکت میں لے آتے ہیں اور اگر ہم اپنی خواہش کی اس لہر کو قائم کر کے قوت کے ساتھ دہراتے رہیں تو یہی مادی جوہر خود بخود ہمارے خیالات کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور ہو بہو ہمارے اپنے ہی خیالات کا ظہور ہوتا ہے۔ ہمارے لئے تو عالمی ذہن کا رجحان بھی ہمارے اپنے رجحان کا ہی عکس ہوتا ہے۔ جس لمحہ ہم خدا کی طرف رجوع کرتے ہیں تو وہ بھی فوراً ہماری طرف رجوع ہوتا ہے۔

دُعا

خواہ ہم اپنے تصور کو دعا کہہ لیں یا مرکزی خیالی بات۔ ایک ہی ہے یعنی ہم اپنے ذہن کو حرکت میں لا کر لامحدود قوت اور عقل میں ایک پیغام بھیجتے ہیں اور پھر مرادیں حاصل ہو جانا اسی پیغام کا جواب ہوتا ہے

تخلیقی قوت

آپ اپنے خیال سے ایک ایسی لامحدود قوت کو حرکت میں لاتے ہیں جس کی فطرت تخلیقی ہے اور جو کچھ آپ سوچتے ہیں یہ قوت ویسا ہی کر دیتی ہے۔ غرضیکہ جب آپ اپنے حالات کو بدلنے کے لئے ادھر اُدھر بھاگ دوڑ کریں تو یہ بات نہ بھولیں کہ حالات کو اچھا یا برا بنانا آپ کے اپنے بس میں ہی ہے۔

لامحدود مادی جوہر

کائنات کا لامحدود مادی جوہر آپ کے اردگرد ہر لمحہ موجود ہے۔ لیکن کچھ حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ جوہر ہی سے ہر چیز براہِ راست حاصل کریں۔ وہ ہوا کی طرح موجود ہے لیکن جبتک آپ سانس کے ذریعے

جو احاطہ نہ کریں۔ آپ اس سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ یہ مادی جوہر آپ کو مالا مال کرنے کے لئے ہر لمحہ موجود ہے لیکن آپ اپنی خیالی قوت اور تصور کے ذریعے اس میں سے جو چاہیں حاصل کر سکتے ہیں۔

حقیقت

تمہاری ہر سمت حقیقت موجود ہے۔ تمہارے بہت ہی قریب۔ جاگو! حقیقت تو جہاں تم ہو وہیں موجود ہے۔

آپ کا بہترین دوست۔

آپ کو چاہیئے کہ عالمی ذہن کو اپنا حاضر ناظر اور بہترین مددگار سمجھیں جو کہ آپ کی سب حاجتیں پوری کر سکتا ہے آپ کو ہر خطرے سے بچا سکتا ہے اور ہر معاملے میں آپ کی رہبری کر سکتا ہے۔

انوکھا طریقہ۔

آپ اپنی مشکلات کی وجہ سے پریشان ہونا چھوڑ دیں۔ یہی یقین کامل کی طرف پہلا قدم ہے۔ آپ نہایت سکون سے اللہ کی طرف رجوع کریں اور سوچیں کہ اب بغیر پریشان ہوئے آپ کی مشکل حل ہو جائے گی کیونکہ

مشکل کا حل کرنا خدا کی ذمہ داری ہے اور یہ کام اس کے لئے بالکل آسان ہے۔

اپنے آپ کو پہچانو

اے انسان اپنی حقیقت کو پہچان۔ اس بات کا احساس کر کہ تو بھی خدائی سمندر کا ایک قطرہ ہے اور ہر لمحہ اس سے وابستہ رہ۔ اگر تو اس نقطے سے سوچے تو خدائی مرضی ہی تمہاری مرضی ہونی چاہیئے اور تمہاری مرضی اس کی خوشی۔ خدا کے لئے ہر بات ممکن اور آسان ہے اور اگر ہر لمحہ تو بھی اسی کی لامحدود قوت اور عقل سے ہم آہنگ رہے تو تیرے لئے بھی سب کام آسان ہیں۔

ہر چیز کی افراط

اگر انسان ہر قسم کے حالات میں ایک ہی دھن پر قائم رہے کہ وہ ضرور امیر بنے گا اور پھر ہمیشہ تصور اور خیال میں بھی اسی قسم کی تصویر دیکھے تو گویا وہ ایسی ہی قوتوں کو بروئے کار لا رہا ہے جو اسے یقیناً امیر بنا دیں گی

زندگی پر عبور

مستحکم ارادہ رکھیں اور کبھی بھولے سے بھی خوف یا وہم کو دل میں جگہ نہ دیں۔ وہ شخص جو ہمیشہ یقین کے ساتھ گامزن ہوتا ہے اپنی زندگی پر پورا عبور حاصل کر لیتا ہے اور مخالف حالات بھی اُس کے راستے میں حائل نہیں ہو سکتے۔

خیالی لکیریں

انسان کے خیالی رجحانات گویا خیالی لکیریں ہیں اور جب یہ ایک دفعہ ذہن میں کھنچ جائیں تو کائناتی قوت کی لہریں انہی خیالی لکیروں کی ڈگر پر چل کر اپنا کام سرانجام دیتی ہیں۔

خالق

جب آپ لفظ "خدا" استعمال کرتے ہیں تو آپ کی مراد اس قوت اور عقل سے ہے جو ہر چیز کو بناتی ہے اور ہر چیز میں روح پھونک کر زندگی بخشتی ہے۔ جب آپ یہ نعرہ بلند کرتے ہیں کہ "میرے لئے ہر چیز ممکن ہے" تو اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ قوت جس نے ساری کائنات کو پیدا کیا

ہے اب آپ نے کے ہر کام میں آپ کی مدد کر رہی ہے۔ اگر آپ اس بات پر یقین رکھیں گے تو آپ کا ذہن خوف اور ناکامی سے محفوظ رہے گا اور آپ کے لئے صحیح راہیں کھلیں گی۔

قدرت کا اصول

قدرت کا اصول بغیر تحریک یا خیال کے اپنے آپ ہی حرکت میں نہیں آتا۔ اس کا اپنا کوئی ارادہ نہیں ہوتا۔ کائنات کی لامحدود قوت آپ کے الفاظ یا خیال کی لہر سے حرکت میں آکر آپ کے ارادوں کی تکمیل کر دیتی ہے۔

قربت

اے لامحدود محبت میں اپنا کاروبار تمہاری
نگرانی میں دیتا ہوں۔

لامحدود ذہن کیوں اور کس طرح کام کرتا ہے؟

ہر چیز کی تہ میں موجود لامحدود ذہن ہر اس آدمی کے لئے کام کرنے کو تیار ہے جو اس کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر مانگے۔ زندگی کی بنیاد ہونے کی وجہ سے یہ قوت بے انتہا حساس ہوتی ہے اور اسی لئے خیال کے ذریعے

جو بات بھی آپ اپنی اولاد چاہتے ہو یہ دنیا ہی مادی ظہور دنیا میں واقع ہو جاتا ہے

غلطی سے بچنے کا طریقہ

جب آپ غیبی ضمیر کی آواز پر کان دھریں گے تو کئی غلطیوں سے بچ جائیں گے
ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے کہیں
"اے خدا ہر کام میں میری رہبری کر"
اگر آپ ہمیشہ ہر کام سے پہلے یہ دعا کر لیں تو غلطیوں سے بچ جائیں۔

آخری جوہر

سائنسدان آج تک مادی دنیا کے آخری جوہر کا تجزیہ نہیں کر سکے۔
جہاں تک اُن کی پہنچ ہے وہ کہتے ہیں کہ آخری نقطے پر جا کر ہم اتنا معلوم
کر سکے ہیں کہ مادے کا یہ آخری روحانی جوہر ایک ذہن ہے جو اپنی قوت
ارادی سے کام کر رہا ہے۔

انسان کا آخری تجزیہ

خدا — انسان اور حالات کا جائزہ لینے کے بعد ہم آخر میں اس
نتیجے پر پہنچے ہیں کہ انسان کی زندگی اُس کے اپنے ہی خیالات کا عکس ہے

جس شخص کے خیالات اعلیٰ ہوں وہ بڑا آدمی بن جاتا ہے اور جس شخص کے خیالات چھوٹے ہوں اس کی شخصیت حقیر بن جاتی ہے۔ جس چیز پر انسان زیادہ عرصہ اپنے خیالات کو مرکوز کرتا ہے وہی اُسے حاصل ہو جاتی ہے حقیقت یہ ہے کہ وہ شخص جو اپنے خیالات کو قابو میں رکھ سکتا ہے تمام پر بھی حکومت کرتا ہے۔ یہی اصول انسان اور اس کی زندگی کا آخری تجزیہ ہے۔

مقصد

ہمیں چاہیے کہ اپنی تمام تر توجہ لفظ "مقصد" پر مرکوز کریں اور بجائے اپنی خیالی قوت کو فضول باتوں پر صرف کرنے کے ایک ذہین انسان کی طرح ہر وقت اپنے مفید مقصد کی تکمیل پر ہی دھیان دیں۔ یہی دکھوں سے نجات حاصل کرنے کی ترکیب ہے۔

ظاہری آنکھوں سے نہاں

ظاہری آنکھوں سے نہاں ذاتِ پاک سے ڈرتے ڈرتے نہیں مانگنا چاہیے بلکہ اس طرح مانگیں جیسے کہ وہ چیز اس وقت آپ کے ہاتھ ہی میں ہے اور اس یقین کے ساتھ ساتھ یہ بھی سوچیں کہ اللہ تعالیٰ

ہمارا جواب دینے میں کبھی تامل نہیں کرتا بلکہ جو کچھ ہم مانگیں ضرور دیتا ہے۔ پس ان ظاہری آنکھوں سے نہاں ذاتِ پاک سے چیزیں حاصل کرنے کا یہی طریقہ بہترین ہے۔

صحیح احساس

آپ محسوس کریں کہ آپ کے اندر ایک ایسی قوت ہے جو چیزوں کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔ ایسے ہی خیال کو روز بروز بلکہ لحظہ بہ لحظہ قوی سے قوی تر بنانے جائیں اور یہی محسوس کریں کہ آپ کی زندگی میں بڑے بڑے کام ہو رہے ہیں۔ کبھی اپنے ذہن میں معمولی خیالات کو جگہ نہ دیں اور بہت جلد آپ دیکھیں گے کہ آپ کی زندگی صحیح معنوں میں اہم اور غیر معمولی واقعات کی آئینہ دار بن جائے گی۔

فضائی قوتیں

فضائی قوتوں کو اپنے مخصوص کاموں کے لیے استعمال کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ خود اپنے خیال کے ذریعے اپنی مرضی کے موافق انہیں ڈھالیں ان کے بغیر یہ قوتیں آپ کی بہتری کے لئے حرکت میں نہیں آتیں۔

عظیم تخلیقی ذہن

آپ کو چاہیئے کہ ہر روز باقاعدہ کائنات کے عظیم تخلیقی ذہن کو اپنی خواہشوں سے آگاہ کریں اور دل کے روحانی سکون کے ساتھ صرف اپنی خواہشوں کی تکمیل کا ہی نقشہ جمائیں اور اپنے منہ سے بھی ایسے ہی اچھے اچھے کامیابی کے کلمات نکالیں۔ تاکہ آپ اپنے مفید خیالات کی نفی نہ کر سکیں۔

اپنے دل کا دروازہ کھولو

جس طرح آپ اپنے کسی پیارے کے لیئے خلوص دل اور مسرت سے گھر کا دروازہ کھولتے ہیں اسی طرح خدائی قوت اور عقل کے لیئے بھی آپ ہمیشہ اپنے دل کا دروازہ کھلا رکھیں بلکہ اسے دن بدن اور کشادہ کریں۔ اس کی ایک ترکیب یہ ہے کہ اپنے سارے جسم کو ڈھیلا چھوڑ کر جب ریشم کی مانند نرم محسوس کریں تو سوچیں کہ ایک بہت ہی پیاری قوت کی لہر ایک ایک کر کے سر سے لے کر پاؤں تک سب اعضا کو مس کر رہی ہے۔ جب آپ یہ عمل صحیح طور پر کریں گے تو آپ کو محسوس ہو گا کہ ایک سہلانے والی برقی قوت آپ کے سارے جسم کو راحت

پہنچا رہی ہے۔ اب اسی حالت میں آپ آنکھیں بند کر کے اپنے سر کے اگلے حصہ پر توجہ مرکوز کریں اور نہایت محبت بھرے نرم الفاظ میں کہیں اللہ تعالیٰ میری دلی مرادیں پوری کر رہا ہے۔ اس کے لئے سب کام آسان ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ میرے کام اب پورے ہوا ہی چاہتے ہیں۔ ان کلمات کے بعد آپ اپنی توجہ دل کے مقام پر مرکوز کریں اور سوچیں کہ وہ ایک کلی کی طرح کھل کر پھول کی طرح کشادہ ہو رہا ہے اور جس میں کائنات کی لامحدود قوت کی ایک محبت بھری لہر بہت ہی نرمی سے دورہ کر رہی ہے۔ پھر اسی حالت میں سو جایئے۔ یہ خداوند تعالیٰ سے ہم کلام ہو کر مرادیں حاصل کرنے کی ایک انمول مشق ہے۔

حقیقی قربت

جب آپ کسی کی قربت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ایک محبت بھرے جذبے سے اس کی طرف بڑھتے ہیں یا جب پردیس میں آپ کو اپنا وطن ماں۔ باپ۔ بہن۔ بھائی یاد آتے ہیں تو محبت کی ایک نہایت ہی پیاری لہر آپ کے سارے جسم میں دوڑ جاتی ہے جو الفاظ میں بیان نہیں کی جا سکتی البتہ محسوس کی جا سکتی ہے۔ خداوند تعالیٰ کی قربت بھی محبت کے جذبات سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ جب انسان کی

شخصی محبت خدا کی عالمی محبت کی طرف محبت سے بڑھتی ہے تو کائنات کی ساری قوتیں اور سب چیزیں اس شخص پر مہربان ہو جاتی ہیں۔ وہ اس لئے کہ جب انسان محبت کے گہرے احساس کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے تو خود اللہ مہربان ہو جاتا ہے اور یہ تو سبھی جانتے ہیں کہ اللہ مہربان تو کُل مہربان۔

عقل سے دور لیکن دل سے نزدیک

سائنسدان اپنے تمام آلات کے ذریعہ کئی صدیوں سے خدا تعالیٰ کا تجزیہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جہاں تک وہ عقل کے ذریعے پہنچتے ہیں وہاں جا کر پھر انہیں محسوس ہوتا ہے کہ ؎

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں

وہ لاکھ سر پٹخ چکے ہیں لیکن کسی ٹھوس نتیجے پر نہیں پہنچ سکے۔ در اصل یہ اُن کی بھول ہے کیونکہ منطقی دلائل سے بھی یہ حساب کا ایک سیدھا سا سوال ہے کہ محدود انسان کبھی بھی لا محدود خدا کی پوری ماہیت نہیں سمجھ سکتا۔ محدود کبھی لا محدود کو پوری طرح حل نہیں کر سکتا۔ قطرہ کبھی سمندر کی اتھاہ گہرائی تک نہیں پہنچ سکتا۔ اسی لئے مرحوم نذیر اکبر آبادی کہہ گئے ہیں کہ

پڑ سے بھٹکتے ہیں لاکھوں دانا کروڑوں پنڈت ہزاروں سیانے
جو خوب دیکھا تو یار آخر خدا کی باتیں خدا ہی جانے

سچ تو یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کو سمجھنے کے لیے عقل سے زیادہ دل کی ضرورت ہے لیکن آج کی زبان میں اسی کو ہم تحت الشعور یا مخفی دماغ کہیں گے جسے پرانے زمانے میں دل کے نام سے تعبیر کیا جاتا تھا۔ مثال کے طور پر حضرت سلیمانؑ فرماتے ہیں "جیسا انسان اپنے دل میں سوچتا ہے ویسا ہی ہو جاتا ہے" آج کی زبان میں کہیں گے "جیسا انسان اپنے مخفی دماغ میں سوچتا ہے ویسا ہی ہو جاتا ہے" گویا سوچنا اور ہونا ایک ہی تصویر کے دو رُخ ہیں۔ ان میں سے اگر ایک موجود ہو تو دوسرے کا ہونا لازمی ہے۔ آپ کو چاہیے کہ اس گُر کو پلے باندھ لیں کہ جب ہم سوچتے ہیں تو اس کا نتیجہ لازمی واقع ہوگا کیونکہ یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ ایسا کرنے سے آپ اپنی زندگی کے حالات پر حکومت کر سکتے ہیں۔

رہا خدا تعالےٰ کے متعلق تو اُسے بجائے عقل کے آپ اپنی قوتِ احساس سے سمجھنے کی کوشش کریں۔ قوتِ احساس روحانی دنیا میں داخل ہونے والے دروازے کی چابی ہے۔ قوتِ احساس خدائی محبت کا خالص جزو اور اُس تک پہنچانے والی مشعلِ راہ ہے۔ جو شخص قوتِ احساس میں مجذوب ہو کر ایک لمحہ کے لئے بھی دعا کرتا ہے کائنات کی ساری قوتیں

جمع ہو کر اُس کی مدد کرتی ہیں کیونکہ ساری کائنات کو بنانے والا عالمی ذہن خود خوش ہو کر ایسے دعا کرنے والے کی مرادیں فوراً پوری کر دیتا ہے۔ اس لئے خدا تک بلا واسطہ رسائی کے لئے عقل سے نہیں دل سے کام لیں۔ ظاہری حالات کو نہیں اندرونی روحانی احساسات کو اہمیت دیں کیونکہ ظاہری مادی حالات تو محض اُن کا عکس ہیں اور صرف اس وقت تک قائم رہتے ہیں جبتک کہ وہ اندرونی احساس والا خیال قائم رہتا ہے جونہی خیال بدلتا ہے حالات بھی بدل جاتے ہیں۔

ایک انوکھا تجربہ

آپ اپنی دونوں آنکھیں بند کریں اور اپنے سر میں دماغ والے حصہ پر توجہ مرکوز کریں۔ اب خیال ہی خیال میں کوئی فقرہ دہرائیں جیسے اللہ تعالیٰ ذرے ذرے میں موجود ہر جگہ حاضر ناظر ہے۔ اس طرح آپ جب آنکھیں بند کر کے دماغ پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے یہ فقرہ بار بار دہرائیں گے تو آپ کے الفاظ کی رفتار اور زیر و بم کے مطابق کوئی قوت آپ کے دماغ میں دبے سے حرکت کرے گی۔ یہی قوت لامحدود خدائی قوت کا جزو ہو کر جسم میں بھی موجود ہے اور کیونکہ اس قوت کا خاصہ ہے کہ یہ ایک عقل کے ذریعے کام کرتی ہے۔ اس لئے آپ اپنی دماغی قوت کے ساتھ باتیں کر کے

گویا دعا ان سے ایک لہر عالمی لامحدود قوت میں پہنچا دیتے ہیں جو اپنی عقل سے آپ کی مرادیں پوری کر دیتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ کی دعا اور قبولیت کا منبع آپ کے جسم میں ہی موجود ہے۔ دعا کی بھی وہیں جاتی ہے اور پذیرائی بھی وہیں ہوتی ہے۔ لاکھوں کروڑ دل انسان خدا کی تلاش میں سرگرداں ہیں اگر اس سے دعا کرتے وقت ہمکلام کیسے ہوں تو عرض ہے کہ کائنات کی جس چیز پر بھی آپ توجہ مرکوز کریں وہیں خدا بھی موجود ہے اور وہیں آپ اس سے ہمکلام ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ تو ذرے ذرے میں خود بھی کارفرما ہے۔ انسان کی مثال سمندر میں تیرنے والی ایک مچھلی جیسی ہے بے کراں سمندر گویا خداوند تعالیٰ ہے اور مچھلی انسان ہے۔ سمندر میں نیچے اوپر جہاں بھی مچھلی تیرے گی سمندر سے باہر نہیں جا سکتی اور اگر باہر جائے گی تو مر جائے گی۔ اسی طرح انسان جو کچھ سوچتا ہے یا کرتا ہے سب اسی لامحدود قوت اور عقل میں ہی واقع ہوتا ہے۔ لہٰذا انسان کے لئے خدا سے الگ ہونا بالکل ناممکن ہے۔ آپ کی بہبودی کے لئے صرف دو باتیں ہیں۔ پہلی یہ کہ آپ دعا کرتے وقت ذرا نہ ڈگمگائیں اور یقین رکھیں کہ آپ کے الفاظ اسی لامحدود قوت اور عقل میں جا رہے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ انہی الفاظ کے مطابق اپنے مقصد کی تکمیل کا خیالی نقشہ بنائیں اور سوچیں کہ یہ تصویر بھی اسی لامحدود قوت اور عقل میں پہنچ رہی

ہے۔ یہی عمل صحیح دُعا اور کامیابی کا راز ہے۔

اُجالا ہی اُجالا

ناامیدی کفر ہے۔ گھبراؤ نہیں یقین کامل رکھو تھوڑی دیر میں اُجالا ہی اُجالا ہو جائے گا۔

اللہ ہی اللہ

جب ہم حقیقت کو سمجھ جائیں گے تو ہمیں ایک قوی احساس ہوگا کہ چونکہ عالمی روح خود ہی ہر چیز میں کارفرما ہے اس لیے اصل میں اُس کے سوا دنیا میں کچھ بھی نہیں اور ہم خود اسی عقلِ کل اور سرچشمۂ محبت کا عکس اور مظہر ہیں۔ حقیقت کی اس منزل پر پہنچنے کے بعد آپ اپنے ارادہ سے جیسے بھی حالات بنانا چاہیں بنا سکتے ہیں۔

قوتِ عمل

اور قوتِ احساس

اللہ تعالیٰ لامحدود ہے اور انسان محدود۔ خدا کی تخلیقی قوت لامحدود ہے اور انسانی قوت اُس کی ہلکی سی جھلک اور عکس رہا ہے۔ خدا بے کراں سمندر ہے اور انسان اُس کا ایک حقیر سا قطرہ اور جزو۔ لیکن یاد رکھنے کے قابل بات یہ ہے کہ انسان ہر لمحہ اِس لامحدود قوت اور عقل والی عالمی روح سے وابستہ ہے۔ یہ حقیقت ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھنی چاہیئے کیونکہ یہی وجہ ہے ہم دیکھتے ہیں کہ جو کچھ انسان خیالی نقشہ بناتا ہے وہ اُس کے واقعات بن جاتا ہے۔ کئی لوگ پوچھتے ہیں کہ ایسا ہونے کی وجہ کیا ہے؟ گزارش ہے کہ ہم ذاتی تجربے سے بتا سکتے ہیں کہ ہمیں اپنے جینے کا احساس دو طرح سے ہوتا ہے ایک قوتِ عمل سے اور دوسرا قوتِ احساس سے۔ اگر ہم خدا اور کائنات میں اُس کی کارفرمائیوں کے متعلق سوچیں تو اُس کی لامحدود تخلیقات بھی انہی دونوں قوتوں کا مظہر ہیں۔ فرق یہ ہے کہ انسان کے مقابلے میں خدا تعالیٰ کے کاموں اور ما فوق البشر

کرشموں کے لیئے کوئی حد نہیں لگائی جا سکتی۔ گویا خدا تعالیٰ لامحدود طور پر حساس ہے اور اس لیئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ فقط حساس ہی نہیں بلکہ وہ سراپا احساس ہے۔ اور ہمارے خیال کی ایک ذرا سی لہر بھی احساس کے اس حاملی سمندر پر پوری طرح اثر انداز ہو کر ہر سمت پھیل جاتی ہے اور کیونکہ خدا کی لامحدود قوت کی فطرت اور خاصہ تخلیقی ہے۔ اس لیئے جب ہمارا خیال اس پر اثر انداز ہوتا ہے تو اپنی کمزور یا قوی لہر کے مطابق اس لامحدود قوت کو خواہش کی تکمیل کے لیئے حرکت میں لاتا ہے اور اس طرح دن رات ہم اپنے تصور سے اپنے حالات بناتے رہتے ہیں۔ مستقل مقصد اور خیالات یقینی نتیجہ دیتے ہیں اور منتشر خیالات بکھرے ہوئے حالات پیدا کرتے ہیں۔ جب ہمارے دل میں یہ خیال گھر کر چکا ہو کہ ہم اپنے حالات کو نہیں بدل سکتے تو ظاہری مادی ماحول میں ہمیں نتیجہ بھی ہو بہو ویسا ہی ملتا ہے اور اگر ہم دل میں محسوس کرتے ہیں کہ ہم قوت کے مالک ہیں تو حالات بھی ہمارے مطیع ہو جاتے ہیں۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے (اقبالؔ)

یاد رکھیئے ہر لمحہ ہمارا سودا ایک لامحدود بے کراں حاضر ناظر احساس سے

دیتا ہے۔ ہمارا ذہن اور خیال بھی اس میں بہت دور تک اپنی لہر پہنچا دیتا ہے
اور وہ تخلیقی احساس ہماری خواہش کی تکمیل شروع کر دیتا ہے اور اگر
اس تصور کو قائم رکھا جائے تو پوری تکمیل یقینی ہے۔ یہ قوت ہمارا ورثہ
ہے اور ہم کبھی اس سے جدا نہیں ہو سکتے۔ جس طرح درخت کی
شاخیں اپنی ضرورت کے مطابق رس اور قوت کھینچ کر نشوونما پاتی
رہتی ہیں اسی طرح انسان اپنے خیال کے ذریعے خدا تعالیٰ کی لامحدود قوت
اور عقل اور اس کے بے کراں مادی جوہر اور جز سے ہر چیز حاصل کر سکتا
ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ لوگوں کو اس راز کا علم نہیں کہ ان کے اندر ایک
ایسی بے پناہ قوت ہے کہ اگر وہ اسے مفید طریقے سے استعمال نہیں کریں گے
اور اپنے دل میں مضر قسم کے خیالات کو جگہ دیں گے تو یہی قوت ان کی تباہی
کا باعث بن جائے گی۔ اس قوت کا رجحان لامحدود عقل ہونے کے ساتھ
ساتھ لامحدود احساس بھی ہے، تو بس ایک ہی خاصا ہے کہ جیسی لہر آپ
اپنے قوی تصور سے اس میں بھیجیں گے یہ قوت اسی کی تکمیل کر دے گی۔
اگر آپ خود ہی غریبی۔ دکھ۔ تکلیف۔ بیماری۔ ناکامی۔ وغیرہ کے تصور
کی لہر بھیج کر نقصان اٹھائیں تو اس میں خدا تعالیٰ کا کوئی قصور نہیں۔
قصور آپ کا ہے کیونکہ آپ نے اپنے خیال کا پیغام بھیج کر یہی کچھ مانگا
ہے۔ لہٰذا اگر آپ اپنے حالات بہتر بنانا چاہتے ہیں تو اپنے خیال کو

قابو میں رکھئے اور کبھی بھولے سے بھی منفی خیالات کو دل میں جگہ نہ دیجئے

******

تکمیل کی حد بندی

جب انسان روحانی نور سے توشہ اور قلبی روشنی حاصل کر کے محسوس کرے گا کہ لامحدود تخلیقی قوت اور عقل ہر لمحہ اُس کی مدد کے لیے حاضر ناظر اور بے چین ہے تو اُس کی ترقی کی وسعت بھی بے کراں ہو جائے گی اور ہمارے موجودہ خیال کے مطابق تکمیل کی حد بندی ٹوٹ جائے گی۔ آپ ہر لمحہ اُس ذات پاک اور اُس کے روحانی وجود سے وابستہ ہیں اس لیے آپ جو چاہیں اور جب چاہیں اُس سے حاصل کر سکتے ہیں۔

جس کی مجھے تلاش ہے

انسان کی ترقی کی راہ میں اصل رکاوٹ یقین کی کمی ہے اور اسی وجہ سے وہ کائنات کی پوری قوت اور عقل کو اپنے کام کے لیے حرکت میں نہیں لا سکتا جس لمحہ انسان کو اس حقیقت کا علم ہو جائے گا کہ وہ خود اس لامحدود قوت اور عقل اور اُس کے مادی جزو کے ساتھ ہر لمحہ وابستہ ہے اور ساری قوتیں اُس کے خیال کے مطابق ہی کام

کرتی ہیں تو اُسے احساس ہوگا کہ بس تو خود ہی وہی ثروت ہوں جس کی مجھے تلاش ہے۔

رُوحانی اور دُنیاوی نشوونما

ہماری روحانی، عقلی اور دُنیاوی نشوونما کا سارا دارومدار اس احساس پر ہے کہ ہم اُس عالمی ذہن اور عقل کے روحانی وجود کا ایک نہ الگ ہو سکنے والا حصہ ہیں اور اسی لئے ہم اپنے خیال اور تصور کو جس سمت چاہیں اور جس چیز کے لئے چاہیں بھیج سکتے ہیں۔ اس یقین والے تصور کے بعد ہمارے دل میں شک و شبہ کبھی نہیں پیدا ہو سکتا کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ ہمارا قوی تصور عقل کے بے کراں سمندر کو متاثر کر کے جو چاہے حاصل کر سکتا ہے اور جب ہم لامحدود عقل میں اپنا پیغام پہنچاتے ہیں تو ہماری خواہش کی تکمیل کے لئے مناسب راہیں خود بخود کھل جاتی ہیں۔

دائمی مددگار

جب ہم محسوس کرنے لگیں کہ خدا ہر کام میں ہمارا مددگار ہے تو ہم مشکل سے مشکل کام بھی آسانی سے انجام دینے لگیں گے۔ اس کے لئے

ہمیں اتنی محنت اور مشقت بھی نہیں کرنی پڑے گی کیونکہ جب ہم سوچیں گے کہ ہمارے ہر کام کے لئے ایک غیبی اور دائمی مددگار موجود ہے تو ہمارے دماغ کے تمام دروازے کھل جائیں گے اور جہاں جہاں ہم جائیں گے ہمارے آگے آگے ایک غیبی قوت تمام رکاوٹیں دور کرتی ہوئی ہماری رہبری کرے گی اور اس طرح ہماری زندگی مسلسل کامیابی اور دولت سے مالا مال ہو جائے گی۔

دُوسرا حصّہ

آپ اپنی پوری قوت سے کام نہیں لیتے بلکہ اس کی کمزور سی جھلک سے ہی کام لیتے ہیں اور بعد میں سر پکڑ کر بیٹھ جاتے ہیں کہ ہمیں ناکامی کیوں ہو رہی ہے۔ اگر آپ کو کسی طرح اس بات کا مکمل احساس ہو جائے کہ آپ کی محدود ہستی کا دوسرا حصہ ایک لامحدود روحانی ہستی ہے جس نے ساری کائنات کو پیدا کیا ہے اور ذرّے ذرّے میں کارفرما ہے تو آپ کی کامیابی کا راستہ بھی مکمل ہو جاتا ہے۔

جائزہ ۳

انسانی دنیا کا مرکز

اگر ہم گہرائی میں جا کر دیکھیں اور جائزہ لیں تو ہم اپنی دنیا کا مرکز خود ہی ہیں۔ اس حقیقت کو جتنا جلدی بھی ہم سمجھ لیں بہتر ہے۔ ہماری اپنی ہستی کی چھوٹی سی دنیا میں وہی قوت کام کر رہی ہے جس کی نہر میلے ہمارے اپنے ذہن میں سے نکلتی ہے اور یہ قوتیں جو ہمیں اپنے حالات میں کارفرما نظر آتی ہیں درحقیقت ہماری اپنی ہی ذہنی قوتیں ہیں جو خدا تعالیٰ کی لامحدود قوت میں پیغام بن کر حالات کی شکل میں نمودار ہو جاتی ہیں۔

ہر چیز کی اصل

ہر چیز کی اصل روحانی ہے اس لئے ہمارے حالات کی اصل بھی روحانی ہے۔ لوگ اپنے حالات بدلنے میں کیوں کامیاب نہیں ہوتے؟ اس لئے کہ لوگ اپنے ظاہری مادی حالات میں ظاہری اور مادی بھاگ دوڑ کے ذریعے ہی تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ طریقہ غلط ہے۔ اگر آپ اپنے حالات کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھالنا چاہتے ہیں تو روحانی دنیا میں اپنے خیال اور تصور کے ذریعے چیزوں کی ابتدائی

بنیاد اور اصل کو حرکت میں لائیں۔ حالات تو محض ہمارے خیالات کا ہو بہو عکس ہیں اس عمل کے بعد وہ خود بخود تبدیل ہو جائیں گے۔

اپنے پیارے سے پیار کی باتیں

اگر اللہ سے باتیں کرتے وقت محبت اور انس کا جذبہ برقرار رکھیں تو مراد بہت جلد پوری ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ہم خیالات کے ذریعے کائنات میں ہر سمت محبت کی لہریں پھینکتے ہیں تو وہ بغیر کسی رکاوٹ کے اپنا کام انجام دیتی ہیں۔ ہماری راہ میں اصل رکاوٹ تو ڈر اور خوف ہے اگر آپ خدا سے ڈرتے ڈرتے اور وہم کو دل میں جگہ دے کر دعا کریں گے یا اپنا خیالی نقشہ پیش کریں گے تو کبھی بھی اس کی پوری تکمیل نہیں ہو گی۔ آپ کو محض اتنا ہی ملے گا جتنا کہ آپ ممکن سمجھتے ہیں۔ بہترین نتیجے حاصل کرنے کے لئے آپ اپنے آپ کو مجسم محبت بنا لیں پھر اس احساس کے ساتھ جو کچھ بھی آپ اللہ سے مانگیں گے تو خود بخود بھاگا چلا آئے گا۔ آپ کو چاہئے کہ خیالی نقشہ جما کر سچے خلوص کے ساتھ آنکھیں بند کر کے کہیں "میں انتہائی محبت سے اس معاملے کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ وہ فوراً میری مدد کرے گا" اور پھر اندرونی طور پر اسی جذبے کو محسوس کرتے ہوئے یہ الفاظ دہراتے رہیں۔ اللہ کے فضل سے آپ کو اس کا پھل جلد اور ضرور

ملے گا

٭٭٭

جس کی آپ کو تلاش ہے آپ کے اندر ہی ہے

خدا کی لامحدود قوت اور عقل کی نہ ختم ہونے والی گہرائیوں سے سب چیزیں اُس کے اپنے ہی جوہر سے اپنے ہی خیال کے مطابق تخلیق کی گئی ہیں۔ اس لئے جب ہر چیز کی تہ میں جا کر دیکھیں تو وہ عالمی ذہن اور قوت خود ہی موجود ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر چیز کا بنیادی جوہر ہر دوسری چیز کے ذہن میں ہر لمحہ موجود ہوتا ہے اس لئے روحانی دنیا میں سب چیزیں اور جاندار ایک دوسرے سے منسلک ہیں اور گویا ایک ہی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ لیکن چیزیں اپنی مقناطیسی قوت کی وجہ سے کھینچ کر ایک دوسرے کے پاس آتی جاتی رہتی ہیں۔ اگر اس نظریے سے دیکھا جائے تو ملنے سے پہلے بھی ہر چیز کی اصل ہمارے اندر موجود ہے اور اس لئے وہ چیز ہماری ہے اور جب ہم چاہیں اپنی خیالی قوت سے دنیا میں اُبھری چیز کھینچ کر اُسے اپنی طرف کھینچ سکتے ہیں۔

٭٭٭٭

انسان اور کائنات
خدائی ذہن کے اندر ہی ہیں

جو قوت آپ کے ذریعے سوچتی ہے دراصل وہ خدائی قوت ہی ہے۔ یہ قوت اور اس کی عقل چاہتی ہے کہ آپ اچھے اور مفید خیالات کو اپنا کر ان کا مادی طور پر اظہار کریں۔ اسی لئے اس لامحدود قوت اور عقل کی لہریں آپ کے خیالی سانچے میں ڈھل کر آپ کی مدد کرتی ہیں اور کیونکہ آپ کا خیال بھی عالمی ذہن کا حصہ ہی ہے اس لئے یہ عالمی ذہن ایک قدرتی امر کے طور پر اس منصوبے کو بعینہ پیدا کر دیتا ہے۔ یاد رکھئے کہ یہ ساری کیفیت اور عمل اس عالمی ذہن کے اندر ہی واقع ہوتا ہے اس لئے انسان کائنات اور ان کی خیالی اور مادی حرکت دراصل خدائی ذہن کے اندر ہی موجود ہے۔

آزادی یقین میں ہے

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک حیرت انگیز لافانی ذی شعور جاندار بنایا ہے۔ جس چیز کی آپ کو اب خواہش ہے یا آئندہ خواہش ہوگی تو وہ درحقیقت بھی آپ ہی کی ہے۔

یہ ملکیت آپ کا ورثہ ہے یہ حقیقت آپ کی لازوال اور کامل قوت پر مبنی ہے۔ جب ہمیں معلوم ہو جائے کہ ایک قوت ہمارے اندر بھی موجود ہے تو اسے ہم جب چاہیں اور جہاں چاہیں اور جس چیز کے لیے چاہیں استعمال کر سکتے ہیں اور اگر ہم ہر خواہش کے گرد اس قوت کا عمل جاری رکھیں تو ہم اسے نہایت آسانی سے حل کر سکتے ہیں کیونکہ وہ تو پہلے ہی ہماری ہے۔

ہر چیز کی انتہا اور تکمیل خدا ہے۔ یہی خدائی انتہا اور تکمیل ہماری زندگی کی بنیاد ہے کیونکہ ہم خدا کا ایک نہ الگ ہونے والا جزو ہیں۔ یہی ہمارا روحانی ورثہ ہے جو بہت کم لوگوں کو معلوم ہے اور اسی لئے بہت کم لوگ اپنا یہ روحانی حق مانگتے ہیں۔

خیالی اور روحانی دنیا کا ایک اٹل اصول ہے کہ ہم وہی کچھ حاصل کر سکتے ہیں جس کی حقیقت کے متعلق ہمارے ذہن کو شک و شبہ نہ ہو۔ اسی لئے وہی لوگ جو بیماری۔ ناکامی۔ دکھ اور غریبی کو حقیقت سمجھتے ہیں۔ اُن سے نجات پانے کے لئے اندھوں کی طرح جہالت کے اندھیرے میں ہی ہاتھ پاؤں مارتے رہتے ہیں۔ لیکن وہ اشخاص جنہیں اپنی باطنی اور لازوال لامحدود قوت اور عقل کا احساس ہے اپنی زندگی میں دولت۔ عزت۔ شہرت۔ صحت۔ اور کامیابی سے مالا مال ہو جاتے ہیں۔

ہم میں جان ہے۔ ہم زندہ ہیں اسی لئے ذہنی اور مادی طور پر ہم ہر وقت کچھ نہ کچھ تخلیق کرتے رہتے ہیں ہماری روحانی اور ذہنی قوت ہماری زندگی کے ہر لمحہ کو اپنے مصرف میں لاتی ہے اور ہم اپنے خیالات کے مطابق ہی اپنی خصلت شخصیت اور حالات بناتے ہیں۔ جب ہمارے کمزور خیالات اپنی تخلیقی قوت کو خوف۔ فکر۔ غصہ۔ وہم۔ غم۔ مطلب پرستی اور دھوکے پر مرکوز کرتے ہیں تو ہماری زندگی میں دکھ ہی دکھ پیدا ہو جاتے

ہیں۔ اس کے برعکس جب ہم ہمیشہ اپنے خیالات کی تخلیقی قوت کو یقین خوشی۔ مسرت۔ عزم۔ کامیابی۔ خلوص اور محبت پر مرکوز کرتے ہیں تو ہماری زندگی کامیابی، دولت اور دوسری برکتوں سے اسی دنیا میں مالا مال ہو جاتی ہے۔

سب سے پہلے آپ اپنے اندر اس بات کا احساس پیدا کریں کہ چونکہ ہم خدائی قوت اور عقل کا ایک جزو ہیں۔ اس لئے ہماری حقیقی زندگی لافانی ہے اور اسی لئے اس زندگی میں بھی ہماری ترقی کی کوئی حد نہیں لگائی جا سکتی اور ہم جس منزل تک پہنچنا چاہیں پہنچ سکتے ہیں۔ ہم خدائی روح کا ایک جزو ہیں اس لئے جہاں کہیں بھی ہم ہوں خدا ہمارے ساتھ ہے اور ہم اس سے فوراً ہمکلام ہو سکتے ہیں۔

خدا دنیاوی چیزوں میں محبت کے ذریعے تکمیل۔ تخلیق۔ مسرت اور حسن کا اظہار کرتا ہے۔ یہی اصول آپ میں بھی کارفرما ہے اور خواہ آپ اپنی کم علمی یا غلط خیالات کی وجہ سے اپنے حالات کو بگاڑ لیں مگر یہی تخلیقی قوت اور عقل ایک نہ ایک دن آپ کو مجبور کر کے صحیح راستے پر ضرور لے آئے گی۔

ہماری زندگی کے حالات ہمیں کیسے سبق سکھاتے ہیں؟ آج جو کچھ بھی ہم ہیں بچپن سے لے کر اب تک کے خیالی تصور کا نتیجہ ہے۔ بچپن سے ہی

ہر روز آپ کو زندگی سے کئی سبق سیکھنے پڑتے ہیں۔ جب آپ نے اپنی انگلیوں سے گرم انگیٹھی کو کبھی چھو لیا تو جلن نے آپ کو سکھا دیا کہ آئندہ انگیٹھی کو ہاتھ مت لگائیں۔ اگر آپ نے چلنے سے پہلے ہی سیڑھیاں چڑھنے کی کوشش کی تو آپ نے گر کر اپنے آپ کو محض زخمی ہی کیا۔ اس طرح ہر روز اپنے تجربات سے آپ نے کئی سبق سیکھے۔

اب جبکہ آپ ذی شعور ہو چکے ہیں آپ کو چاہیئے کہ محسوس کریں اور اپنے اندر یقین پیدا کریں کہ آپ ہر لمحہ لامحدود خدائی قوت اور عقل سے منسلک ہیں اور جو چاہیں حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر زندگی میں پوری آسائش اور آزادی حاصل کرنا ہے تو اس احساس کو اپنائیے اس لئے آپ کی سارے مشکلات کا حل آپ کی اندرونی قوت میں چھپا ہوا ہے۔

در اصل آپ کے اندر ہر لمحہ خدا کی بادشاہت اپنی پوری قوت اور صلاحیت کے ساتھ ایک باشعور قوت کی صورت میں موجود ہے۔ آپ اپنے خیالات کے ذریعے اس خدائی شعور میں ہر لمحہ پیغام پہنچا سکتے ہیں جتنے یقین کے ساتھ آپ پیغام پہنچائیں گے اتنا ہی مادی حالات کی صورت میں نمودار ہوگا۔ اس لئے جتنا آپ خدائی دنیا سے دور بھاگنے کی کوشش کریں گے اتنا ہی آپ اپنے آپ کو برباد کریں گے۔

اگر آپ اپنے کاروبار میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں یا آپ کا کوئی اور

عظیم مقصد ہے تو آپ کے اندر خدا ہی اُن کی تکمیل ہے۔ ہر لمحہ اس حقیقت کو سامنے رکھیں کہ آپ خدا سے الگ نہیں کئے جا سکتے اور آپ بھی خدائی روح کا جزو ہیں۔ آپ یونٹی کی طرح حقیر زمین میں ہیں بلکہ کسی خاص مقصد کے لئے پیدا کئے گئے ہیں آپ اپنی دنیا کے خود مالک ہیں کیونکہ آپ کا اور سب کا مالک بھی ہر لمحہ آپ کے اندر ہی ہے۔

اب احساس کمتری کی زنجیروں کو توڑ دیں کیونکہ آپ ایک حیرت انگیز لازوال ہستی ہیں۔ جس چیز کو آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں اس چیز کے حصول کے لئے لامحدود خدائی محبت ہر لمحہ آپ کی مدد کو تیار ہے آپ محبت کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر کسی جستجو میں بڑھیں آپ کے لئے کامیابی ہی کامیابی ہے۔ خدائی خزانے آپ ہی کے لئے ہیں۔ اُس کی بادشاہت میں محبت سے داخل ہو کر جو چاہیں لے لیں۔ یقین سے جانئے آپ کو اپنے تصور سے بھی بڑھ کر ملے گا۔ یقین رکھئے کہ اسی لمحہ اللہ پاک کے لئے ہر چیز ممکن ہے جو چیز آپ کو ناممکن معلوم ہوتی ہے اس کے لئے نہایت ہی آسان ہے۔ اسی یقین سے ہر کام کی تکمیل اس پر چھوڑیں تو آنکھ جھپکنے میں کبھی کام ہو سکتا ہے۔ یقین پیدا کیجئے۔ یقین رکھئے۔ یقین کی نشوونما کیجئے۔ کیونکہ یقین ہی کا بڑا ایا ہے۔

قوتِ انتخاب

انسان کی قوتِ انتخاب نے اسے پورا اختیار دیا ہے کہ وہ فرشتوں کے سے خیال سوچے یا ایک شیطان جیسے۔ بہر صورت اپنے لئے وہ جس قسم کے خیال بھی سوچے گا عالمی ذہن ان پر عمل کر کے اس کے ویسے ہی حالات بنا دے گا۔

غیر جانبدار ذہن

عالمی ذہن تخلیقی قوت کے لحاظ سے غیر جانبدار ہے۔ یہ ہمارے لئے دن رات لگاتار کام کرتا رہتا ہے اور ظاہری طور پر فقط ایسے ہی حالات بناتا ہے جن کے ظہور کا ہمارے ذہن کو پورا یقین ہے۔

کائناتی عقل

خدائی ذہن کی عقل کل ہر لحہ انسان کے ذہن سے وابستہ ہے اور انسانی زندگی کی سب سرگرمیاں در اصل انسانی ذہن میں کائناتی قوت کی ہی کار فرمائیاں ہیں۔

پہاڑ کے سامنے رائی

لامحدود قوت اور عقل کے سامنے ہماری مشکلات گویا پہاڑ کے سامنے رائی کے برابر ہیں۔ جب ہم اللہ سے لو لگا کر ان دکھوں کا حل مانگتے ہیں تو یہ تکلیفیں خود بخود سمٹ کر غائب ہو جاتی ہیں۔

بے انتہا عالمی قوت

انسان کی مدد کے لئے ہر وقت اور ہر جگہ بے انتہا عالمی قوت موجود ہے لیکن یہ عالمی قوت آپ کی مدد اسی وقت کرے گی جب آپ پہلے اس سے مدد کا مطالبہ کریں گے۔ یہی وجہ ہے کہ کبھی دفعہ یہ قوت حرکت میں نہیں آتی اور لوگ دعا قبول نہ ہونے کی وجہ سے پریشان ہو جاتے ہیں۔

ٹھوس مادے کا روحانی جوہر

موجودہ سائنس ہمیں بتاتی ہے کہ جب ٹھوس مادے کے اجزا کی چھان بین کرتے کرتے آخری درجے پر پہنچتے ہیں تو محض دو قسم کے برقی ذرات رہ جاتے ہیں گویا جب ہم مادے کا تجزیہ کرتے کرتے

آخری حد تک پہنچتے ہیں تو محض لہریں رہ جاتی ہیں۔ اسی لیے عقلمند لوگ ظاہری مادی حالات کو تبدیل کرنے کے لیے ہمیشہ اپنی خیالی قوت اور تصور کے ذریعے ان کی ابتدائی روحانی حالت میں تبدیلی کرتے ہیں۔ اس طرح ان کی ظاہری حالت خود بخود تبدیل ہو جاتی ہے۔

تخلیق کے مختلف درجے

سب سے پہلے عقلِ کُل ہے پھر یہ عقل ایک جچے تلے اصول کے مطابق عمل شروع کرتی ہے اور اس عمل کے ذریعے ایک مادی جوہر پیدا ہو کر چیزوں کی تخلیق کی صورت میں نمودار ہوتا ہے اس عالمی ذہن کو سب کچھ معلوم ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہمارے کاروبار کی ترقی کے لئے کن کن چیزوں کی ضرورت ہے اور اسے معلوم ہے کہ کس طرح ایک بامسرت زندگی کو شاہکار بنایا جا سکتا ہے۔ وہ چون و چرا نہیں کرتا کیونکہ وہ عالم الغیب ہے سب کچھ جانتا ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ یہ عالمی ذہن غیر جانبدار ہے اور خود کسی کو اپنی قوت کے استعمال کے لیے مجبور نہیں کرتا بلکہ آپ کو پوری آزادی دی ہے کہ آپ جب چاہیں اور جس کام کے لئے بھی اس سے مدد حاصل کر سکتے ہیں اور اس لامحدود قوت سے مدد کرنے کی صرف ایک شرط ہے اور وہ ہے آپ کا مطالبہ۔ آپ مانگیں گے

تو ملے گا نہیں مانگیں گے تو نہیں ملے گا۔ غریبی کا تصور کریں گے تو بھی ذہن آپ کو غریب بنا دے گا امیری پر توجہ مرکوز کر کے تصور کو قائم رکھیں گے تو آپ دولتمند بن جائیں گے۔ ہمیں لئے جب تک انسان کو اس عالمی ذہن اور اس کی لا محدود قوت اور عقل کے متعلق پوری واقفیت نہ ہو وہ کائناتی قوتوں سے پوری مدد حاصل نہیں کر سکتا۔ لیکن جب انسان کو معلوم ہو جائے کہ یہ لا محدود قوت اس کے اپنے خیالی سانچے اور تصور میں ہو بہو ڈھل جاتی ہے تو اس کی سب مشکلیں حل ہو جاتی ہیں۔

قوت میں اضافہ:

جتنا زیادہ انسان خداوند تعالیٰ سے ہمکلام اور ہم آہنگ ہو گا اتنا ہی اس کی قوت میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ سچ تو یہ ہے کہ لا محدود ذہن کی طرف سے تو کسی قسم کی رکاوٹ یا بندش نہیں۔ انسان چاہے تو جتنی بھی وسعت تک پہنچنا چاہے پہنچ سکتا ہے اور اگر وہ افیونیوں کی طرح ایک ہی جگہ کھڑا رہے اور ترقی نہ کرے تو بھی اس کی اپنی مرضی ہے۔ سب سے بڑا راز یہ ہے کہ انسان خود ہی اپنے کام کو سنوارنے والا یا تباہ کرنے والا ہے۔

جہاز کے انجن

انسان کو چاہیے کہ کائناتی ذہن پر پورا پورا بھروسہ کرے کہ وہ انجنوں کو چلاتا رہے گا اور انسان جہاز کی رہبری (Steering) کرتا رہیگا جس طرح کہ جہاز کے انجن انسان کے ہاتھ کے اشارے پر چلتے ہیں اسی طرح کائنات کا لامحدود ذہن بھی انسانی ذہن کے مطابق ڈھل کر اپنا کام کرتا ہے۔

صحت۔ خوشی اور دولت

یہ بہت ضروری ہے کہ انسان ہمیشہ سوچے کہ ہر لمحہ ایک بے پناہ قوت اُس کی مدد کے لئے منتظر اور بے چین ہے اور اُس کے الفاظ کا انتظار کر رہی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ انسان روپیہ کر ہی اس قوت سے مانگے بلکہ اسے چاہیئے کہ یہ سوچے کہ اُس کے اندر جو بے پناہ قوت ہے وہ اُسی کی زندگی کو صحت۔ خوشی اور دولت سے مالا مال کرنے کے لئے ہے۔

فہم و ادراک سے بالا

ہم ایک ایسی قوت کو استعمال کر رہے ہیں جسے ہم پوری طرح

نہیں سمجھ سکتے ہاں اس کے متعلق ایک بات ہم نے ضرور سیکھ لی ہے کہ جس طرف انسانی تصور اور ذہن جاتا ہے اس بے بہا قوت کا رُخ بھی اُدھر ہی ہو جاتا ہے۔

بجلی کی رَو

یہ کوئی ضروری نہیں کہ جس قوت کو ہم استعمال کریں اُسے پوری طرح سے جانتے بھی ہوں مثال کے طور پر ہم دن رات برقی قوت بیسیوں طرح اور بیسیوں کاموں کے لیے استعمال کرتے رہتے ہیں حالانکہ ہم بجلی کے کام میں نہ تو ماہر ہیں اور نہ ہی ہمیں معلوم ہے کہ برقی رو کی شکل و صورت کیسی ہے یہی وجہ ہے کہ روحانی ماہر لوگوں کے سامنے ایسے ایسے حیرت انگیز کارنامے پیش کرتا ہے کہ مادہ پرست پریشان ہو جاتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جو شخص روحانی دنیا کو سمجھتا ہے مادی حالات میں تغیر و تبدل کے لیے کائنات کی ہر چیز کے پیچھے بنیادی روحانی جوہر کو اپنی ذہنی صلاحیتوں سے حرکت میں لاتا ہے اور اس طرح بیرونی حالات کو بدل لیتا ہے کیونکہ وہ محض اُس کے اندرونی احساسات کا عکس ہوتے ہیں۔

ذہنی صلاحیتیں

کیونکہ ہم عالمی روح میں سے پیدا ہوئے ہیں اس لئے چھوٹے پیمانے پر وہی صلاحیتیں ہم میں بھی موجود ہیں۔ اس لئے اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ جو کچھ لامحدود قوت اپنی لامحدود دنیا میں کارفرمائیاں کرتی ہے ویسا ہی ہم اپنی چھوٹی سی دنیا میں کر سکتے ہیں۔ دوسرے ہم ہر لمحہ اپنی عالمی روح سے ہر قسم کی طاقت حاصل کرتے رہتے ہیں اور یہ عالمی روح کی فطرت ہے کہ وہ اپنی صلاحیتوں کے لئے لامحدود وسعتیں پیدا کرتی ہے لہذا ہمارے لئے بھی وہ معمولی سی حدیں مقرر نہیں کرتی۔ آپ ترقی کر کے جس منزل تک بھی پہنچنا چاہیں پہنچ سکتے ہیں۔ ہر چھوٹے بڑے خیال کی تصویر عالمی ذہن میں اُتر جاتی ہے اور وہی ہماری ظاہری دنیا میں حقیقی واقعہ بن جاتی ہے۔

شکر گزاری

جب ہم اللہ کا شکریہ کسی چیز کے حاصل ہونے سے پہلے ہی ادا کرنا شروع کر دیتے ہیں تو اس کا مطلب فقط یہ ہوتا ہے کہ ہمیں اس بات کا پختہ یقین ہے کہ لامحدود قوت کے زیر نگرانی وہ چیز حرکت میں آ چکی ہے اور دنیا کی کوئی

طاقت اُسے ہمارے پاس آنے سے نہیں روک سکتی۔

انسان کی ذہنی سرگرمی

انسان کی ذہنی سرگرمی خدانخواستہ لامحدود قوت کی کوئی مدد نہیں کرتی کیونکہ کائنات کی یہ قوت بڑے سے بڑے عظیم کام کو بھی چٹکیوں میں مکمل کر سکتی ہے۔ انسان کی در اصل فقط ایک ہی کوشش ہوتی ہے اور وہ یہ کہ عالمی ذہن میں ایک مکمل خیالی سانچہ پیش کر دے جونہی یہ سانچہ پیش کر دیا جاتا ہے باقی سارے کام عالمی ذہن خود بخود انجام دے دیتا ہے۔

مادی امراض کا
روحانی علاج

کسی مریض کا روحانی علاج بھی معالج کے ذہن میں ہی تکمیل پاتا ہے معالج بنیادی طور پر سوچتا ہے کہ مریض کا مرض اُس کے اپنے ہی غلط قسم کے خیال کا نتیجہ ہے اور حقیقت میں اصل مریض کی اصل روحانی حالت عالمی ذہن میں بالکل صحت مند ہے۔ لہٰذا اُس کا صحت مند ہو جانا ایک یقینی امر ہے اور اس کے بعد مریض خود بخود تندرست ہو جاتا ہے

روحانی علاج بھی ایک ذہنی کیفیت ہے۔ ذہن ایک خاص کیفیت میں ایک خاص شخص کے لیے اپنی قوت کو حرکت میں لاتا ہے۔ کیونکہ یہ سارا کام عالم الغیب عالمی ذہن کرتا ہے۔ لہٰذا ضروری نہیں کہ معالج مریض کے پاس ہو یا اپنے ہاتھوں سے اُسے مس کرے۔ خدائی قوت اور عقل زمان و مکان کی قیود سے بالا ہے۔ تو ذہنی اور روحانی علاج انسان کی حقیر سی کوشش کا نتیجہ نہیں ہوتا بلکہ یہ انسان کے اس ورثہ کا نتیجہ ہے جس کے ذریعہ وہ اپنے خیالی پیمانے سے کائنات کی پوری قوتوں اور صلاحیتوں کو حرکت میں لا سکتا ہے۔

٭٭٭

اے مالک کُل میرے والدین پر رحم فرما ـــــ آمین

خیال کو منتقل کرنا

دلی مرادیں حاصل کرنے کے لئے اِس بات کا پورا یقین ہونا چاہیے کہ عالمی ذہن کی عظیم قوت ہر چھوٹے بڑے کام کو آسانی سے انجام دے سکتی ہے اور پھر ضروری ہے کہ اِس احساس کے بعد آپ اپنے خیالی کو حقیقی کل میں منتقل کر کے اُسی کے سپرد کر دیں۔ اِس طرح جب ہم اپنے دماغ پر سے سارا بوجھ اُتار کر اللہ کے سپرد کر دیں گے تو ہمارے کام بڑی آسانی سے ہونا شروع ہو جائیں گے کیونکہ عقلِ کُل کے لئے رجوع کرلا محدود قوت بھی ہے۔ آپ کو ایک کروڑ روپیہ مہیا کرنا بھی اتنا ہی آسان ہے جتنا کہ ایک کوڑی۔

نمونہ

روح حکم دیتی ہے ذہن اُس کی تعمیل کرتا ہے۔ روح کسی چیز کا نقشہ یا نمونہ پیش کرتی ہے ذہن خود اپنی طاقت اور عقل سے اُسے عملی جامہ پہنا دیتا ہے۔

ہر قوت سے بلند تر

انسان اپنے ارادے سے ایک عظیم قوت اور عقل کو حرکت میں لا سکتا ہے۔ اسی بے بہا قوت کی وجہ سے سارے کائنات کا نظام قائم ہے اور اتنے بڑے بڑے سورج آسمان میں معلق نظر آتے ہیں لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ یہی بے پناہ قوت آپ کے خیال کے رجحان کے مطابق کام کرتی ہے اور اپنی صحت۔ مسرت اور خوشحالی کے لئے آپ اسے کسی بھی خیالی سانچے میں ڈھال سکتے ہیں۔ یہ ذہنی قوت کی فطرت ہے۔ یہ قوت ہمارے لئے نقصان پہنچانے والی ہر قوت سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے اور اسی لئے جب ہم اپنے آپ سے دیکھیں تو دنیا کی کوئی طاقت ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتی کیونکہ ہم ہر لمحہ خدائی ذہن اور خدائی طاقت سے وابستہ ہیں۔

غیبی راہ نما

ہمارا غیبی راہ نما عالمی ذہن ہے۔ یہ عقل کے لحاظ سے بہت ہی ارفع و اعلیٰ ہے۔ اس کی عقل لامحدود ہے۔ یہ اپنے عمل سے ایک بے پناہ قوت کا اظہار کرتا ہے۔ کائنات کے اتنے بڑے بڑے سماوی سورج اور ستارے جنہیں حرکت دینے کے لئے بے اندازہ قوت کی ضرورت ہے اسی بے پناہ قوت کی وجہ سے خاموشی، بے سکون اور آسانی کے ساتھ حرکت کر رہے ہیں۔

اس بے پناہ عقلمند قوت سے انسان ہر طرح کا فائدہ اٹھا سکتا ہے کیونکہ وہ ہر لمحہ اس کے ساتھ منسلک ہے۔ لیکن جب تک انسان اس حقیقت سے اندھا رہے گا اس کی حیثیت ایک غلام کی سی رہے گی لامحدود قوت اس کی مدد کے لئے ہر لمحہ تیار ہے لیکن وہ حرکت میں نہیں آئے گی جب تک کہ یہ خود اسے نہیں پکارے گا۔ جو لوگ اس راز کو سمجھتے ہیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے بہا برکتیں موجود ہیں۔

حرفِ آخر

اللہُ نورُ السمٰوٰتِ والارض۔ ھُوَ الاوّلُ والآخرُ وَ
الظاھرُ والباطن خدا تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے وہی ابتدا
ہے وہی انتہا ہے وہی ظاہر ہے اور وہی باطن ہے۔

دراصل ہم سائنس، فلسفے یا مذہب کا کتنا بھی مطالعہ کریں سارے
تجزیے اور ریسرچ کے بعد اسی نتیجے پر پہنچیں گے کہ کائنات کے ذرے
ذرے میں ایک غیبی روحانی قوت ہے جس کی تخلیقی کارفرمائیوں کی وجہ
سے یہ سارا مادی ظہور ہے۔ یہی سب علوم کا نچوڑ اور حرفِ آخر ہے۔ اگر
ہم بھی ہمیشہ کے لئے اس حرفِ آخر کو اپنے دل کی تختی پر لکھ لیں اور ہر کام
کے آغاز سے پہلے سوچیں کہ لامحدود قوت اور عقل ہمارے ساتھ شامل ہے
اور ہماری مدد کر رہی ہے تو کسی مقصد یا کام میں ناکامی کا سوال ہی پیدا
نہیں ہوتا۔ آپ کو چاہیے کہ ہر وقت اپنی خواہشوں کی تکمیل کا مکمل نقشہ
عالمی ذہن میں منتقل کرتے رہیں۔ اس طرح کائنات کی ہر چیز آپ کی ترقی
کے لئے کام کرے گی اور آپ اسی مادی دنیا میں ہی دولت، عزت،
شہرت اور صحت سے مالا مال ہو جائیں گے۔

زندگی کی خوشی آور ظاہری حالت بھی اپنا اثر دکھا رہی ہیں۔ مجھے محبت
بھرے عالمی ذہن والے خدا! تیرا لاکھ لاکھ شکریہ کہ تو نے میرے
سارے بوجھ اپنے ذمے لے لئے ہیں اور میں پوری آزادی کے ساتھ
زندگی بسر کرنے لگا ہوں۔ اب میں تیرا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ
میرے سب حالات میں دولت۔ مسرت اور کامیابی پوری آب و تاب
کے ساتھ جلوہ فرما ہو رہی ہے۔"

اگر آپ ان الفاظ کو دہراتے وقت الفاظ کے مطابق خیالی تصویر بھی کھینچتے جائیں گے تو آپ کی مرادیں بہت جلد پوری ہو جائیں گی۔

یہ دعا مصنف نے کئی دفعہ آزمائی ہے اور آج تک کبھی ناکام نہیں ہوئی۔

آخر میں خدا سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اس کتاب کے اصولوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے اور آپ اس کی نعمتوں سے مالا مال ہوں۔